READING SECTION
Online Library For Pakistan
WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

اشاعت کا ۶۴ واں سال

بانی: شہید پاکستان حکیم محمد سعید

ہمدرد نونہال

صدرِ مجلس
سعدیہ راشد

مدیرِ اعلا
مسعود احمد برکاتی

رکن آل پاکستان نیوز پیپرز ...

جلد ۶۴

... الثانی - جمادی الاول
۱۴۳۷ ہجری

۲۰۱... عیسوی

قیمت عام شمارہ
۳۵ رُپے

سالانہ (عام ڈاک سے)
۳۸۰ رُپے

سالانہ (رجسٹری سے)
...۵ رُپے

ٹیلے فون — 36620949 ...
36616004 ...
ایکسٹینشن — (066 ... 052 یا
ٹیلے فیکس نمبر — (92-021) ...
ای میل — hfp@h...ation.org
ویب سائٹ ہمدرد فاؤنڈیشن پاکستان — ww...ndati...
ویب سائٹ ہمدرد لیبارٹریز (وقف) — ...dlabswaqf.o...
ویب سائٹ ادارہ سعید — ...aid.info
فیس بک پیج — ...ebook.com/H...ationpakistan

دفتر ہمدرد نونہال ہمدرد ڈاک خانہ، نا...

"ڈاک خانے کے نئے قاعدوں کی وجہ سے آیندہ ہمدرد نونہال ...
بنک ڈرافٹ یا منی آرڈر کی صورت میں قابل قبول ہوگی، VPP بھیجنا ...

قرآنی آیات اور احادیثِ نبوی کا احترام ہم سب پر فرض ہے

سعدیہ راشد پبلشر نے ماس پرنٹرز کراچی سے چھپوا کر ادارہ مطبوعات ہمدرد ناظم آباد کراچی سے شائع ...

(غیر ممالک سے)
۵۰- امریکی ڈالر

ISSN 02 59-37...

سرورق کی تصویر — دانیہ حماد، کراچی

Downloaded From paksociety.com
Reading Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

اس شمارے میں کیا کیا ہے؟

Reading Section
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
RSPK.PAKSOCIETY.COM PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

Downloaded From Paksociety.com
Reading Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جاگو جگاؤ

نونہالوں کے دوست اور ہمدرد
شہید حکیم محمد سعید کی یاد رہنے والی باتیں

زندگی میں سب سے اونچا مقام اخلاق کا ہے۔ اسلام نے زندگی میں اخلاق کو سب سے اہم جگہ دی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو معلمِ اخلاق کہا ہے اور آپؐ کے بارے میں فرمایا ہے: ''بے شک آپؐ اخلاق کے بڑے مرتبے پر ہیں۔'' (ترجمہ آیت ۴-سورۃ القلم)

سرکارِ دو عالمؐ نے فرمایا ہے: ''مسلمانوں میں سب سے زیادہ کامل ایمان اس شخص کا ہے جس کے اخلاق عمدہ ہوں۔''

ایک اور ارشاد ہے: ''کسی انسان کا ایمان کامل نہیں ہوتا جب تک اس کے اخلاق اچھے نہ ہوں۔''

ایک موقع پر آپؐ نے فرمایا: ''میزان (ترازو) میں جو چیز سب سے بھاری ہوگی وہ اخلاق ہیں۔''

یہ مسلمانوں کا اخلاق ہی تھا کہ انھوں نے تھوڑی سی تعداد میں ہوتے ہوئے بھی عرب کے صحرا سے اُٹھ کر دور دور تک علم کی روشنی پھیلا دی، تہذیب کی شمعیں جلا دیں، اخوت اور بھائی چارے کا ماحول عام کر دیا اور ایسا امن قائم کر دیا کہ اس کی مثال ملنی مشکل ہے۔

مگر آج؟ آج ہم بہت بڑی تعداد میں ہیں، ہماری تعداد ایک ارب کو پہنچنے والی ہے، لیکن کیا آج ہم راحت سے ہیں؟ کیا آج ہم اپنے مسلمان بھائی کے لیے اپنے دل میں محبت رکھتے ہیں؟ کیا آج ہم بے خوف ہو کر سو سکتے ہیں؟ اس کا جواب ''نہیں'' ہے۔ کیوں؟ اس لیے کہ ہم نے ترازو کی سب سے وزنی چیز کو ہلکا کر دیا ہے۔ ہمارے اخلاق کا پلڑا بھاری نہیں رہا۔ ہم نے صرف اپنے آپ کو دیکھنا اور صرف اپنوں کو اچھا اور سچا سمجھنا شروع کر دیا ہے۔ اگر آج ہم پھر محبت، انس، خلوص اور پیار کا راستہ اختیار کر لیں تو ہم پھر امن و راحت کی نعمت سے مالا مال ہو سکتے ہیں۔

(ہمدرد نونہال فروری ۱۹۹۰ء سے لیا گیا)

Reading Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

پہلی بات

مسعود احمد برکاتی

اس مہینے کا خیال

اچھائی کو اور اچھا کرنے کو اچھا نہ کہنا برائی ہے، اور یہ بہت بڑی برائی ہے۔

پہلی بات تو یہی ہے کہ ہمدرد نونہال کا تازہ شمارہ آپ کے ہاتھوں میں ہے اور آپ بڑی محبت سے اس کے صفحات کھول رہے ہیں۔ اچھے علم دوست انسان کی عادت ہوتی ہے کہ وہ اپنی کتاب یا اپنے رسالے کو ہاتھ میں لے کر پہلے اپنی پسند کے عنوانات دیکھتا اور انھیں پڑھتا ہے، اس کے بعد دوسری تحریریں۔ اچھا تو بتایئے کہ اس شمارے میں آپ کو کون سی تحریر — کہانی، مضمون، نظم سب سے اچھی لگی۔ اپنے خط میں سب سے پہلے اس کا نام اور اس کے لکھنے والے کا نام لکھیے۔ یہ لکھ کر پھر اس کے بعد جو تین تحریریں بہت اچھی لگیں، ان کے عنوانات اور لکھنے والوں کے نام لکھ کر مجھے بھیج دیں۔ اپنا نام، پتا، فون نمبر بھی صاف صاف لکھ دیجیے۔ میں ان سے پورا فائدہ اُٹھاؤں گا۔ ان کی روشنی میں اور محترمہ سعدیہ راشد کے مشوروں سے آیندہ ہمدرد نونہال کو اور زیادہ عمدہ، دل چسپ اور مفید بناؤں گا۔ ان شاء اللہ۔

یہ تو آپ کو یاد ہی ہے نا، کہ جنوری ۲۰۱۶ عیسوی سے ہمدرد نونہال اپنی زندگی، یعنی خدمت کے ۶۴ ویں سال میں داخل ہو چکا ہے۔ اس مدت میں اس نے چھے نسلوں سے دوستی کی ہے۔ دوستی کا حق ان کو علم کی صورت میں دیا ہے۔ ان میں استاد (ٹیچر، پروفیسر) بھی ہیں اور ڈاکٹر بھی، سائنس داں بھی اور ادیب بھی۔ ان میں سے جن سے ملاقات ہوتی ہے وہ بڑی محبت اور عزت سے ملتے ہیں۔ یہی میرا معاوضہ یا انعام ہے، میرا ہی نہیں ہمدرد کے لکھنے والے ادیبوں، شاعروں اور میرے ساتھیوں کا انعام ہے۔ ہمیں حکومت کے کسی انعام کی ضرورت نہیں ہے۔ خدا حافظ ☆

Reading Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

راستے سے تکلیف دینے والی چیز کو ہٹا دینا بھی صدقہ ہے۔ مرسلہ : سمیہ وسیم، سکھر

حضرت علی کرم اللہ وجہ

انسان کو انسان نہیں، بلکہ وہ اُمیدیں دھوکا دیتی ہیں، جو وہ دوسروں سے رکھتا ہے۔

مرسلہ : ایم اختر اعوان، کراچی

حکیم لقمان

سب سے کم زور شخص وہ ہے جو اپنا راز نہ چھپا سکے۔ مرسلہ : عرشیہ نوید، کراچی

شیخ سعدیؒ

اللہ تعالیٰ ناداروں کو ایسے روزی پہنچاتا ہے کہ وہ حیرت میں پڑ جاتے ہیں۔

مرسلہ : مبارک خلیل، اوستہ محمد

بو علی سینا

زیادہ خوش حالی اور زیادہ بدحالی انسان کو بُرائی کی طرف لے جاتی ہے۔

مرسلہ : اعتزار عباسی، ناظم آباد

افلاطون

آج کی مفت نصیحت جو قبول نہیں کرے گا، کل اسے مہنگے داموں افسوس خریدنا پڑے گا۔

مرسلہ : خرم احمد خان، کراچی

قائداعظم محمد علی جناح

دشوار گزار راستوں کی تمام مشکلات ذہانت سے دور ہو سکتی ہیں۔ مرسلہ : ارم حسن منیر خان، جگہ نا معلوم

شہید حکیم محمد سعید

سچائی کی تلخی کو جس نے پی لیا، وہ امر ہو گیا۔

مرسلہ : نیلوفر غوری، لاہور

زرتشت

اگر تم سخت محنت کے عادی ہو تو مفلسی تمھارے نزدیک نہیں آئے گی۔ مرسلہ : روبینہ ناز، کراچی

فرینکلن

غیر تعلیم یافتہ ہونا شرم کی بات ہے، لیکن اس سے بھی زیادہ شرم کی بات یہ ہے کہ انسان کسی کام کو ٹھیک طرح سے انجام دینا بھی نہ سیکھنا چاہے۔

مرسلہ : تحریم خان، نارتھ کراچی

Reading Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

نعت شریف ﷺ

محمد مشتاق حسین قادری کاشمیری

سبز گنبد کی زیارت کیجیے

عاشقو! دل سے محبت کیجیے

مسجدِ نبوی میں جاکر دوستو!

دل لگا کر پھر عبادت کیجیے

سر جھکائے آج نادم ہوں کھڑا

میری ، اب آقا شفاعت کیجیے

چند روزہ زندگی ہے بھائیو!

دیکھیے ہرگز نہ غفلت کیجیے

دور رہ کر دشمنوں سے آپؐ کے

اپنے ایمان کی حفاظت کیجیے

ہیں غلامِ مصطفیٰ مشتاقؔ آپ

سب مسلمانوں کی خدمت کیجیے

Reading Section
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY RSPK.PAKSOCIETY.COM FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

آپ کا شکریہ

مسعود احمد برکاتی

شکریہ ایک لفظ ہے، مگر مضمون سے بڑھ کر، بلکہ کتابوں سے بھی بڑھ کر۔ دراصل یہ ایک لفظ نہیں ہے، بلکہ ایک پوری تہذیب ہے۔ اس لفظ کے پیچھے پورا انسان چھپا ہوتا ہے۔ یہ لفظ اس انسان کو ظاہر کرتا ہے، جس کے منھ سے یہ لفظ نکلتا ہے، اس لیے اس کو محض ایک لفظ سمجھ کر سرسری نہیں گزرنا چاہیے۔

بعض لوگ اس لفظ کو استعمال کرتے ہیں، مگر اس کی اہمیت نہیں سمجھتے۔ ایک بار میں نے ایک کتاب خریدی۔ دکان دار نے یہ تو کسی سے سن اور سیکھ لیا تھا کہ گاہک جب کتاب کی قیمت ادا کرے تو شکریہ ادا کرنا چاہیے۔ بس اس سے آگے دکان دار صاحب نے نہ کچھ سیکھا تھا نہ سمجھا۔ انھوں نے پیسے مجھ سے لیتے ہوئے اس روانی اور تیزی سے یہ لفظ کہا کہ میں سمجھ نہ سکا۔ میں نے پوچھا: ''جی؟''

انھوں نے پھر اسی تیزی سے جملہ دے مارا: ''میں نے کہا، تھینک یُو۔''

اب بھی میں پوری توجہ لگا کر ان کا جملہ سمجھ سکا تھا۔ بات یہ تھی کہ انھوں نے شکریہ کی خوب صورتی کو ضائع کر دیا تھا۔ لفظ تو زبان سے ادا ہو گیا، مگر وہ اس جذبے کو نہیں سمجھ سکے، جس کا اظہار اس لفظ سے ہوتا ہے۔

شکریہ لفظ نہیں جذبہ ہے۔ احسان ماننا بہت بڑی خوبی ہے۔ ناشکرا انسان، انسان نہیں گوشت کا ڈھیر ہے۔ جو کوئی آپ کے کام آئے، آپ کی مدد کرے، کچھ دے، کوئی تحفہ پیش کرے، آپ سے خوش اخلاقی سے پیش آئے، یہاں تک کہ اگر کوئی شخص آپ کے لیے مسکرا بھی دے تو یہ بھی احسان ہے۔ احسان کی اہمیت کا اندازہ اس بات

Reading Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

سے لگایا جاسکتا ہے کہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: ''جو انسان، انسان کا احسان نہیں مانتا، وہ گویا خدا کی ناشکری کرتا ہے۔'' ظاہر ہے کہ خدا کی ناشکری خدا کی ناخوشی کا بھی سبب ہوگی۔ آپ نے اگر کسی کا احسان نہ مانا تو گویا آپ میں ایک انسانی خوبی کی کمی ہے۔ شکریہ کا لفظ احسان مندی کا اظہار ہے، اس لیے جب یہ لفظ ادا کیا جائے تو ادا کرنے والے میں احسان مندی کا جذبہ بھی ہونا چاہیے۔ بے روح طریقے سے اور بے دلی سے ''شکریہ'' کہا یا لکھا جائے تو اس میں جان نہیں رہتی اور یہ جان تہذیب کی جان ہے۔

شکریہ اس وقت جان دار ہوتا ہے جب آپ کے دل میں بھی شکر گزاری ہو اور اسی وقت اس کا اثر اس شخص پر ہوتا ہے، جس کا آپ نے شکریہ ادا کیا۔ میں نے شکریے کو پوری تہذیب اسی لیے کہا ہے کہ اس سے کسی قوم کے ادب آداب، خیالات، سوچ اور زندگی کے انداز کا پتا چلتا ہے۔

ہمیں جہاں یہ سبق دیا گیا ہے کہ کسی کا احسان نہ بھولو، تم پر کوئی احسان کرے تو اسے تسلیم کرو، وہیں یہ بھی تعلیم دی گئی ہے کہ اگر تم کسی پر احسان کرو تو اس کو جتانے کی کوشش نہ کرو، کیوں کہ احسان جتانے سے وہ شخص شرمندہ ہوتا ہے، جس پر احسان کیا گیا ہے۔ کسی کو شرمندہ کرنے سے بہتر ہے کہ احسان نہ کیا جائے۔ احسان جتانے سے احسان کی قدر بھی چلی جاتی ہے۔ گویا شائستگی کا خلاصہ یہ ہوا کہ احسان مانو، احسان کرو، احسان نہ جتاؤ۔

شکریہ کا لفظ اس نرمی، اس خوبی اور اس نفاست سے آپ کی زبان سے نکلے کہ اس سے آپ کے جذبے کا سچا اظہار ہو۔

میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے میری یہ باتیں توجہ سے پڑھیں۔ ☆

Reading Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

اخلاق کے کرشمے

حبیب اشرف صبوحی

خوش اخلاقی اور حکمتِ عملی سے انسان کئی مشکل کام کروا سکتا ہے۔ اس سلسلے میں کچھ واقعات میں سے دو پیش ہیں:

☆ میرے ایک عزیز کراچی سے لاہور آئے اور کچھ عرصے یہاں قیام کیا۔ وہ راولپنڈی جانا چاہتے تھے۔ ان کی نشست میں نے کراچی سے آنے والی ریل میں مخصوص کرادی۔ جب ہم مقررہ وقت راولپنڈی جانے کے لیے اپنی نشستوں پر پہنچے تو دیکھا کہ وہاں ایک بزرگ خاتون بچوں سمیت بیٹھی ہیں۔

جب ہم نے بتایا کہ یہ نشستیں ہماری ہیں تو وہ لڑنے پہ اُتر آئیں اور کہنے لگیں: ''ہم تو کراچی سے راولپنڈی تک کے لیے بک کروا کر آئے ہیں۔ ہم خالی نہیں کریں گے۔''

میرے عزیز نے بزرگ خاتون کی باتیں بڑے تحمل اور صبر سے سنیں اور کہنے لگے: ''اماں جان! آپ بیٹھی رہیں۔ آپ کے بچے بھی یہیں بیٹھیں۔ اب اتنا وقت نہیں کہ ٹکٹ چیکر سے یہ فیصلہ کروائیں کہ یہ نشستیں کس کی ہیں؟ ہم فرش پر بیٹھ کر گزارا کرلیں گے۔''

پھر وہ مجھ سے مخاطب ہو کر کہنے لگے: ''دیکھو، ان کی شکل ہماری والدہ سے کتنی ملتی ہے۔ میرا سفر اچھا گزرے گا۔''

انھوں نے اپنے بچوں کے لیے جو بسکٹ اور دیگر کھانے پینے کی چیزیں خریدی تھیں، فوراً ہی بزرگ خاتون اور ان کے بچوں کو پیش کردیں۔ کچھ دیر بعد بزرگ خاتون

Reading Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

کے پاس پہنچا اور اس کا ٹکٹ دیکھا، تو حیرانی سے بولا: ''بابا جی! یہ آپ کی نشست ہے جس پر دو لوگ بیٹھے ہیں اور آپ کھڑے ہیں؟''

ٹکٹ چیکر نے پھر ان دونوں آدمیوں کو اُٹھا دیا جو بابا جی کی نشست پر ''قبضہ گروپ'' بنے براجمان تھے اور وہ مستحق شخص جس کی نشست تھی، کھڑا تھا۔ یہ ضعیف آدمی کی اعلا ظرفی تھی کہ اس نے ان لوگوں کو نہیں بتایا کہ نشست اس کی ہے اور وہ پریشانی اور تکلیف میں کھڑا ہے۔ میں نے ایسا اعلا ظرف شخص کبھی نہیں دیکھا۔ یہ کردار بھی میں نہیں بھول سکتا۔ ☆

گھر کے ہر فرد کے لیے مفید

ماہنامہ

ہمدرد صحت

صحت کے طریقے اور جینے کے قرینے سکھانے والا رسالہ

✠ صحت کے آسان اور سادہ اصول ✠ نفسیاتی اور ذہنی اُلجھنیں

✠ خواتین کے صحی مسائل ✠ بڑھاپے کے امراض ✠ بچوں کی تکالیف

✠ جڑی بوٹیوں سے آسان فطری علاج ✠ غذا اور غذائیت کے بارے میں تازہ معلومات

ہمدرد صحت آپ کی صحت و مسرت کے لیے ہر مہینے قدیم اور جدید

تحقیقات کی روشنی میں مفید اور دل چسپ مضامین پیش کرتا ہے

رنگین ٹائٹل --- خوب صورت گٹ اپ --- قیمت: صرف ۴۰ رپے

اچھے بک اسٹالز پر دستیاب ہے

ہمدرد صحت، ہمدرد سینٹر، ہمدرد ڈاک خانہ، ناظم آباد، کراچی

Reading Section

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

گلوبل وارمنگ

توثیق ایاز، کولکاتہ

''گلوبل وارمنگ'' کا مطلب ہے کرۂ ارض کے درجۂ حرارت میں اضافہ ہونا۔ یہ ایک نیا عالمی مسئلہ ہے۔ جو تمام جانداروں کے لیے بے حد نقصان دہ اور خطرناک ہے۔ انسانی زندگی پر اس کے بُرے اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔ یہ ضروری ہو گیا ہے کہ تمام لوگ اس بات سے واقف ہو جائیں کہ گلوبل وارمنگ اصل میں کیا ہے۔ عالمی درجۂ حرارت میں اضافہ کے اسباب کیا ہیں، ان کے اثرات کن چیزوں پر پڑ رہے ہیں اور اس کی روک تھام کیسے کی جائے۔ گلوبل وارمنگ کو اچھی طرح جاننے اور سمجھنے کے لیے سائنس نیز جغرافیہ کی خصوصی معلومات کا ہونا ضروری ہے۔

بہت ساری گیسوں کے مجموعہ کو گرین ہاؤس گیسیں (GREEN HOUSE GASES) کہتے ہیں۔ ان گیسوں میں شمسی حرارت جذب کرنے کی بہت زیادہ صلاحیت ہوتی ہے۔ ان ہی گیسوں کے عدم توازن کی وجہ سے عالمی درجۂ حرارت میں اضافہ ہوا ہے۔ گرین ہاؤس کے اثرات کے نتیجے میں عالمی درجۂ حرارت بڑھنے کے عمل کو گلوبل وارمنگ کہا جاتا ہے۔ جنگلات کی بے تحاشا کٹائی نے بے شمار مسئلے پیدا کر دیے ہیں۔ ماحولیاتی آلودگی اور گلوبل وارمنگ کا سب سے اہم سبب جنگلوں کا کاٹا جانا ہے۔ دراصل جنگلات ہی فضا میں گیسوں کے توازن کو برقرار رکھتے ہیں۔ جنگلات کی کمی کی وجہ سے کرۂ ہوا میں آکسیجن کا توازن گھٹتا جا رہا ہے، جب کہ کاربن ڈائی آکسائڈ گیس تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ ماحولیات پر اس کے بُرے اثرات پڑتے ہیں۔ کاربن ڈائی آکسائڈ میں اضافہ انسانی صحت کے لیے مضر تو ہے ہی مزید یہ کہ یہ ایسی گیس ہے، جو سورج سے خارج ہونے والی

Reading Section
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN RSPK.PAKSOCIETY.COM PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

شعاعوں کو جذب کرلیتی ہے۔ اسی وجہ سے سورج کی نقصان دہ شعاعیں فضا میں واپس نہیں جا پاتیں اور سطحِ زمین کے درجۂ حرارت میں اضافے کا سبب بنتی ہیں۔ یہ اضافی درجۂ حرارت اونچے پہاڑوں اور قطبی علاقوں کی ہزاروں لاکھوں سال کی جمی ہوئی برف کو پگھلا رہا ہے، لاکھوں کلومیٹر پر پھیلے گلیشیئر پگھل کر سکڑتے جا رہے ہیں۔ ندیوں میں گنجائش سے زیادہ پانی آجانے کا خطرہ ہے، جس سے بند ٹوٹ سکتے ہیں اور لاکھوں جانیں جا سکتی ہیں۔ اس سے فصلیں تباہ ہو جائیں گی، قحط پیدا ہوگا اور پوری دنیا میں افراتفری مچ جائے گی۔ پہاڑوں کی رونق ختم ہو جائے گی اور ویرانی چھا جائے گی۔ موسموں کا توازن بگڑ جائے گا۔ طوفانوں کی تعداد اور شدت میں انتہائی اضافہ ہو جائے گا اور زندگی مشکل ہو جائے گی۔ آنے والے وقت میں خدشہ ہے کہ پانی کے لیے جنگیں ہوں گی۔ درجۂ حرارت میں اضافہ ہوتا چلا جائے گا۔ نئی نئی بیماریاں پیدا ہوں گی۔ جنگلات سے بہت سے پیڑ پودوں کی قسمیں اور جانوروں کی بے شمار نسلیں ختم ہو جائیں گی، لیکن کیڑوں مکوڑوں کی تعداد بڑھ جائے گی۔ دھول بھری آندھیوں کا زور بڑھتا ہو جائے گا۔

زیرِ زمین پانی کی سطح گھٹتی جائے گی۔ زمینیں بنجر ہو جائیں گی۔ مختلف علاقوں سے جانور ہجرت پر مجبور ہو جائیں گے۔ غرض کہ اس قسم کی اتنی تبدیلیاں ہو چکی ہیں اور ہوتی جا رہی ہیں کہ سب کا بیان بھی مشکل ہے۔

چوں کہ ان تمام تباہیوں اور بربادیوں کا ذمے دار انسان خود ہے۔ لہٰذا اس سے بچاؤ بھی اسے ہی کرنا ہوگا۔ اس ضمن مین ہمیں ہر اس عمل سے پرہیز کرنا چاہیے جو عالمی درجۂ حرارت میں اضافہ کا سبب بن سکتا ہو۔ جیسے پیٹرولیم کے بجائے شمسی اور ایٹمی توانائی کا استعمال عام کیا جائے۔ پن بجلی، گوبر گیس اور L.P.G گیس کو فروغ دیا جائے۔ زیادہ سے زیادہ درخت لگائے جائیں تاکہ خطرات میں کمی واقع ہو۔ ☆

Reading Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

کچھوا اور خرگوش

محمد شاہد حفیظ۔ میلسی

دوسری دفعہ کا ذکر ہے کہ کسی جنگل میں ایک خرگوش رہتا تھا۔ اس کا مطلب ہرگز یہ نہیں ہے کہ اس جنگل میں صرف ایک خرگوش رہتا تھا اور بھی بہت سے خرگوش رہتے تھے مگر ہم صرف ایک ہی خرگوش کی بات کر رہے ہیں، جو جنگل میں رہتا تھا۔ جنگل میں رہنے کی وجہ سے اسے جنگلی خرگوش بھی کہا جا سکتا ہے۔ اسے اپنی تیز رفتاری پر بڑا ناز تھا۔ جس طرح انسان کو اپنی خوب صورتی، دولت اور مرتبے پر ناز ہوتا ہے۔ اس کے پڑوس میں یوں تو کئی خرگوش رہتے تھے، مگر ایک کچھوا بھی رہتا تھا۔ کچھوا فطرتاً نہایت سست رفتار جانور ہے، اس لیے خرگوش ہر وقت اپنے پڑوسی کچھوے کو اس کی سست رفتاری پر طعنے دیتا تھا۔ روز روز کے طعنوں سے تنگ آ کر آخر ایک دن کچھوے نے خرگوش سے کہا:

''آؤ! ہم تم ایک میل کی دوڑ کا مقابلہ کر لیں۔ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے گا۔''

خرگوش کچھوے کی اس بات پر بہت ہنسا او کہنے لگا: ''یہ منہ اور مسور کی دال۔ تم اور میرا مقابلہ کرو گے۔ کیا پدی اور کیا پدی کا شوربا۔ جاؤ میاں اپنا کام کرو، مقابلے کی دعوت دے کر تم میری توہین کر رہے ہو۔ پہلے اپنی سست رفتاری کا کسی مستند حکیم سے علاج کراؤ پھر مجھ سے مقابلہ کرنا۔'' خرگوش نے فخریہ لہجے میں کہا۔

لیکن کچھوے نے بڑے تحمل کے ساتھ اپنی تجویز پھر دہرائی، بلکہ اس پر اصرار کیا:

''تم میرا مقابلہ کر کے دیکھ لو، خود ہی پتا چل جائے گا۔''

مجبوراً خرگوش کو اس کا چیلنج قبول کرنا پڑا، کیوں کہ کچھوے کو نیچا دکھانے کا ایسا

Reading Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

دل میں سوچا ''نہیں ...... نہیں ...... خرگوش تو ابھی گھوڑے بیچ کر سو رہا ہوگا۔ میں ابھی برگد کے پرانے درخت تک پہنچ جاتا ہوں۔''

کچھوا اُٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا چل پڑا۔ اسے راستے میں خاصی دشواری کا سامنا کرنا پڑا، بار بار وہ راستہ بھول جاتا۔ وہ تمام راستے خرگوش کو دیکھتا رہا، مگر وہ اسے کہیں سوتا نظر نہ آیا۔ کچھوا سخت حیران تھا کہ خرگوش کہاں جا سکتا ہے؟ اور برگد کا درخت نظر کیوں نہیں آ رہا؟ اب وہ مستقل مزاجی سے چلتا رہا، اچانک وہ خوشی سے چلّانے لگا، سامنے برگد کا درخت موجود تھا۔ وہ خوشی خوشی مقررہ جگہ پر پہنچا تو اس نے دیکھا وہاں خرگوش موجود نہ تھا۔ اسے وہاں موجود نہ پا کر مارے خوشی کے اس کی چیخیں نکل گئیں ...... آہا!

Reading Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

میں جیت گیا...... خرگوش ابھی تک یہاں نہیں پہنچا ...... میں جیت گیا...... میں نے اسے ہرادیا...... اس کی چیخیں سن کر برگد کے درخت کی اوٹ سے ایک نوجوان خرگوش پُھدکتا ہوا سامنے آ گیا۔ کچھوے کو حیرت کا شدید جھٹکا لگا۔

''یہ خرگوش کا بچہ مجھ سے پہلے کیسے پہنچ گیا؟'' وہ بڑبڑایا۔

پھر اس نے غور کیا تو اسے لگا کہ یہ کوئی دوسرا خرگوش ہے۔ اس سے مقابلہ کرنے والا خرگوش شاید ابھی تک یہاں نہیں پہنچا۔ وہ یہی سوچتا ہوا واپس جانے کے لیے مڑا، پھر دل کی تسلی کے لیے آگے بڑھ کر کھیلتے کودتے خرگوش کو پکارا: ''او میاں خرگوش! کیا تم سے پہلے یا تمھاری موجودگی میں یہاں کوئی خرگوش آیا ہے؟''

خرگوش نے پہلے تو کچھوے کو بغور دیکھا پھر بولا: ''کچھوے میاں! آپ کس خرگوش کی بات کر رہے ہیں؟''

کچھوے نے اسے مختصراً مقابلے کا بتایا کہ کیسے اس نے خرگوش سے دوڑ کا مقابلہ کیا، پھر وہ راستے میں ایک جگہ سو گیا اور اب یہاں پہنچا ہے۔

اس کی باتیں سن کر خرگوش پہلے تو بہت حیران ہوا پھر خوشی سے چلا اُٹھا: ''اوہ! کچھوے میاں! تو آپ آ گئے...... آج سے کئی سال پہلے آپ ہی نے میرے دادا خرگوش سے دوڑ کا مقابلہ کیا تھا۔ وہ تو اسی وقت یہاں پہنچ گئے تھے، مگر آپ کا انتظار کرتے کرتے اللہ کو پیارے ہو گئے۔ انھوں نے میرے ابا حضور سے کہا تھا کہ کچھوے میاں آئیں تو انھیں بتا دینا کہ میں نے مقابلہ جیت لیا ہے۔ آپ نہ جانے کہاں رہ گئے تھے۔ ابا حضور بھی آپ کا انتظار کرتے اس جہان سے کُوچ کر گئے، مگر جاتے جاتے مجھے آپ کے

Reading Section
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY
RSPK.PAKSOCIETY.COM FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

Downloaded From
Paksociety,com

بارے میں بتا گئے کہ میں آپ کو دادا حضور کے بارے میں بتا دوں۔ آپ دیکھ لیں کہ میں بھی بچے سے جوان ہو گیا ہوں۔''

یہ سب بتا کر خرگوش نے اطمینان کی آہ بھری اور بولا: ''شکر ہے خدا کا، کچھوے میاں! آپ آ گئے اور میں نے اپنے دادا کا پیغام آپ تک پہنچا دیا۔ اگر اب بھی آپ نہ آتے تو میری بھی ساری زندگی اسی برگد کے درخت کے نیچے آپ کے انتظار میں گزر جاتی ...... خدا حافظ!'' یہ کہہ کر نوجوان خرگوش نے زور کی چھلانگ لگائی اور جنگل میں اپنی بقیہ زندگی گزارنے کے لیے پھر سو گیا۔

☆☆☆

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

تین لڑکیاں

مسعود احمد برکاتی

Downloaded From
Paksociety,com

بہت دنوں پہلے کا ذکر ہے کہ انگلستان میں دو دوست رہتے تھے۔ ایک کا نام میٹ لینڈ اور دوسرے کا برانٹ تھا۔ دونوں کے پاس اللہ کا دیا بہت کچھ تھا۔ انھیں کسی قسم کی کوئی تکلیف نہیں تھی۔ زندگی آرام سے گزر رہی تھی۔ میٹ لینڈ کی ایک پیاری سی بیٹی تھی جس کا نام جل تھا۔ برانٹ کی بھی ایک پیاری سی بیٹی تھی اس کا نام ''کونی'' تھا۔ یہ دونوں بچیاں بھی آپس میں بڑی اچھی سہیلیاں تھیں۔ خوب ہنسی خوشی سے دن گزر رہے تھے کہ ایک دن اچانک جل کی ماں تھوڑے دن بیمار رہنے کے بعد جل کو روتا دھوتا چھوڑ کر اللہ میاں کے

Reading Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

Downloaded From
Paksociety.com

پاس چلی گئی۔ جل کے باپ نے اپنے دوست برانٹ کو اپنے گھر بلالیا، تا کہ جل اکیلی نہ رہے۔

اس طرح کچھ دن اور گزر گئے۔ اللہ کا کرنا ایسا ہوا کہ کچھ دنوں بعد کونی کی امی بھی ہمیشہ کے لیے اس سے رُوٹھ گئیں۔ برانٹ کو اپنی بیوی کے مرنے کا بہت دکھ ہوا۔ اس نے فیصلہ کرلیا کہ اب وہ ہمیشہ کے لیے انگلستان چھوڑ دے گا۔ اس نے اپنے دوست میٹ لینڈ سے اپنے ارادے کا ذکر کیا تو میٹ لینڈ نے کہا کہ وہ بھی اپنی بیوی کے مرجانے کی وجہ سے اُداس رہتا ہے، اس لیے وہ بھی اپنے دوست کا ساتھ دے گا۔ چناں چہ دونوں نے انگلستان چھوڑنے کا فیصلہ کرلیا۔

اس کے بعد دونوں نے سوچا کہ انگلستان میں تو خیر ان کی اپنی زمینیں ہیں، جن سے ان کے خرچ کے لیے پیسہ مل جاتا ہے۔ اپنے مکان بھی ہیں، تو وہ انگلستان سے باہر جا کر بھی کیا کریں

Reading Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

گے۔ اپنا اور ننھی جل اور کوئی کا پیٹ کیسے بھریں گے؟ چناں چہ دونوں نے یہ طے کیا کہ ساری زمینیں اور مکان بیچ کر ایک چھوٹا سا جہاز خرید لیا جائے، جس سے انھیں پیسے بھی ملتے رہیں گے اور وہ ساری دنیا کا سفر بھی کر لیں گے۔ چناں چہ دونوں نے اپنی زمینیں اور مکان بیچ کر ایک پرانا جہاز خرید لیا اور اپنی دونوں بچیوں یعنی جل اور کوئی کو ساتھ لے کر روانہ ہو گئے۔

بہت دنوں تک گہرے اور دور دور تک پھیلے ہوئے سمندر میں سفر کرنے کے بعد انھیں ایک دن خشکی نظر آئی۔ یہ دراصل ایک چھوٹا سا جزیرہ تھا۔ جب وہ ساحل پر اُترے تو انھیں اس جزیرے کے کچھ تاجر مل گئے، جنھیں اپنا تجارتی سامان لنکا پہنچانے کے لیے جہاز کی ضرورت تھی۔ ان تاجروں نے میٹ لینڈ اور برانٹ کو بتایا کہ اس جزیرے کے قریب اور بہت سے چھوٹے چھوٹے جزیرے ہیں۔ ذرا دور ہٹ کر ایک بہت بڑا جزیرہ ہے، جسے لنکا کہتے ہیں۔ یہ سب جزیرے آپس میں تجارت کرتے ہیں۔ اگر میٹ لینڈ اور برانٹ اپنے جہاز پر ان جزیروں کے درمیان تجارتی سامان پہنچانے کا کام کریں تو انھیں بہت فائدہ ہوگا۔ دونوں دوستوں کو یہ تجویز پسند آئی اور انھوں نے خوشی خوشی اس جزیرے کے تاجروں کا سامان اپنے جہاز پر لاد لیا۔ اس چھوٹے سے خوب صورت جزیرے کا نام ماربو تھا۔ غرض دونوں دوستوں کا کاروبار خوب جم گیا۔ انھوں نے کچھ دن کے بعد تجارتی سامان لانے، لے جانے کے علاوہ ڈاک پہنچانے کا کام بھی شروع کر دیا اور اطمینان کی زندگی گزارنے لگے۔

اس طرح کئی سال گزر گئے۔ جل اور کوئی بھی اب اتنی ننھی منی نہیں رہی تھیں، بلکہ جہاز پر چھوٹے موٹے کام مثلاً صفائی اور جھاڑ پونچھ وغیرہ میں دوسرے ملاحوں کا ہاتھ بٹانے لگی تھیں۔ ان کا جہاز اکثر جزیرۂ ماربو میں آتا رہتا تھا اور انھیں وہاں جہاز پر سامان لادنے کے لیے

Reading Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
f PAKSOCIETY

بعض اوقات کئی کئی دن رُکنا پڑتا تھا۔ ان دنوں جل اور کونی جہاز کے بجائے ماربو میں اپنے چھوٹے سے مکان میں رہتیں۔ یہ مکان میٹ لینڈ اور برانٹ نے ساحل کے قریب ہی بنالیا تھا۔

مکان کے پاس ہی ایک اور لڑکی رہتی تھی اس کا نام رانی تھا۔ رانی کے ماں باپ مر چکے تھے۔ صرف ایک بھائی تھا جو کسی دوسرے جزیرے میں رہتا تھا۔ رانی بڑا اچھا باجا بجاتی اور لوگوں کو سانپ کے تماشے دکھا کر پیسے کمالیا کرتی تھی۔ ماربو میں یوں بھی بہت سے سپیرے رہتے تھے اور سب ہی باجا بجا کر سانپ کے تماشے دکھاتے، لیکن رانی ان سب سے اچھا باجا بجاتی، اس لیے اسے دوسروں کے مقابلے میں زیادہ پیسے ملتے۔ رانی ان پیسوں کو بڑی احتیاط سے خرچ کرتی۔ جو پیسے بچ جاتے ان میں سے کچھ پیسے جزیرے کے ایک آدمی کو دے دیتی جو ساحل کے قریب بیٹھ کر لوگوں کے خط لکھا کرتا تھا۔ رانی اس شخص سے پڑھنا لکھنا سیکھ رہی تھی۔ وہ چاہتی تھی اتنا علم حاصل کرلے کہ جزیرے کے دوسرے لوگوں کی طرح اسے اپنے بھائی کو خط لکھنے کے لیے کسی اور کی خوشامد نہ کرنی پڑے، بلکہ وہ بھی دوسروں کے خط لکھ کر زیادہ پیسے کمائے۔ یہ لڑکی جل اور کونی کی سہیلی بن گئی تھی۔ جل اور کونی جب تک ماربو میں رہتیں ان کا وقت رانی ہی کے ساتھ گزرتا۔

ایک دن جب دوسرے جزیروں کا سامان لے کر میٹ لینڈ اور برانٹ کا جہاز ماربو پہنچا تو رانی دوڑتی ہوئی جہاز کی طرف آئی۔ اس وقت اس کے ہاتھ میں پیتل کا ایک بڑا سا پیالا تھا۔ جہاز کے عرشے پر جل اور کونی کھڑی ہوئی رانی کو پہلے سے دیکھ رہی تھیں۔ رانی جب قریب پہنچی تو جل نے جہاز پر چڑھ آنے کا اشارہ کیا۔ رانی جہاز پر چڑھ کر جب دونوں سہیلیوں کے قریب پہنچی تو جل نے کہا: ''کیا بات ہے آج تو بڑی خوش نظر آ رہی ہو۔ میں بھی سوچ رہی تھی کہ جیسے ہی ہمارا جہاز ماربو پہنچے گا تو تم ضرور آ ؤ گی۔''

Reading Section
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
RSPK.PAKSOCIETY.COM

رانی نے کہا: ''ہاں، میں نے سوچا کہ پہلے تم دونوں سے مل لوں۔ ابھی مجھے پڑھنے بھی تو جانا ہے، لیکن دیکھو تو میری انگریز بہن! میں آج کتنی خوش قسمت ہوں۔''

اتنا کہہ کر رانی نے اپنا پیتل کا پیالا جل اور کونی کے سامنے کر دیا۔ اب جو دونوں سہیلیوں نے پیالے کی طرف دیکھا تو ان میں انھیں بہت سے چمک دار سکے نظر آئے۔ ان سکوں سے پیالا تقریباً آدھے سے بھی زیادہ بھرا ہوا تھا۔ ان سکوں کو دیکھ کر کونی نے مسکراتے ہوئے رانی سے کہا: ''آج تو تم امیر ہو گئی ہو۔''

''ابھی تو امیر نہیں ہوئی، ہاں ہو جاؤں گی۔'' رانی نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔ اس وقت اس کی آنکھیں خوشی سے چمک رہی تھیں۔ رانی نے پھر کہا: ''میں تو اپنے آپ کو اس وقت امیر سمجھوں گی جب میرے پاس اتنے پیسے جمع ہو جائیں کہ میں اپنے بھائی سے ملنے لنکا جا سکوں۔''

کچھ دن تک ماربو میں رکنے کے بعد جل اور کونی کو پھر سمندری سفر پر روانہ ہونا پڑا، کیوں کہ ان کے جہاز پر اب نیا سامان لادا جا چکا تھا۔ جب جہاز چلنے کا وقت آیا تو رانی نے بھی جہاز پر چڑھ کر اپنی سہیلیوں کو خدا حافظ کہا اور خیریت کے ساتھ واپس آنے کی دعائیں کیں۔

تین یا چار دن سفر کرنے کے بعد ان کا جہاز ایک ایسے ساحل پر پہنچا جہاں دور ہی سے ناریل کے درخت نظر آ رہے تھے۔ ساحل سے تھوڑے فاصلے پر ہری بھری جھاڑیاں اور لہلہاتے پودے دکھائی دے رہے تھے۔ یہ ساحل اصل میں لنکا کا ساحل تھا۔ جہاز جب بندرگاہ میں پہنچ کر رک گیا اور سامان اُتارا جانے لگا تو جل کے پاپا میٹ لینڈ نے جل سے کہا: ''بیٹی! میں تمھارے چچا کے ساتھ نئے سامان کی تلاش میں جا رہا ہوں۔ تم اور کونی مل کر شہر میں ڈاک تقسیم کر آؤ۔''

''بہت اچھا پاپا! میں کونی کو ساتھ لے کر چلی جاؤں گی۔'' جل نے جواب دیا۔

Reading Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

پھر جب میٹ لینڈ اور برانٹ چلے گئے تو دونوں سہیلیاں جہاز میں اپنے اپنے کیبن سے نکل کر عرشے پر آ گئیں۔ سامنے خوب صورت جزیرہ نظر آ رہا تھا، جہاں ناریل کے اونچے اونچے درختوں کے درمیان چھوٹے چھوٹے خوب صورت مکان بنے ہوئے تھے۔ کچھ دور ایک پہاڑ پر ایک بڑا خوب صورت محل بھی نظر آ رہا تھا وہاں لنکا کا راجا رہتا تھا۔ دھوپ میں اس محل کے مینار اور سنہرا گنبد بڑا خوب صورت معلوم ہو رہا تھا۔ تھوڑی دیر تک اس منظر کو دیکھنے کے بعد دونوں سہیلیوں نے جہاز کے لیٹر بکس سے تمام خط نکالے۔ ان خطوں میں انھیں ایک بڑا خوب صورت سا لفافہ نظر آیا۔ ایسا لفافہ انھیں پہلے کبھی نظر نہیں آیا تھا۔ دونوں سوچنے لگیں کہ یہ لفافہ اس لیٹر بکس میں کس نے ڈالا ہوگا؟ لیکن پھر انھیں فوراً خیال آیا کہ شاید جہاز پر سامان چڑھانے کے لیے آنے والے تاجروں میں سے کسی نے ڈالا ہوگا۔ ہمیں کیا، ہمیں تو پتا پڑھ کر اس آدمی کو پہنچا دینا چاہیے جس کے نام یہ خط لکھا گیا ہے۔ یہ سوچ کر جب دونوں نے لفافے کا پتا پڑھا تو اس پر لکھا تھا:

فیروز راابن جی شاہی محل --- لنکا

پتا پڑھ کر جل نے کہا: ''یہ تو بہت اچھا ہوا کہ مہاراجا کے پتے پر ہمیں خط پہنچانا پڑ رہا ہے۔ میری تو بہت دنوں سے یہ خواہش تھی کہ کسی طرح مہاراجا کا محل دیکھوں۔''

کونی نے کہا: ''خواہش تو میری بھی یہی تھی، آؤ، اب چلیں۔''

پھر دونوں سہیلیاں مہاراجا کے محل کی طرف روانہ ہو گئیں۔ لوگوں سے پتا پوچھتی اور لنکا کے خوب صورت بازاروں میں سے گزرتی ہوئی وہ کچھ دیر کے بعد شاہی محل کے سامنے پہنچ گئیں۔ راستے میں انھوں نے دیکھا کہ بازار میں جہاں پھلوں، کپڑوں اور اناج وغیرہ کی دکانیں تھیں وہیں بہت سے لوگ جگہ جگہ بیٹھے خط لکھ رہے تھے۔ یہ لوگ دوسروں کے خط لکھ کر ہی اپنا پیٹ

Reading Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

پالتے تھے۔ چوں کہ اس شہر میں بھی زیادہ تر آدمی پڑھے لکھے نہیں تھے، اس لیے ان خط لکھنے والوں کا کاروبار خوب چلتا تھا۔ جب بازار ختم ہوا تو وہ ایک ایسی جگہ پہنچیں جہاں ناریل کے درختوں کے پیچھے مہاراجا کا محل نظر آ رہا تھا۔ یہ محل باہر سے اتنا خوب صورت تھا کہ دونوں سہیلیاں تھوڑی دیر تک رک کر محل کو دیکھتی رہیں۔ پھر انھیں خیال آ گیا کہ اگر وہ اسی طرح دور سے محل کو دیکھتی رہیں تو خط کب پہنچائیں گی اور جہاز پر واپس کب جائیں گی۔ یہ سوچ کر دونوں آگے بڑھیں۔

جب وہ محل کے دروازے کے سامنے پہنچیں تو انھوں نے دیکھا کہ دروازے کے سامنے پیتل کا ایک بہت بڑا تھال لٹکا ہوا ہے۔ پاس ہی ایک ہتھوڑا بھی رکھا ہے۔ دونوں چیزوں کو دیکھ کر وہ سوچنے لگیں کہ یہ آخر کیا چیز ہو سکتی ہے اور یہاں کیوں لٹکائی گئی ہے؟ لیکن جلد ہی کونی کی سمجھ میں آ گیا۔ اس نے جل سے کہا: ''غالباً یہ گھنٹہ ہے اور اندر سے کسی آدمی کو بلانے کے لیے ہمیں یہ گھنٹہ بجانا پڑے گا۔''

جل نے کونی کے مشورے پر ہتھوڑا اُٹھا کر زور سے گھنٹہ بجا دیا۔ تھوڑی دیر میں محل کا دروازہ کھلا اور ایک لڑکا باہر آیا۔ یہ لڑکا سر پر پگڑی باندھے ہوئے تھا۔ بدن پر ایک ایسا لباس تھا جو شیروانی سے ملتا جلتا تھا۔ اس نے جھک کر دونوں سہیلیوں کو سلام کیا اور کہا:

''آپ لوگ اندر تشریف لے چلیے، ہمارے افسر آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔''

جل اور کونی کو یہ سن کر بڑی حیرت ہوئی کہ ان کا پہلے ہی سے انتظار کیا جا رہا ہے۔ بہر حال وہ اس لڑکے کے پیچھے پیچھے محل کے اندر داخل ہوئیں۔ محل اندر سے بھی بہت خوب صورت تھا۔ دروازے کے اندر ایک خوب صورت باغ تھا جہاں بہت سے فوارے لگے ہوئے تھے۔ خوب صورت اور پیارے پیارے پھولوں کے پودے بڑے بھلے معلوم ہو رہے تھے۔ لڑکے نے

Reading Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

دونوں سہیلیوں کو اپنے افسر کے سامنے پیش کیا تو افسر نے بھی ان دونوں کو جھک جھک کر کئی سلام کیے۔ دونوں سہیلیوں نے افسر کو بتایا کہ وہ ایک خط دینے کے لیے آئی ہیں۔ افسر نے ان سے کہا کہ مہاراجا محل کے اندر ہیں۔ جب تک ہم انھیں اطلاع دیں آپ محل کے ہال میں آرام کریں۔
پھر اس افسر نے دونوں سہیلیوں کو محل کے ہال میں پہنچا دیا۔ یہاں پہنچتے ہی کئی خادماؤں نے انھیں گھیر لیا۔ جل اور کونی کو ایک خوب صورت اور بڑی سی میز کے پاس بٹھا دیا گیا۔ ان کے سامنے طرح طرح کی مٹھائیاں، شکر لگے بادام اور مختلف قسم کے پھل چُن دیے گئے۔ جل اور کونی بہت حیران ہوئیں کہ آخر ایک خط پہنچانے کے سلسلے میں اتنی خاطر مدارات کیوں ہو رہی ہے۔ انھوں نے اس لڑکے سے جو انھیں محل میں لایا تھا اس خاطر مدارات کی وجہ پوچھی۔
لڑکے نے انھیں بتایا: "ہم مشرقی ملکوں میں رہنے والے لوگ اپنے مہمانوں کی اسی طرح خاطر مدارات کرتے ہیں۔ آپ چوں کہ مہاراجا کے محل میں آئی ہیں اس لیے یہاں یہ طرح طرح کی مٹھائیاں مل رہی ہیں، اگر کسی غریب کے گھر جاتیں تو آپ کو معلوم ہوتا کہ ہمارے ملک کا غریب سے غریب آدمی بھی اپنی حیثیت کے مطابق آپ کی خاطر کرتا۔"
خدمت گار لڑکے کی بات سن کر دونوں سہیلیوں کو کچھ اطمینان ہوا اور وہ سامنے رکھی ہوئی مٹھائیاں کھانے لگیں۔ خدمت گار لڑکا بانس اور مور کے پَروں سے بنا ہوا خوب صورت پنکھا جھل رہا تھا۔ وہ دونوں مٹھائیاں بھی کھاتی جا رہی تھیں اور اس لڑکے سے باتیں بھی کرتی جا رہی تھیں۔ تھوڑی دیر بعد انھیں ایک بوڑھے آدمی نے آ کر اطلاع دی کہ مہاراجا نے انھیں اندرونی باغ میں طلب کیا ہے۔ وہ دونوں جب مہاراجا کے سامنے پہنچیں تو مہاراجا نے مسکرا کر ان دونوں کا استقبال کیا اور کہا: "پیاری بچیو! ہم تم دونوں کا ہی انتظار کر رہے تھے۔ ہم نے اپنی دوربین سے

Reading Section
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
RSPK.PAKSOCIETY.COM

ساحل پر تمھاری وہ خوب صورت کشتی دیکھی ہے، ہم وعدہ کرتے ہیں کہ ہم تمھاری دعوت ضرور قبول کرلیں گے۔ تمھارے ملک کا دورہ کر کے ہمیں بڑی خوشی ہوگی۔‘‘

مہاراجا کی بات سن کر دونوں سہیلیوں نے حیرت سے ایک دوسرے کا منھ دیکھا اور سوچا مہاراجا کس کشتی کی بات کر رہے ہیں۔ اچانک انھیں خیال آیا کہ جب وہ اپنے جہاز سے جزیرے پر آنے کے لیے اُتر رہی تھیں تو ایک کشتی انھیں بھی نظر آئی تھی۔ سنہرے رنگ کی وہ کشتی خوب صورت تو تھی، لیکن ان دو سہیلیوں کا اس سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ مہاراجا کی بات سن کر ان کی سمجھ میں آیا کہ اب تک ان کی خاطر مدارات کیوں کی جا رہی تھی۔ دراصل مہاراجا نے اپنی دور بین سے ساحل پر ایک کشتی کو رکتے ہوئے دیکھا تھا۔ وہ کشتی اتنی خوب صورت تھی کہ مہاراجا یہ سمجھے کہ وہ کسی دوسرے ملک کے سفیر کی کشتی ہے جو اسے اپنے ملک کا دورہ کرنے کی دعوت دینے کے لیے آیا ہے۔ مہاراجا نے اپنا خیال اپنے نوکروں پر ظاہر کیا تھا۔ پھر جل اور کونی مہاراجا کے محل میں پہنچیں تو ملازموں نے سمجھا کہ مہاراجا کے خیال کے مطابق ان دونوں انگریز لڑکیوں کا تعلق اسی کشتی سے ہے۔ چناں چہ انھوں نے نہ صرف دونوں سہیلیوں کی خاطر مدارات کی، بلکہ مہاراجا کو بھی یہی اطلاع دی کہ کشتی والے سفیر نے دو بچیوں کو ایک خط دے کر مہاراجا کی خدمت میں بھیجا ہے۔ جب پوری بات جل کی سمجھ میں آئی تو اس نے چاہا کہ مہاراجا کو سچی بات بتا دے، لیکن مہاراجا نے اسے بات کرنے کا موقع ہی نہیں دیا اور ان سے خط طلب کیا۔ جل نے خط مہاراجا کی خدمت میں پیش کر دیا۔ خط دیکھتے ہی مہاراجا کے ماتھے پر بل پڑ گئے، کیوں کہ فیروز رابن جی اس کا نام تو تھا نہیں۔ پھر اس نے لفافہ پھاڑ کر خط نکالا، لیکن وہ جیسے جیسے خط پڑھتا جا رہا تھا اس کا غصہ تیز ہوتا جاتا۔ یہاں تک کہ خط ختم کر کے اس نے دونوں لڑکیوں کی طرف غصے سے

Reading Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

دیکھا اور گرج کر کہا: ''یہ فیروز را بن جی کون ہے؟''

فیروز را بن جی کا نام سنتے ہی خدمت گار لڑکے کے چہرے پر ہوائیاں اُڑنے لگیں اور اس نے کانپتے ہوئے کہا: ''مہاراج! میرا نام فیروز را بن جی ہے۔''

مہاراجا نے صرف ایک نظر لڑکے پر ڈالی اور دونوں سہیلیوں سے مخاطب ہو کر کہا: ''تمھیں میرے ایک معمولی ملازم کا خط مجھے پہنچانے کی ہمت کیسے ہوئی؟ اسے زور سے پڑھو، تاکہ سب سنیں، اس کے بعد میں تمھارے لیے سزا تجویز کروں گا۔'' یہ کہہ کر مہاراجا نے خط جل کے ہاتھ میں دے دیا۔ مجبوراً جل کو خط پڑھنا پڑا۔

اس میں لکھا تھا: ''پیارے بھائی! تم تو یہ خط نہیں پڑھ سکو گے، لیکن اسے پہنچانے والا ہی تمھیں یہ خط پڑھ کر سنا دے گا۔ بہر حال تمھیں یہ معلوم کر کے خوشی ہوگی کہ میں نے لکھنا پڑھنا سیکھ لیا ہے۔ اب میں خط لکھ کر خوب پیسے جمع کروں گی، تاکہ جلد سے جلد تمھارے پاس پہنچ جاؤں اور تمھاری طرح مہاراجا کے محل میں نوکری کروں۔ پیارے بھیا! اب تمھاری بہن معمولی سپیرن نہیں رہی ہے۔ میں جلد ہی تمھارے پاس پہنچ جاؤں گی۔'' تمھاری بہن، رانی۔

خط ختم کرنے کے بعد جل نے ہمت کر کے کہا: ''مہاراج! غلطی نہ ہماری ہے اور نہ آپ کے نوکروں کی، کیوں کہ ہم تو فیروز را بن جی کو جانتے ہی نہیں تھے اور آپ کے ملازم پڑھے لکھے نہیں تھے، ورنہ یہ خط آپ تک نہ پہنچتا۔ چوں کہ آپ کے تمام نوکر اَن پڑھ ہیں، اس لیے ایک معمولی سی بات کے لیے خود آپ کو تکلیف کرنی پڑی۔''

جل کی سچی سچی باتوں سے مہاراجا نادم ہوا کہ اس نے خواہ مخواہ ان بچیوں پر غصہ کیا۔ اپنی غلطی کا احساس ہوتے ہی اس نے جل اور کوئی سے نہ صرف اپنے رویے کی معافی مانگی، بلکہ یہ وعدہ

Reading Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

بھی کیا کہ وہ فیروزرا بن جی کی بہن رانی کو اپنے محل میں استاد بنا کر رکھے گا، تا کہ وہ تمام نوکروں کو لکھنا پڑھنا سکھا دے۔ اس کے بعد جل اور کونی کو بڑی عزت کے ساتھ محل سے رخصت کر دیا گیا۔

اس واقعے کے کافی دنوں کے بعد ایک مرتبہ پھر جب جل اور کونی کا جہاز لنکا پہنچا تو ساحل پر ہی مہاراجا کا ایک ملازم نظر آیا جس نے دونوں سہیلیوں کو مہاراجا کے محل میں آنے کی دعوت دی۔ دونوں سہیلیاں پہلی بار تو بن بلائے مہمان کی حیثیت سے محل میں گئی تھیں، لیکن اس بار جب وہ مہاراجا کی دعوت پر محل کے اندر گئیں تو ان کی بہت زیادہ خاطر مدارات ہوئی، لیکن دونوں کے لیے خاطر مدارات سے زیادہ خوشی کی بات یہ تھی کہ محل میں انھیں اپنی پرانی سہیلی رانی بھی ملی جو فیروزرا بن جی کی بہن تھی۔

مہاراجا نے اپنے وعدے کے مطابق اسے استاد بنا کر رکھ لیا تھا۔ وہ ان دنوں محل کے دوسرے نوکروں کو پڑھا رہی تھی۔ ☆

تحریر بھیجنے والے نونہال یاد رکھیں

☆ اپنی کہانی یا مضمون صاف صاف لکھیں اور اس کے پہلے صفحے پر اپنا نام اور اپنے شہر یا گاؤں کا نام بھی صاف لکھیں۔ تحریر کے آخر میں اپنا نام پورا پتا اور فون نمبر بھی لکھیں۔ تحریر کے ہر صفحے پر نمبر بھی ضرور لکھا کریں۔

☆ بہت سے نونہال معلومات افزا اور بلاعنوان کہانی کے کوپن ایک ہی صفحے پر چپکا دیتے ہیں۔ اس طرح ان کا ایک کوپن ضائع ہو جاتا ہے۔

☆ معلومات افزا کے صرف جوابات لکھا کریں۔ پورے سوالات لکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ☆

Reading Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

گڑیا کی شادی

قمر ہاشمی

گڈو آیا منو آیا ، آیا لڈن سکھر سے

اسلم، اکرم دونوں آئے لانچ میں پسنی بندر سے

تاج ، ثمینہ ریل میں آئیں کتنی دور پشاور سے

کل گڑیا کی شادی ہوگی ، گونج اُٹھے گی شہنائی

شمن ، رفعت اپنے اپنے مہمانوں کو لائیں گی

گڑیا سج کر جب بیٹھے گی، سکھیاں بابل گائیں گی

گڑیا رخصت ہو جائے گی، امی سب کو رلائیں گی

کل گڑیا کی شادی ہوگی ، گونج اُٹھے گی شہنائی

داڑھی مونچھ لگا کر گڈو لکڑی ٹیکے آئے گا

گڑیا کی شادی میں گڈو قاضی جی بن جائے گا

گڈو موتی چُور کے لڈو سب سے پہلے کھائے گا

کل گڑیا کی شادی ہوگی ، گونج اُٹھے گی شہنائی

Reading Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

کچا مکان

شاعر لکھنوی

سامنے ہے یہ جو کچا سا مکاں
اس میں بھی آباد ہے اک خانداں

رہنے والے عزم و ہمت کے دھنی
دُھن کے پکے اور محنت کے دھنی

کام کے رکھتے تھے دل میں حوصلے
لائے مٹی پاس کے تالاب سے

گوندھ کر اس کو بنایا کام کا
صبح گزری ، وقت آیا شام کا

نیو کھودی دوسرے دن صبح سے
سر سے گزرے دوپہر کے مرحلے

ہے لگن دل کی خدا کو بھی پسند
ہوگئیں دو دن میں دیواریں بلند

ذہن میں نقشے کی تیاری ہوئی
پھر مکمل چار دیواری ہوئی

بن گیا آخر ٹھکانے کے لیے
ایک کمرا سر چھپانے کے لیے

سب نے کی اپنی جگہ محنت کڑی
بانس پر تب ٹین کی چادر پڑی

دھول سے ہر ایک کی گت بن گئی
شکر ہے مضبوط سی چھت بن گئی

شوق کا ، محنت کا اندازہ لگا
گھر بنا اور گھر میں دروازہ لگا

چکنی مٹی سے اسے پوتا گیا
رفتہ رفتہ گھر حسیں ہوتا گیا

دیکھیے کس درجہ کام آیا عمل
زندگی کو مل گیا محنت کا پھل

کاہلی کے نام سے بھی تم ڈرو
دوستو! محنت کرو ، محنت کرو

Reading Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

معلومات ہی معلومات

غلام حسین میمن

عمر فاروقؓ اور عمر ثانیؒ

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ تھے۔ ۶۳۴ء میں خلافت کے منصب پر فائز کیے گئے۔ آپؓ کے دور میں دو بڑی طاقتیں ایران اور روم اسلامی سلطنت میں شامل ہوئیں۔ بیت المقدس بھی فتح ہوا۔ سنہ ہجری کا آغاز بھی ان ہی کے حکم سے جاری ہوا۔ یکم محرم ۲۴ ہجری ۶۴۴ء کو شہادت پائی۔

ساتویں اُموی خلیفہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کو ''عمر ثانی'' (دوسرا عمر) کہا جاتا ہے، کیوں کہ انھوں نے حضرت عمر فاروقؓ کی طرز پر حکومت کی۔ عمر بن عبدالعزیزؒ کی والدہ حضرت عمر فاروقؓ کی پوتی تھیں۔ حضرت عمر ثانیؒ نے زہد و تقویٰ کے ساتھ خلیفہ بن کر سادہ زندگی گزاری۔ ان کو پانچواں خلیفۂ راشد بھی کہا جاتا ہے۔ انھوں نے مملکت کا نظام انتہائی حسن و خوبی سے چلایا۔

طوطیِ ہند اور بلبلِ ہند

فارسی اور ہندی شاعر امیر خسرو کو طوطیِ ہند (جن کا کلام پورے ہندستان میں مشہور ہوا) کہا جاتا ہے۔ وہ ۱۲۵۳ء میں پیدا ہوئے۔ انھوں نے سلطنت دہلی (خاندان غلامان، خلجی اور تغلق) دور کے آٹھ بادشاہوں کا زمانہ دیکھا اور ہر صنف میں شاعری کی۔ حضرت نظام الدین اولیاؒ کے خاص مرید تھے۔ امیر خسرو کا انتقال ۱۳۲۵ء میں ہوا۔ وہ حضرت نظام الدین اولیاؒ کے قدموں میں دفن ہوئے۔

Reading Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

مسز سروجنی نائیڈو کو بلبلِ ہند (جن کی شیریں بیانی کا ہندستان بھر میں چرچا ہوا)
کہا جاتا ہے۔ وہ برصغیر کی سیاسی رہ نما اور شاعرہ تھیں۔ ۱۸۷۹ء میں حیدر آباد دکن میں پیدا ہوئیں۔ ۱۹۲۵ء میں کانگریس کی صدر بنیں۔ ان کی شعری تخلیقات کا کئی زبانوں میں ترجمہ ہو چکا ہے۔ اردو زبان کی زبردست حامی رہیں۔ برصغیر کی آزادی کے بعد کچھ عرصے یو پی کی گورنر رہیں۔ ۱۹۴۹ء میں انتقال ہوا۔

عمرِ خیام اور خیامِ ہند

فارسی شاعر و فلسفی حکیم ابوالفتح عمر خیام نیشا پور میں پیدا ہوئے۔ علوم و فنون کی تحصیل کے بعد ترکستان میں رہنے لگے۔ ایک روز ملک شاہ سلجوقی نے اپنے دربار میں بلا کر رصد خانے (ستاروں کی گردش کا مشاہدہ کرنے کا مرکز) کی تعمیر کا کام سپرد کیا۔ یہیں سے فلکیاتی تحقیقات کا آغاز ہوا۔ وہ اپنی رباعیات کی وجہ سے مشہور ہیں۔ وہ علمِ نجوم اور ریاضی کے بھی ماہر تھے۔

''خیامِ ہند'' اردو شاعر ریاض خیر آبادی کو کہا جاتا ہے۔ وہ ۱۸۵۳ء میں خیر آباد (اودھ) میں پیدا ہوئے۔ شاعری کے علاوہ انھوں نے کئی اخبارات بھی نکالے۔ آخری عمر میں خانہ نشین (دنیا کے کاموں سے الگ) ہو گئے تو راجا صاحب محمود آباد نے ان کا وظیفہ مقرر کیا۔ انھوں نے چند انگریزی ناولوں کا ترجمہ بھی کیا۔ ان کے دیوان کا نام ''ریاضِ رضواں'' ہے۔

دشتِ لُوط - دشتِ سُوس

دشتِ لوط، ایران کے سب سے بڑے صحرا کا نام ہے۔ اسے دنیا کا خشک ترین

Reading Section
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
RSPK.PAKSOCIETY.COM PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

صحرا بھی کہا جاتا ہے، کیوں کہ اس میں رینگنے والے جانور مثلاً سانپ، چھپکلیاں وغیرہ زندہ نہیں رہ سکتے۔

دشتِ سوس، یہ کسی صحرا کا نام نہیں ہے، بلکہ یہ اردو اور پنجابی کی مشہور ادیبہ جمیلہ ہاشمی کا ایک غنائیہ (گیت کی شکل میں) ناول کا نام ہے۔ جمیلہ ہاشمی کا انتقال ۱۹۸۹ء میں ہوا۔ ان کے ناول تلاشِ بہاراں پر انھیں داؤد ادبی انعام مل چکا ہے۔

تابعی اور تبع تابعی

یہ تو آپ کو معلوم ہی ہے کہ صحابہ سے مراد وہ خوش نصیب افراد ہیں، جنھوں نے ایمان کی حالت میں اللہ کے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہو۔

تابعی سے مراد وہ خوش نصیب اشخاص ہیں، جنھوں نے ایمان کی حالت میں کسی صحابی کو دیکھا ہو۔

تبع تابعی سے مراد وہ خوش نصیب افراد ہیں، جنھوں نے ایمان کی حالت میں کسی بھی تابعی کو دیکھا ہو۔ صحابی، تابعی اور تبع تابعی یہ تینوں عربی زبان کے الفاظ ہیں۔

زیر، زبر، پیش

فارسی کا لفظ گزیدہ (گ پر زبر) کے معنیٰ ڈسا ہوا یا کاٹا ہوا ہے۔ دوسرا لفظ گزیدہ (گ پر پیش) بھی فارسی کا ہی لفظ ہے جس کے معنیٰ چنا ہوا یا پسند کیا ہوا ہے۔

عربی کا لفظ سَحر (س پر زبر) کے معنیٰ صبح یا فجر کا وقت ہے۔ عربی ہی کے دوسرے لفظ سِحر (س کے نیچے زیر) کے معنیٰ جادو، اَفسوں یا طلسم کے ہیں۔ ☆

Reading Section
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
RSPK.PAKSOCIETY.COM

سیانا بھلکڑ

زینب تاجور

حیدر آباد سے بیس بائیس کلومیٹر دور ایک چھوٹے سے خوب صورت گوٹھ میں ایک لڑکا منور علی سومرو رہتا تھا۔ وہ بے انتہا فرماں بردار، خوش اخلاق، پڑھاکو، لیکن اول درجے کا بھلکڑ تھا۔ مہینے بھر پہلے کی بات کا کیا ذکر، وہ تو گزشتہ کل کی بات بھی بھول جاتا تھا۔ اسے خود بھی اپنی اس کم زوری کا احساس تھا، لیکن بے چارہ کیا کرتا۔ ہزار کوشش کے باوجود منور اپنی اس کم زوری پر قابو پانے میں ناکام رہا۔ اس کے علاج معالجے میں کوئی کسر نہ چھوڑی گئی، لیکن سب بے فائدہ، بھلکڑ پن جوں کا توں برقرار رہا۔ بس ایک خوبی تھی کہ منور ہر سال امتحان میں اچھے نمبروں سے پاس ہو جاتا تھا۔ اس پر اس کے ابو بھی حیرت زدہ رہتے تھے۔

ایک اتوار کو صبح ناشتے سے فارغ ہو کر منور اپنا ہوم ورک مکمل کر رہا تھا کہ اس کے ابو کمرے میں آئے اور بولے: ''منور بیٹے! میں ایک ضروری کام سے جا رہا ہوں، شام تک آؤں گا۔ تم ایسا کرو کہ حیدر آباد چلے جاؤ اور بازار سے گھر کا سودا سلف خرید کر لے آؤ۔ فہرست اپنی امی سے بنوا لینا۔ ایک ہزار کا نوٹ میں نے تمھاری ڈکشنری کے نیچے دبا کر رکھ دیا ہے۔ بس کے کرائے کے لیے کچھ پیسے امی سے لے لینا۔ ہوشیار رہنا کہ کوئی جیب کترا تمھیں اس نوٹ سے محروم نہ کر دے۔''

''ٹھیک ہے بابا سائیں! جیسا آپ کا حکم۔ میں پوری احتیاط کروں گا۔''

''اور ہاں، ایک ضروری بات اور۔'' اس کے ابو کمرے سے باہر جاتے جاتے

Reading Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

رک کر بولے: ''اب تم خاصے بڑے ہو گئے ہو، اس لیے تمھیں میرا سہارا بننا چاہیے۔ آیندہ گھر کے چھوٹے موٹے کام تم خود ہی کر لیا کرو۔''

''جی بابا سائیں! میں پوری پوری کوشش کروں گا۔''

منور بس اڈے پر پہنچا ہی تھا کہ بس آ گئی۔ بس بھری ہوئی تھی۔ کنڈکٹر نے اسے ایک موٹی عورت کے ساتھ بٹھا دیا۔ پتا نہیں وہ سو رہی تھی یا اونگھ رہی تھی۔ منور کے ساتھ بیٹھنے پر اس نے لمحہ بھر کے لیے آنکھیں کھول کر اسے دیکھا اور پھر اونگھنے لگی۔ عورت حلیے سے غریب لگ رہی تھی۔ اس کے کپڑے معمولی اور میلے تھے۔ ہونٹوں پر پپڑیاں جمی ہوئی تھیں۔ اس کی گود میں ایک پرانا اور بدرنگ بٹوا رکھا ہوا تھا، جس کا فیتہ اس نے اپنی انگلیوں میں لپیٹ رکھا تھا۔ منور کو اس غریب عورت سے خاصی ہمدردی محسوس ہوئی، لیکن وہ کیا کر سکتا تھا۔

بس چلی تو صبح کی ٹھنڈی ٹھنڈی ہواؤں نے منور کو بھی اونگھنے پر مجبور کر دیا، لیکن پھر وہ چونک کر سیدھا ہو گیا: ''مجھے جاگتے رہنا چاہیے۔'' اس نے خود سے کہا: ''اگر میں سو گیا اور کسی نے میری جیب سے ہزار کا نوٹ نکال لیا تو قیامت ہی آ جائے گی۔''

منور نے اپنی ران میں زور سے ایک چٹکی بھری۔ نیند تھوڑی دیر کے لیے ضرور غائب ہو گئی، لیکن کب تک؟ صبح کی ٹھنڈی ٹھنڈی فرحت بخش ہواؤں نے اسے پھر تھپک کر سلا دیا۔ پتا نہیں کیا ہوا تھا، شاید نیند کا زوردار جھونکا تھا کہ منور اپنی جگہ سے گرتے گرتے بچا۔ اس نے آنکھیں پھاڑ کر بس کے اندر چاروں طرف دیکھا سب کچھ ٹھیک ٹھاک تھا۔ کچھ مسافر اونگھ رہے تھے اور کچھ باہر دیکھ رہے تھے۔ منور کو اچانک نوٹ کا خیال آیا اور

Reading Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

Downloaded From
Paksociety.com

اس نے فوراً اپنی اوپری جیب میں ہاتھ ڈال دیا۔ ہزار کا نوٹ غائب ہو چکا تھا۔ وہ بدحواس ہو گیا۔ جلدی جلدی ساری جیبیں دیکھ ڈالیں، لیکن نوٹ کا کہیں پتا نہیں تھا۔ اس نے سیٹ کے نیچے بھی جھک جھک کر کئی بار دیکھا، لیکن نوٹ کو نہ ملنا تھا نہ ملا۔ اب میں کیا کروں، اس نے خود کلامی کے انداز میں کہا۔ کیا میں اس موٹی عورت سے پوچھوں یا بس کنڈکٹر سے کہوں کہ کسی نے میری جیب سے ہزار کا نوٹ نکال لیا ہے، لیکن اس سے کیا ہوگا۔ جیب کترا تو نوٹ چُرا کر پچھلے کسی اسٹاپ پر اُتر گیا ہوگا۔ منور دل ہی دل میں خود کو کوسنے لگا کہ اگر وہ اتنی غفلت کا ثبوت نہ دیتا اور خود کو نیند سے محفوظ رکھتا تو یہ نوبت نہ آتی۔ اب میں اپنے بابا سائیں کو کیا منھ دکھاؤں گا۔

Reading Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

اچانک منور کے ذہن میں ایک کوندا سا لپکا کہ کہیں وہ نوٹ اس موٹی عورت نے تو میری جیب سے نہیں نکال لیا۔ ضرور یہی بات ہے۔ اسے کسی طرح پتا چل گیا ہوگا کہ میری اوپری جیب میں ہزار کا ایک نوٹ پڑا ہے۔ بس اس نے مجھے سوتا دیکھ کر چپکے سے نوٹ نکال لیا۔ اب میں کیا کروں۔ کیا میں کنڈکٹر سے کہوں کہ اس عورت نے میرا نوٹ چُرایا ہے، لیکن اگر تلاشی لینے پر نوٹ اس کے پاس سے نہ نکلا تو میری کتنی بکی ہوگی۔ بہتر ہے کہ چوری کا الزام لگانے سے پہلے اس کے بٹوے کی تلاشی لے لوں۔

منور نے چور نظروں سے چاروں طرف دیکھا اور عورت کی گود سے پرس اُٹھا لیا۔ اسے بالکل خبر نہ ہوئی اور وہ اسی طرح سوتی رہی۔ منور نے زپ کھول کر دیکھا تو سامنے ہی ایک سرخ رنگ کے رومال پر ہزار کا نوٹ رکھا ہوا تھا۔ اسے حیرت کا ایک شدید جھٹکا سا لگا: ''تو میرا شبہ درست نکلا۔'' اس نے خود سے کہا، یہ عورت جیب کتری ہے۔ اسی نے میری جیب سے ہزار کا نوٹ نکالا ہے۔ خیر بات بڑھانے کا کوئی فائدہ نہیں۔ مجھے میرا نوٹ واپس مل گیا، اب اور کیا چاہیے۔ اس نے پرس سے نوٹ نکال کر اپنی جیب میں رکھا اور زپ بند کر کے احتیاط سے دوبارہ عورت کی گود میں رکھ دیا۔ عورت ابھی تک سو رہی تھی۔

شام کو چار بجے منور گھر میں داخل ہوا تو اسے سامان سے لدا پھندا دیکھ کر اس کے ابو ہکا بکا رہ گئے۔

''ہائیں یہ کیا؟ منور! بغیر پیسوں کے اتنی ساری خریداری تم نے کیسے کر لی؟'' اس کے ابو نے تعجب سے پوچھا۔

''یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں بابا سائیں! کیا آپ نے مجھے ہزار رپے کا نوٹ

Reading Section
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
RSPK.PAKSOCIETY.COM

خریداری کے لیے نہیں دیا تھا؟'' منور حیرت سے بولا۔

''ضرور دیا تھا، لیکن وہ نوٹ تو تم گھر ہی پر چھوڑ کر حیدر آباد چلے گئے تھے۔ اپنے کمرے میں جا کر دیکھو۔ ہزار کا نوٹ ابھی تک ڈکشنری کے نیچے دبا ہوا رکھا ہے۔'' ☆

ای - میل کے ذریعے سے

ای - میل کے ذریعے سے خط وغیرہ بھیجنے والے اپنی تحریر اردو (ان پیج نستعلیق) میں ٹائپ کر کے بھیجا کریں اور ساتھ ہی ڈاک کا مکمل پتا اور ٹیلے فون نمبر بھی ضرور لکھیں، تا کہ جواب دینے اور رابطہ کرنے میں آسانی ہو۔ اس کے بغیر ہمارے لیے جواب ممکن نہ ہوگا۔

hfp@hamdardfoundation.org

Reading Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

بلاعنوان انعامی کہانی

غیاث الدین حامد

Downloaded From
Paksociety.com

کچھ عرصے پہلے ملازمت کے سلسلے میں مجھے ایک عرب ملک جانے کا اتفاق ہوا۔ وہاں ایک شیخ صاحب سے میری بہت اچھی دوستی ہوگئی۔ شیخ صاحب ایک مرتبہ پہلے بھی پاکستان آئے تھے۔ جب انھیں معلوم ہوا کہ میں پاکستانی ہوں تو انھوں نے پاکستان کی بُرائیاں شروع کردیں اور پاکستانیوں کی اخلاقی بُرائیاں گنوانے لگے۔ میں ان کی باتوں سے خوش نہیں ہوا، کیوں کہ ہم پاکستانیوں کو وہ تمام اخلاقی بُرائیاں، بُرائیاں نہیں لگتیں۔ اگر ہم بُرائیوں کو بُرائی سمجھنے لگیں تو پھر ان کے قریب بھی نہ جائیں۔

Reading Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

میں نے شیخ صاحب کو مطمئن کرنے کے لیے کہا کہ ''جب آپ پاکستان گئے تھے تو وہ زمانہ اور تھا اور آج کے حالات کچھ اور ہیں۔ پاکستان میں بے شمار معاشرتی، اخلاقی اور مذہبی تبدیلیاں آ چکی ہیں۔ آپ کبھی پاکستان آ کر تو دیکھیں۔''

شیخ صاحب بہت زندہ دل آدمی تھے۔ کافی جائداد تھی۔ وہ کارخانوں اور کئی کاروباری اداروں کے مالک تھے۔ ان کے نزدیک کھانا پینا اور مختلف ملکوں کی سیر کرنا ہی بہترین مشغلہ تھا۔

میرے پاکستان آنے کے بعد ایک دن اچانک ٹیلے فون آیا کہ کل شیخ صاحب صبح کی فلائٹ سے چار دن کے لیے پاکستان آ رہے ہیں اور میرے ہاں قیام فرمائیں گے، لہٰذا شیخ صاحب کو گھمانے اور سیر و تفریح کرانے کی ذمے داری مجھ ہی پر تھی۔ اب میں

Reading Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

بہت پریشان تھا کہ میں تو پاکستانیوں کے اخلاقی حالات کی بڑی تعریفیں کر آیا ہوں، اب شیخ صاحب یہاں کے حالات دیکھ کر کیا رائے لے کر اپنے ملک جائیں گے۔

آخر وہ دن بھی آ ہی گیا جب شیخ صاحب پاکستان پہنچ گئے۔ گھمانے پھرانے کے علاوہ انھیں خریداری بھی کرانی تھی۔ شیخ صاحب اردو نہیں جانتے تھے۔ عربی کے علاوہ ٹوٹی پھوٹی انگریزی بول لیتے تھے۔ میں انھیں خریداری کی غرض سے بوہری بازار لے گیا۔

شیخ صاحب کو بازار بہت پسند آیا تو اس کا نام معلوم کرنے لگے۔ میں نے بتایا کہ یہ بوہری بازار ہے۔ بوہری بازار کا نام سن کر شیخ صاحب کے چہرے کا رنگ بدل گیا۔ وہ کہنے لگے: ''کچھ عرصے پہلے آپ کے ملک میں بوریوں کی بہت دھوم تھی۔ میں اس بازار سے کچھ نہیں خریدوں گا۔ مجھے کسی اور بازار لے چلو۔''

میں نے انھیں یقین دلایا کہ وہ ''بوری'' اور ہے، یہاں ''بوہری'' اور...... یہ ایک خاص قوم سے تعلق رکھنے والوں کو کہتے ہیں۔ اس بازار میں پریشانی کی کوئی بات نہیں۔''

ایک دکان پر شیخ صاحب نے کچھ سامان خریدا، مگر دوسری دکان پر جاتے ہوئے اپنا بریف کیس پہلی دکان پر ہی بھول گئے۔ ابھی دوسری دکان پر سامان پسند کر ہی رہے تھے کہ پہلی دکان کا مالک اپنی دکان سے باہر آیا اور زور زور سے چلّانے لگا: ''میری دکان پر کوئی بریف کیس رکھ گیا ہے، بچاؤ، بچاؤ! بم، بم!''

اچانک مجھے خیال آیا کہ وہ بریف کیس تو شیخ صاحب کا ہے جسے وہ پہلی دکان پر بھول آئے ہیں۔ میرے یاد کرانے پر شیخ صاحب اپنا بریف کیس پہلی دکان سے لے آئے، شیخ صاحب کو اس شور شرابے اور ہنگامے کی وجہ سمجھ میں نہ آسکی۔ انھوں نے مجھ سے پوچھ ہی لیا: ''یہ دکان دار اتنا پریشان کیوں ہو گیا تھا؟''

Reading Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

میں نے جواب دیا: ''بریف کیس آپ کی امانت تھا اور امانت کو لوٹانے کے لیے ہم پاکستانی اتنے ہی پریشان رہتے ہیں۔''

شیخ صاحب بہت متاثر ہوئے اور بولے: ''واقعی پاکستان میں تو بڑی تبدیلیاں آ گئی ہیں۔''

خریداری کرتے ہوئے کافی وقت ہو گیا تھا۔ جب ہم گھر کی جانب لوٹے تو راستے میں چار پانچ لڑکوں نے ہماری گاڑی کو روک لیا اور کہنے لگے: ''نکالو پانچ ہزار روپے۔''

شیخ صاحب کچھ نہ سمجھے اور مجھ سے پوچھنے لگے: ''یہ لڑکے کیا کہہ رہے ہیں؟''

میں نے بتایا: ''یہ پانچ ہزار روپے مانگ رہے ہیں۔''

شیخ صاحب نے فوراً روپے نکالے اور ان لڑکوں کو دے دیے۔ گاڑی آگے چلی تو شیخ صاحب نے مجھ سے ان لڑکوں کے متعلق پوچھا تو میں نے بتایا: ''یہ لوگ فلاحی اداروں سے متعلق ہیں، غریبوں، بیواؤں اور یتیموں کے لیے چندہ جمع کرتے ہیں۔ یہ سارا پیسہ بیت المال میں جاتا ہے۔''

شیخ صاحب کہنے لگے: ''آپ نے پہلے کیوں نہیں بتایا! میں زیادہ رقم دے دیتا۔ ان لڑکوں کی عمریں دیکھیں اور فلاحی کام دیکھیں۔''

میں نے کہا: ''پانچ ہزار بھی بہت ہیں۔ ابھی تو آپ چار دن پاکستان میں ہیں، ایسے فلاحی اداروں کی خدمت کا خوب موقع ملے گا۔''

اتفاق سے دوسرے دن میرے ایک دوست کی شادی تھی۔ میں شیخ صاحب کو بھی اپنے ساتھ لے گیا۔ جب کھانے کی جگہ بوتل ملی تو شیخ صاحب حیران ہو گئے اور مجھ سے اس کی وجہ پوچھی۔ میں نے بتایا: ''ہماری پوری قوم کو اس بات کا احساس ہو گیا ہے کہ ہمارے ملک پر بہت قرضہ چڑھ چکا ہے، لہٰذا ہم نے اپنی تمام فضول خرچیاں بند کر دی ہیں اور یک جان ہو کر قرض کی ادائی میں لگے ہوئے ہیں۔''

Reading Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

شیخ صاحب ہمارا یہ ایثار اور ملک کے لیے یہ قربانی دیکھ کر بہت متاثر ہوئے۔

ایک دن شادی کی تقریب میں گئے۔ تقریب کے ختم ہونے پر مہمان روانگی کی تیاریاں کر رہے تھے۔ خواتین نے اس خیال سے کہ حالات ٹھیک نہیں ہیں، زیورات کی حفاظت کے لیے برقعے پہن لیے۔ خواتین کو برقعے پہنتے دیکھ کر شیخ صاحب کہنے لگے: ''پچھلی مرتبہ کے مقابلے میں خواتین زیادہ حجاب کرنے لگی ہیں؟''

میں نے شیخ صاحب کو بتایا: ''ہماری خواتین کو مذہبی احکام کا احساس ہو گیا ہے، اس لیے یہ تبدیلی پیدا ہوئی ہے۔''

اس پر شیخ صاحب نے برجستہ ''سبحان اللہ'' کہا۔

تیسرے دن شیخ صاحب کو ساحل سمندر کی سیر کرانے کی غرض سے لے جا رہا تھا کہ راستے میں دیکھا، سڑک پر دو منی بسوں کے ڈرائیور ریس لگا رہے ہیں اور بے تحاشا ایک دوسرے سے آگے نکل جانے کی کوشش میں ہیں۔ شیخ صاحب کچھ پریشان ہو گئے اور مجھ سے پوچھا: ''یہ اس قدر تیز ڈرائیونگ کیوں کر رہے ہیں؟''

میں نے کہا: ''ہماری پوری قوم کو اس بات کا احساس ہو گیا ہے کہ پاکستان بننے سے لے کر آج تک کے طویل عرصے میں ہم نے بہت وقت ضائع کیا ہے اور اس وجہ سے ہمارا ملک پوری دنیا کے مقابلے میں پیچھے رہ گیا ہے، لہٰذا ہماری پوری قوم نے پکا ارادہ کر لیا ہے کہ وقت کی قدر کریں گے اور ذرا سا وقت بھی ضائع نہیں کریں گے۔''

شیخ صاحب کہنے لگے: ''اگر یہی حال رہا تو آپ کا ملک بہت ترقی کرے گا۔''

کلفٹن جاتے ہوئے ہمارا گزر تین تلوار والی چورنگی کے پاس سے ہوا۔ شیخ صاحب نے تین تلواروں کو غور سے دیکھا اور ان پر لکھے الفاظ کے متعلق معلوم کرنے لگے۔

Reading Section
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
RSPK.PAKSOCIETY.COM FOR PAKISTAN

میں نے بتایا: ''یہ ہمارے پیارے رہنما قائداعظم محمد علی جناح کے اقوال ہیں۔ یہ الفاظ ترقی کرنے کے بنیادی اصول ہیں یعنی اتحاد، ایمان اور تنظیم۔''

شیخ صاحب نے کہا: ''آپ لوگ ان اصولوں پر عمل کرتے ہوں گے؟''

میں نے کہا: ''بالکل بالکل۔'' پھر اس کی وضاحت کرتے ہوئے میں نے بتایا: ''تنظیم پر عمل کرتے ہوئے ہم نے بے شمار تنظیمیں بنالی ہیں۔ کوئی مذہبی تنظیم ہے، کوئی سیاسی تنظیم، کوئی لسانی تنظیم ہے، کوئی علاقائی تنظیم۔ غرض یہ کہ اتنی تنظیمیں بن چکی ہیں کہ حکومت غور کر رہی ہے کہ کس قسم کی تنظیم پر پابندی لگائی جائے۔ قائداعظم کا دوسرا اصول ہے اتحاد۔ اس پر ہماری ساری تنظیمیں عمل کرتی ہیں، حکومت بنانے کے لیے کسی کے ساتھ بھی اتحاد کر لیتی ہیں، چاہے آپس میں کتنے ہی اختلافات ہوں۔ رہ گیا یقین تو یہ ہماری پوری قوم کا یقین ہے کہ پاکستان کو چلانے والا صرف اور صرف اللہ ہے۔''

شیخ صاحب نے میری طرف تعریفی نظروں سے دیکھ کر خوشی کا اظہار کیا۔

شیخ صاحب کو سیر و تفریح کے علاوہ خبریں سننے اور اخبارات پڑھنے کا بہت شوق تھا۔ چوں کہ ہمارے زیادہ اخبار اردو میں ہوتے ہیں اس لیے شیخ صاحب اخبار لے کر میرے پاس آجاتے اور کہتے کہ اگر آپ فارغ ہوں تو کچھ خبریں سنا دیجیے۔ شیخ صاحب جس خبر پر اُنگلی رکھ دیتے، میں انھیں پڑھ کر سنا دیتا۔ آج شیخ صاحب نے جس خبر پر اُنگلی رکھی وہ خبر حکومت کی جانب سے تھی، جس میں کہا گیا تھا کہ دہشت گردوں کو امن و امان خراب کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ شیخ صاحب اس خبر سے بہت متاثر ہوئے اور حکومت کی تعریفیں کرنے لگے: ''یہاں حکومت کا اتنا ڈر اور خوف ہے کہ مجرم جرم کرنے سے پہلے حکومت سے اجازت لیتے ہیں۔''

Reading Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

چوتھے روز شیخ صاحب کو واپس جانے کے لیے ائیر پورٹ لے جارہا تھا کہ راستے میں شیخ صاحب نے ایک سڑک کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا: ''ابھی چار روز پہلے جب میں پاکستان آیا تھا اور یہاں سے گزرا تھا تو یہ سڑک بن رہی تھی اور آج ٹھیک چار دن کے بعد اس کی کھدائی ہو رہی ہے، یعنی نئی کی نئی سڑک کھود ڈالی، اگر کھدائی کرنی تھی تو سڑک بننے سے چار دن پہلے ہی کر لیتے۔'' شیخ صاحب اس کی وجہ دریافت کرنے لگے۔

پہلے تو مجھے جواب نہ سجھائی دیا: ''لیکن پھر فوراً ہی میں نے جواب دیا: ''شیخ صاحب! بات دراصل یہ ہے کہ ہمارے ملک کی حکومت زیادہ سے زیادہ لوگوں کو روزگار فراہم کرنا چاہتی ہے، لہٰذا روزگار کے نئے نئے طریقوں پر عمل کرتی ہے۔ ان میں سے یہ بھی ایک طریقہ ہے۔ اس طرح بے روزگاری میں کمی آ جاتی ہے اور لوگ محنت کے عادی بن جاتے ہیں۔''

شیخ صاحب حکومت کے اقدامات کے متعلق سن کر کافی متاثر ہوئے۔ ائیر پورٹ پہنچ کر الوداعی کلمات کے ساتھ کہنے لگے: ''میں نے پاکستان کو پہلے کے مقابلے میں بہت بہتر پایا۔ مجھے ہی نہیں پوری دنیا کے مسلمانوں کو پاکستان اور پاکستانی عوام سے بہت اُمیدیں ہیں۔'' ☆

اس بلاعنوان انعامی کہانی کا اچھا سا عنوان سوچیے اور صفحہ ۱۰۵ پر دیے ہوئے کوپن پر کہانی کا عنوان، اپنا نام اور پتا صاف صاف لکھ کر ہمیں ۱۸-فروری ۲۰۱۶ء تک بھیج دیجیے۔ کوپن کو ایک کاپی سائز کاغذ پر چپکا دیں۔ اس کاغذ پر کچھ اور نہ لکھیں۔ اچھے عنوانات لکھنے والے تین نونہالوں کو انعام کے طور پر کتابیں دی جائیں گی۔ نونہال اپنا نام پتا کوپن کے علاوہ بھی علاحدہ کاغذ پر صاف صاف لکھ کر بھیجیں تا کہ ان کو انعامی کتابیں جلد روانہ کی جا سکیں۔

نوٹ: ادارۂ ہمدرد کے ملازمین اور کارکنان انعام کے حق دار نہیں ہوں گے۔

Reading Section
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY
RSPK.PAKSOCIETY.COM FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

علم دریچے

زیادہ سے زیادہ مطالعہ کرنے کی عادت ڈالیے اور اچھی اچھی مختصر تحریریں جو آپ پڑھیں، وہ صاف نقل کر کے یا اس تحریر کی فوٹو کاپی ہمیں بھیج دیں، مگر اپنے نام کے علاوہ اصل تحریر لکھنے والے کا نام بھی ضرور لکھیں۔

علم دریچے

مرسلہ : مریم نایاب، نوشہرہ

☆ کوئی کام شروع کرو تو کہو...... بسم اللہ

☆ جب چھینک آئے تو کہو...... الحمد اللہ

☆ کسی کام کا ارادہ کرو تو کہو...... اِن شاء اللہ

☆ اچھی خبر سنو تو کہو...... سبحان اللہ

☆ کسی کی تعریف کرنا ہو تو کہو...... ماشاء اللہ

☆ شکریہ ادا کرنا ہو تو کہو...... جزاک اللہ

☆ کسی کو رخصت کرنا ہو تو کہو...... فی امان اللہ

☆ موت یا حادثہ کی خبر سنو تو کہو......

اِنا للہ وانا الیہ راجعون

☆ جب ناگواری ہو تو کہو...... نعوذ باللہ

علم اور دولت

مرسلہ : بشریٰ خیر محمد مُغل، نوشہرو فیروز

مصر میں کسی جگہ دو بھائی رہتے تھے۔ ایک نے علم حاصل کیا اور دوسرا مال جمع کرتا رہا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ پڑھنے والا تو عالم بن گیا اور دولت جمع کرنے والا شاہی خزانچی بن گیا۔

ایک بار دولت مند بھائی نے عالم بھائی کی طرف حقارت سے دیکھ کر کہا: "ہم تو خزانے کے مالک ہو گئے، مگر تم مفلس ہی رہے۔"

عالم بھائی نے کہا: "بھائی جان! میں تو اس حال پر خدا کا شکر گزار ہوں کہ اس نے مجھے پیغمبروں کی میراث علم عطا فرمایا ہے، مگر آپ ہیں کہ فرعون کی وراثت (مال و دولت) پر اِترا رہے ہیں۔"

درگزر

مرسلہ : تحریم خان، نارتھ کراچی

علی گڑھ یونی ورسٹی کے ایک پرانے طالب علم جمیل خاں (جو بعد میں بریلی میں تحصیل دار ہو گئے تھے) نے بتایا کہ ایک شام ہم سب مسجد کے پیچھے واقع کرکٹ گراؤنڈ میں حسبِ معمول کرکٹ کھیل رہے تھے۔ کھیلنے میں

Reading Section
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY RSPK.PAKSOCIETY.COM FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

ایسے مصروف تھے کہ مغرب کی نماز کا وقت ہو گیا۔ اذان ہوئی، لیکن ہاسٹل کا رُخ کرنے کی بجائے ہم کھیل میں مدہوش رہے۔ اتنے میں نظر پڑی تو دیکھا، حضرت سر سید احمد خاں مغرب کی نماز کے لیے مسجد کی طرف آ رہے ہیں۔ یہ دیکھ کر گھبراہٹ میں اور کچھ نہ سوجھا تو کپتان صاحب نے کہا: ''بھائیو! صفیں باندھ لو اور نماز کے لیے کھڑے ہو جاؤ، تا کہ یہ خطرہ ٹل جائے۔''

فوراً ہی کپتان صاحب کی امامت میں سب کھلاڑی مقتدی بن کر نماز با جماعت میں مصروف ہو گئے۔ رکوع ہوا، سجدہ کیا، جو کچھ زیادہ ہی طویل ہو گیا، آخر امام صاحب نے بہ آواز بلند دریافت کیا: ''بھائیو! کیا بڑے میاں چلے گئے۔''

مقتدیوں کی طرف سے جواب نہ آنے پر امام صاحب نے سجدے سے سر اُٹھایا تو دیکھتے ہیں کہ سجدہ ریز مقتدیوں میں سر سید بھی شامل ہیں۔ بابائے ملت حضرت سر سید احمد خاں نے کچھ کہے بغیر سر جھکائے مسجد کی راہ لی۔

اس کے بعد دورانِ قیام علی گڑھ یونی ورسٹی میں کبھی ایسا موقع نہیں آیا کہ اذان سنتے ہی سب مسجد میں نہ جمع ہو گئے ہوں۔

فاتحِ عالم

مرسلہ : عمارہ خرم، کراچی

مشہور یونانی فلسفی ارسطو کے ہاں مختلف ملکوں کے شہزادے تعلیم حاصل کرتے تھے۔ ایک شہزادے سے ارسطو نے سوال کیا: ''اے شہزادے! اگر تمھیں بادشاہت ملے تو میری خدمات کا صلہ کس صورت میں دو گے؟''

شہزادے نے جواب دیا: ''اپنی سلطنت کے تمام کام آپ کے مشورے سے کروں گا۔''

یہی سوال ارسطو نے دوسرے شہزادے سے کیا تو اس نے جواب دیا: ''میں آپ کو برابر شریک رکھوں گا۔''

جب شہزادہ سکندر کی باری آئی اور اس سے یہی سوال کیا گیا تو سکندر نے جواب دیا: ''مجھ سے اس سلسلے میں ابھی کچھ نہ پوچھا جائے، کیوں کہ یہ سب قدرت کے اختیار میں ہے۔ میں حالات کے مطابق فیصلہ کروں گا۔''

ارسطو اس جواب سے بہت خوش ہوا اور

Reading Section
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
RSPK.PAKSOCIETY.COM

کہنے لگا: ''تیری اس دانائی کا جواب سب پر بازی لے گیا۔ مجھے تیرے اس جواب سے تیرے فاتحِ عالم ہونے کی خوشبو آتی ہے۔''

خوش نصیب ہیں آپ اگر

مرسلہ : بی بی سمیرا بتول اللہ بخش، حیدرآباد

☆ آج صبح اگر آپ صحت و عافیت کے ساتھ بیدار ہوئے ہیں تو آپ یقیناً ان لاکھوں انسانوں سے بہتر ہیں جو آج کے دن یہ دنیا چھوڑ چکے ہیں۔

☆ اگر آپ نے اپنی زندگی میں کبھی قید کی تنہائی نہیں بھگتی تو آپ جیل میں بند عذاب بھگتنے والے لاکھوں قیدیوں سے بہت زیادہ خوش نصیب ہیں۔

☆ اگر آپ پڑھنے کے قابل ہیں تو اپنے رب کا لاکھ لاکھ شکر ادا کیجیے کہ آپ کو اس نے ان کروڑوں افراد سے بہتر بنایا جو لکھ پڑھ نہیں سکتے۔

☆ اگر آپ یہ پیغام پڑھ لیتے ہیں اور اپنی قسمت پر ناز کرنے کے بجائے اللہ میاں کا شکر ادا کرتے ہیں تو پھر آپ ان سب سے زیادہ خوش نصیب ہیں جو اللہ کی نعمتوں پر شکر ادا کرنے کے بجائے فخر و غرور میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور آخر منہ کے بَل گرتے ہیں۔

لطیفہ

مرسلہ : تنویل اعجاز، کراچی

ایک صاحب نے اپنے نوکر سے کہا: ''میں کچھ دیر کے لیے ایک کام سے باہر جا رہا ہوں۔ میرے جانے کے بعد اگر میرا کوئی دوست آئے اور میرا پوچھے تو کہنا کہ صاحب آفس گئے ہیں اور اگر ضرورت کے لیے میرا گھوڑا مانگے تو کہنا کہ گھوڑا گھاس کھا رہا ہے۔ سائیکل مانگے تو کہنا کہ اس کی ہوا نکلی ہوئی ہے اور وہ چھت پر پڑی ہوئی ہے۔

مالک کے جانے کے کچھ دیر بعد ہی ان کا دوست گھر آیا اور نوکر سے مالک کا گھوڑا مانگا تو نوکر نے گڑبڑا کر کہا: ''گھوڑا آفس گیا ہے۔''

دوست نے حیران ہو کر کہا: ''اچھا سائیکل دے دو۔''

نوکر بولا: ''سائیکل گھاس کھا رہی ہے۔''

تنگ آ کر دوست نے کہا: ''اچھا اپنے صاحب کو ہی بلا دو۔''

نوکر نے جواب دیا: ''صاحب کی ہوا نکل گئی ہے اور وہ چھت پر پڑے ہوئے ہیں۔''

Reading Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

کرنے نے کہا: لعنت ہے مجھ پر، دعوا خدائی کا کرتا ہے اور یہ معلوم نہیں کہ دروازے پر کون ہے۔"

سنہرے موتی

مرسلہ : سیدہ مبین فاطمہ عابدی، جہلم

☆ سب سے بہترین خوشبو انسان کی نیک سیرت ہے۔

☆ اگر انسان خود اچھا ہو تو اسے دوست بھی اچھے ملتے ہیں۔

☆ بادل کی طرح بنو جو پھول اور کانٹوں پر یکساں برستا ہے۔

☆ وقت گزرنے کے بعد افسوس کرنے سے بہتر ہے کہ موجودہ وقت پر قابو پا کر اس سے فائدہ اُٹھانے کی کوشش کرو۔

☆ چہرے کی خوب صورتی ایک دن ختم ہو جاتی ہے، مگر ذہن کی خوب صورتی ہمیشہ کے لیے ہے۔

سے محبت کرو۔

ریز گاری

مرسلہ : کومل فاطمہ اللہ بخش، کراچی

معروف مصنف ڈاکٹر نیل بوٹم اپنا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں کاروباری دورے پر کسی دوسرے شہر کے ایک ہوٹل میں ٹھیرا۔ ہوٹل کے ویٹر نے میرا سامان میرے کمرے میں پہنچایا۔ اسے انعام دینے کے لیے میں نے جیب میں ہاتھ ڈال کر ریز گاری نکالی تو وہ صرف بیس سینٹ تھی، جنھیں انعام میں دینا میں نے مناسب نہ سمجھا اور میرے پاس بیس ڈالر سے چھوٹا نوٹ نہیں تھا۔ میں نے ہوٹل کے ویٹر کو انعام کے طور پر اپنی نئی کتاب کی ایک کاپی پیش کی۔ اس نے کتاب پر ایک نظر ڈالی اور کہا: "سر! آپ مجھے ریز گاری ہی دے دیں۔" ☆

Reading Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

دادا اور سلام

صدف عنبرین

ہمارے دادا جان کی عادت تھی کہ وہ ملنے والے ہر آدمی کو سلام کیا کرتے تھے، چاہے جان پہچان ہو یا نہ ہو۔ ہمیں بعض اوقات ان کی اس عادت کی وجہ سے شرمندگی کا احساس ہوتا تھا، مگر بعد میں پتا چلا کہ مذہبی تعلیمات سے دوری کی وجہ سے ہم ایسا محسوس کرتے تھے۔ دادا جان تو چلتے پھرتے نیکیاں کما رہے تھے، وہ لوگوں کو سلام کی صورت میں دعا دیتے اور لوگ بھی جواب میں ان کو دعا دیتے تھے۔

یہ دسمبر کا واقعہ ہے۔ کالے کوٹ اور ہیٹ میں ایک آدمی اپنی لمبی کار سے اُتر کر سامنے اسٹور میں جا رہا تھا، جس کے لیے اُسے ہمارے پاس سے گزرنا تھا۔ جب وہ قریب آیا تو دادا ابا نے بلند آواز سے ''السلام وعلیکم'' کہا۔ دادا ابا سلام کر کے آگے بڑھ چکے تھے اور میں کن انکھیوں سے اُس آدمی کو دیکھ رہا تھا، جو حیران پریشان پیچھے مڑ کر دیکھ رہا تھا، پھر اُس کے لب معمولی سے ہلے، شاید اُس نے ''وعلیکم السلام'' کہا تھا۔

میری ہنسی اور شرمندگی دونوں ہی دادا ابا کی تیز نگاہوں سے چھپی نہ رہ سکیں۔ انھوں نے پوچھ ہی لیا: '' کیوں برخوردار! مسلمان گھر کے بچے ہو، پھر یوں سلام پر ہونقوں کی طرح سر کیوں گھماتے چلے آ رہے ہو؟ تم بھی کچھ زبان کو تکلیف دے لو۔'' دادا ابا نے نصیحت کرتے ہوئے کہا۔

میں نے اپنی اُلجھن دور کرنے کے لیے کہا: ''دادا ابا! لوگ ہنستے ہوں گے، جان نہ پہچان، سلام بھائی جان!''

''ہنستے ہوں گے؟ کیا یہ لوگ تمھیں غیر مسلم دکھائی دے رہے ہیں؟ ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم بھی ہے اور سنت بھی کہ سلام کو عام کرو۔ خدا اور رسول ؐ کا کوئی

Reading Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

حکم بھی حکمت سے خالی نہیں ہوتا، بچے!'' یہ سن کر میں نے سر جھکا دیا۔

ہمیں نئی نویلی سائیکل خرید کر دی گئی تھی اور پھر اسکول کی چھٹیاں بھی تھیں۔ ہماری تو عید ہی عید تھی۔ نئی سائیکل کا جوش ہمیں اپنے محلے سے کچھ آگے لے آیا تھا، مگر کوئی بات نہیں۔ کتنی دور چلے جائیں، چند منٹ میں واپس آسکتے ہیں۔ ہم نے پیار سے اپنی سائیکل تھپ تھپائی۔ سامنے ہی خوب صورت باغ تھا، جس میں طرح طرح کے پھول لگے ہوئے تھے اور خوب صورت جاگنگ ٹریک (دوڑ لگانے والا راستہ) گویا ہمیں سائیکل چلانے کی دعوت دے رہا تھا۔ ابھی ہم اندر داخل ہوئے ہی تھے کہ کسی نے ہماری گردن دبوچ لی، اب جو مڑ کر دیکھا تو وہاں کا چوکیدار خونخوار نظروں سے گھور رہا تھا اور قریب ہی رہنے والے کچھ لوگ بھی کھڑے تھے۔

''کیا ہوا بھئی! ہم سائیکل چلانے آئے ہیں۔'' ہم نے بھی زبردستی کی مسکراہٹ چہرے پر سجا کر گردن چھڑاتے ہوئے کہا۔

''مجھے لگتا ہے، یہی لڑکا ہے جو روز باغ سے پھول توڑ کر لے جاتا ہے!'' چوکیدار نے کسی سے کہا۔ اس کے الفاظ نے گویا ہماری روح ہی فنا کر دی۔

''کہاں رہتے ہو تم؟ اس محلے میں؟'' ایک قدرے معقول آدمی نے آگے بڑھ کر ہم سے سوال کیا۔

''نہیں نہیں، ہم تو وہاں سے، اُدھر سے، گھر قریب ہے ہمارا۔'' اب مکمل طور سے گڑ بڑا کر اُلٹا سیدھا بول رہے تھے۔ وین سے اسکول اور اسکول سے گھر آتے جاتے راستوں سے زیادہ مانوس نہیں تھے۔

''کیا ہوا بھئی؟'' ایک اور شخص کا بھیڑ میں اضافہ ہوا: ''کون ہے یہ؟'' آنے والے نے بغور ہمارا جائزہ لیتے ہوئے سوال کیا۔

Reading Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

''فراست صاحب! یہ چور ہے، پھول چُراتا ہے۔'' چوکیدار کے ان الفاظ پر ہمارا دل تڑپ اُٹھا۔

''ذرا آرام سے خاں صاحب! یہ بچہ تو کل عشا کی نماز پڑھ کر کسی بزرگ کے ساتھ برابر والی کالونی کی مسجد سے نکل رہا تھا۔ کسی معزز گھرانے کا بچہ لگتا ہے۔'' اجنبی نے چوکیدار کو ٹوکا تو ہم نے بھی نظر اُٹھائی۔ یہ تو کالے کوٹ اور ہیٹ والا وہی اجنبی تھا، جسے کل دادا ابا نے سلام کیا تھا۔

''آپ جانتے ہیں اس کے گھر والوں کو؟'' لوگوں نے مطمئن انداز میں سر ہلاتے ہوئے وہاں سے قدم بڑھائے۔

''جانتا ہوں، سلام کلام ہو جاتا ہے......'' کوٹ والا اجنبی مجھے لے کر میرے محلے کی جانب بڑھا۔

''بیٹا! گھر تو پہچان جاؤ گے نا اپنا؟'' اجنبی نے پیار سے پوچھا۔

''جی ...... وہ......''

''ارے، تم کہاں سے چلے آ رہے ہو، تمھارے دادا مسجد میں کھڑے تمھیں ڈھونڈ رہے ہیں؟'' سامنے ہی پھل والا ریڑھی گھسیٹتا ہمارے قریب آیا اور انکل کو مشکوک نگاہوں سے دیکھنے لگا۔

''میں راستہ بھول گیا تھا۔ انھوں نے مجھے یہاں تک پہنچایا ہے۔'' سامنے مسجد سے حی الفلاح کی صدائیں آ رہی تھیں اور گیٹ پر ہی مجھے دادا ابا نظر آ رہے تھے۔ میں انکل کا شکریہ ادا کر کے تیزی سے مسجد کی طرف دوڑا۔ سائیکل باہر کھڑی کر کے میں اندر داخل ہوا۔

''السلام وعلیکم بابا!'' میں نے جیب سے ایک رپے کا سکہ نکال کر سیڑھی پہ بیٹھے فقیر کے ہاتھ میں تھمایا۔

Reading Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

''السلام وعلیکم انکل! السلام وعلیکم انکل!'' میں نے وضو کے لیے بیٹھے ہوئے دائیں بائیں دونوں طرف سلام کیا اور وضو کے لیے آستین کے بٹن کھولنے لگا۔ دادا ابا مجھے دیکھ کر مطمئن انداز میں اگلی صفوں کی جانب بڑھ گئے۔

اور میری سمجھ میں بھی اچھی طرح آ گیا کہ اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی حکم بھی حکمت سے خالی نہیں ہوتا، مگر ہم نادان تجربہ کیے بغیر سمجھ نہیں پاتے۔

☆☆☆

آپ کی تحریر کیوں نہیں چھپتی؟

اس لیے کہ تحریر: ◆ دل چسپ نہیں تھی۔ ◆ بامقصد نہیں تھی۔ ◆ طویل تھی۔ ◆ صحیح الفاظ میں نہیں تھی۔ ◆ صاف صاف نہیں لکھی تھی۔ ◆ پنسل سے لکھی تھی۔ ◆ ایک سطر چھوڑ کر نہیں لکھی تھی۔ ◆ صفحے کے دونوں طرف لکھی تھی۔ ◆ نام اور پتا صاف نہیں لکھا تھا۔ ◆ اصل کے بجائے فوٹو کاپی بھیجی تھی۔ ◆ نونہالوں کے لیے مناسب نہیں تھی۔ ◆ پہلے کہیں چھپ چکی تھی۔ ◆ معلوماتی تحریروں کے بارے میں یہ نہیں لکھا تھا کہ معلومات کہاں سے لی ہیں۔ ◆ نصابی کتاب سے بھیجی تھی۔ ◆ چھوٹی چھوٹی کئی چیزیں مثلاً شعر، لطیفہ، اقوال وغیرہ ایک ہی صفحہ پر لکھے تھے۔

تحریر چھپوانے والے نونہال یاد رکھیں کہ

◆ ہر تحریر کے نیچے نام پتا صاف صاف لکھا ہو۔ ◆ کاغذ کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں پر ہرگز نہ لکھیے۔ ◆ تحریر بھیجنے سے پہلے یہ نہ پوچھیں کہ ''کیا یہ چھپ جائے گی؟'' ◆ مختصر صاف لکھی ہوئی تحریر کی باری جلد آتی ہے۔ ◆ نظم کسی بڑے سے اصلاح کر کے بھیجیے۔ ◆ نونہال مصور کے لیے تصویر کم از کم کاپی سائز کے سفید موٹے کاغذ پر گہرے رنگوں میں بنی ہو۔ ◆ تصویر کے اوپر نام نہ لکھیے بلکہ تصویر کے پیچھے لکھیے۔ ◆ تصویر خانہ کے لیے بھیجی گئی تصویریں جب ماہرین مسترد کر دیتے ہیں تو وہ ضائع ہو جاتی ہیں۔ واپس منگوانا چاہتے ہوں تو پتے کے ساتھ جوابی لفافہ ساتھ بھیجیے۔ ◆ تصویر کے پیچھے بچے کا نام اور جگہ کا نام ضرور لکھیے۔ ◆ بیت بازی کا ہر شعر الگ کاغذ پر ٹھیک ٹھیک لکھ کر شاعر کا صحیح نام ضرور لکھیے۔ ◆ ہنسی گھر کے لیے ہر لطیفہ الگ کاغذ پر لکھیے۔ ◆ لطیفے گھسے پٹے نہ ہوں۔ ◆ روشن خیالات کے لیے ہر قول الگ کاغذ پر لکھیے۔ ◆ قول بہت مشکل نہ ہو۔ ◆ علم دریچے کے لیے جہاں سے بھی کوئی ٹکڑا لیا ہو، اس کا حوالہ اور مصنف کا نام ضرور لکھیے۔ ◆ تحریر کسی مخصوص فرقے، طبقے یا ملکی قانون کے خلاف نہ ہو۔ ◆ طنزیہ اور مزاحیہ مضمون شائستہ ہو، کسی کا مذاق اڑانے یا دل دکھانے والا نہ ہو۔ ◆ نونہال بلاعنوان یا قسط وار کہانی نہ بھیجیں۔ ◆ تحریر کی نقل اپنے پاس رکھیے تاکہ چھپنے کے بعد ملا کر دیکھ سکیں کہ تحریر میں کیا کیا تبدیلی کی گئی ہے۔ ◆ کتاب وغیرہ منگوانے کے لیے شعبہ مطبوعات ہمدرد کو علاحدہ خط لکھیں ◆ باقی چھوٹی چھوٹی تحریریں ناقابل اشاعت ہونے پر ضائع کر دی جاتی ہیں۔ ◆ تحریر، تصویر وغیرہ ارسال کرنے کا طریقے وہی ہے جو خط بھیجنے کا ہے۔ ◆ کوپن اور کسی بھی تحریر پر صرف ایک نام لکھیے اور ہر کوپن الگ کاغذ پر چپکائیں۔ ◆ اچھی تحریر لکھنے کے لیے زیادہ مطالعہ اور مسلسل محنت بہت ضروری ہے۔ (ادارہ)

Reading Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

پہاڑوں میں رہنے والی ایک باہمت لڑکی کی دلچسپ زندگی کی سچی کہانی

پیاری سی پہاڑی لڑکی

مسعود احمد برکاتی کے قلم سے

ہیدی ایک یتیم، بھولی بھالی اور معصوم چھوٹی سی لڑکی، پہاڑوں میں رہنے والی، باہمت، نرم مزاج اور ارادے کی پکی۔ اس کے دادا بدمزاج، تنہائی پسند، اپنے بنائے ہوئے اصولوں میں پکے۔
دونوں کا ساتھ کیسے ہوا؟ ایک ساتھ زندگی کیسے گزری؟ کس نے کس کی زندگی کو بدل کر رکھ دیا؟
ان سوالوں کے جواب اس کہانی کے واقعات سے مل جاتے ہیں۔ ممتاز اور مقبول ادیب مسعود احمد برکاتی نے اس انگریزی کہانی کو اردو زبان میں ڈھالا، آسان محاوروں سے سجایا اور دل کش، رواں زبان میں لکھا ہے۔

نونہالوں کے بے حد اصرار پر شائع کی گئی ہے۔

رنگین خوب صورت ٹائٹل   قیمت : پینسٹھ (۶۵) رپے

ایک طوفانی رات

میرزا ادیب کی دل چسپ کہانیوں کا انتخاب

میرزا ادیب کے نام سے بچے اور بڑے خوب واقف ہیں، خاص طور پر ہمدرد نونہال پڑھنے والے نونہالوں نے تو ان کی کہانیاں بڑے شوق سے پڑھی ہیں، نونہالوں کے شوق اور تقاضوں کے پیشِ نظر میرزا ادیب کی کہانیوں میں سے ۱۴ بہت دل چسپ کہانیاں **ایک طوفانی رات** میں جمع کر دی گئی ہیں۔

☆ لومڑی نے گھڑی سے کیا فائدہ اُٹھایا ☆ وہ کون سا پھول ہے جو کبھی نہیں کُملاتا۔

☆ طوفانی رات میں کیا ہوا ☆ ہم سفر کون تھا ☆ داداجان کے ہیرے اور جواہر کہاں تھے

یہ اور اس طرح کی دل چسپ ۱۴ باتصویر کہانیاں

خوب صورت رنگین ٹائٹل   صفحات : ۱۱۶   قیمت : ۱۲۰ رپے

ہمدرد فاؤنڈیشن پاکستان، ہمدرد سینٹر، ناظم آباد نمبر ۳، کراچی۔ ۷۴۶۰۰

Reading Section

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

دوست

سید سخاوت علی جوہرؔ

اہلِ وطن کو دوست بناتے چلے چلو
پیغام عافیت کا سناتے چلے چلو

دیوار و در کو اس کے سجاتے چلے چلو
شمعیں محبتوں کی جلاتے چلے چلو

تنظیم ، اتحاد ، یقیں ہے تمھارے ساتھ
پھر پرچمِ وطن کو اُڑاتے چلے چلو

یہ ہو اگر بُلند تو ہم سربُلند ہیں
پرچم تلے سروں کو جھکاتے چلے چلو

میدانِ کارزار ہے اس کا رہے خیال
چاروں طرف نگاہیں اُٹھاتے چلے چلو

اس مادرِ وطن کی حفاظت کے واسطے
جوہرؔ بہادری کے دکھاتے چلے چلو

Reading Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

آزادی اور قائداعظم - ہمارے فرائض اور ذمے داریاں

ہمدرد نونہال اسمبلی راولپنڈی .... رپورٹ : حیات محمد بھٹی

ہمدرد نونہال اسمبلی راولپنڈی کے اجلاس میں مہمانِ خصوصی تحریکِ جوانانِ پاکستان کے چیئر مین محترم عبداللہ گل تھے۔ یومِ قائد کے سلسلے میں اس بار موضوع تھا:

''آزادی اور قائداعظم - ہمارے فرائض اور ذمے داریاں''

اسپیکر اسمبلی نونہال عائشہ اسلم تھیں۔ نونہال عبداللہ رشید اور ساتھی نونہالوں نے تلاوتِ قرآن مجید اور ترجمہ پیش کیا۔ حمدِ باری تعالیٰ نونہال مومنہ اقبال اور ساتھی طالبات نے اور نعتِ رسولِ مقبولؐ نونہال محمد عمر نے پیش کی۔ نونہال مقررین میں حجاب زہرہ، علینا عامر، سیماب صغیر اور طیب اسلام شامل تھے۔

قومی صدر ہمدرد نونہال اسمبلی محترمہ سعدیہ راشد نے کہا کہ برصغیر کے مسلمانوں کو غلامی سے نجات دلانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے قائداعظم محمد علی جناح کی صورت میں انھیں ایک عظیم قائد عطا فرمایا۔ آزاد وطن ''پاکستان'' کے حصول کے لیے اپنے رب کی شکر گزاری کے ساتھ ہم اور ہماری آیندہ نسلیں قائداعظم کی احسان مند رہیں گی۔ پاکستان کا وقار اور اس کی سربلندی ہمیشہ ہمارے پیشِ نظر رہے تو یقین ہے کہ اقوامِ عالم میں ہمارا شمار ایک زندہ قوم کا ہی ہوگا۔

محترم عبداللہ گل نے کہا کہ ہمارے وطن کو اچھے لوگوں اور ایسے جوانوں کی ضرورت ہے، جو اس ملک اور اس کے وسائل سے محبت رکھتے اور یہاں بسنے والوں کے لیے دل میں ہمدردی رکھتے ہوں۔ یہ وطن قائداعظم کی بے پناہ قربانیوں سے بنا تھا۔ پاکستان ایک نور ہے اور نور کو زوال نہیں آتا، اس ملک کے لیے اللہ تعالیٰ نے خیر رکھی اور لکھی ہے۔ یہ ملک رکاوٹوں اور مشکلات کے باوجود ان شاءاللہ ضرور ترقی کرے گا۔

Reading Section
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
RSPK.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From
Paksociety.com

ہمدرد نونہال اسمبلی راولپنڈی میں محترمہ سعدیہ راشد، محترم عبداللہ گل اور انعام یافتہ نونہال

اس موقع پر طالبات نے ایک خوب صورت نظم میں بابائے قوم قائداعظم محمد علی جناح کو نذرانۂ عقیدت پیش کیا۔ اس کے بعد ایک رنگا رنگ ٹیبلو پیش کیا۔ اجلاس کے اختتام پر نونہالوں میں انعامات تقسیم کیے گئے اور دعائے سعید پیش کی گئی۔

ہمدرد نونہال اسمبلی لاہور .... **رپورٹ : سید علی بخاری**

شہید حکیم محمد سعید کا قول ہے: ''آزادی نہ ہو تو سارے فضائل بے معنی ہیں۔'' یعنی اللہ تعالیٰ کی بے شمار نعمتوں اور برکتوں سے اسی وقت فائدہ اُٹھایا جا سکتا ہے جب ہمیں آزادی میسر ہو۔ زمین کے اس خطے نے، جس میں آج ہمارا پاکستان ہے، ایک طویل مدت تک غلامی کی تکلیفیں جھیلیں ہیں۔ غلامی سے آزادی تک کے لمبے سفر میں عظیم جانی و مالی قربانیاں دینی پڑیں، گھر بار چھوڑنا اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ آزادی کی نعمت بڑی قربانیوں کے بعد حاصل ہوتی ہے۔ برصغیر کے سیاسی اور قومی رہبروں میں قائداعظم محمد علی جناح اپنے دور میں عالمِ اسلام کے سب سے موثر اور معروف رہنما اور قائد بن کر اُبھرے۔ انھوں نے اپنی بے مثل رہنمائی سے ایک آزاد ملک قائم کیا۔ ان خیالات کا اظہار

Reading Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

ہمدرد نونہال اسمبلی لاہور میں نونہال طالبات دعاے سعید پیش کر رہی ہیں۔

قومی صدر ہمدرد نونہال اسمبلی محترمہ سعدیہ راشد نے اپنے خصوصی پیغام میں کیا۔ قائداعظم کے ۱۳۹ ویں یومِ ولادت کی مناسبت سے اپنے عظیم رہنما کو خراجِ عقیدت پیش کرنے کے لیے ہمدرد نونہال اسمبلی کا اجلاس منعقد کیا گیا، جس کا موضوع ''آزادی اور قائداعظم - ہمارے فرائض اور ذمے داریاں'' تھا۔ اجلاس کے مہمانِ خصوصی گورنر پنجاب محترم محمد رفیق رجوانہ تھے۔ صدارت محترم ڈاکٹر رفیق احمد (وائس چیئر مین نظریہ پاکستان ٹرسٹ، سابق وائس چانسلر جامعہ پنجاب و کنوینر سبجیکٹ کمیٹی شوریٰ پاکستان) تھے۔ محترم البصار عبدالعلی (ڈائریکٹر حمید نظامی پریس انسٹی ٹیوٹ) نے خصوصی طور پر شرکت کی۔ نونہال مقررین میں سمعہ نور، عمر احمد، ملائیکہ صابر، اُورۃ الاوثقی اور عریشہ احسان شامل تھے۔

گورنر پنجاب محترم رفیق رجوانہ نے کہا کہ ہمدرد نونہال اسمبلی کا اجلاس بچوں کی تربیت کے سلسلے میں بہت بڑی خدمت ہے۔ یہ بچے پاکستان کا مستقبل ہیں۔ حکیم صاحب کا پاکستان میں اپنا بہت بڑا مقام ہے۔ وہ آج بھی پاکستانیوں کے دل و دماغ میں بستے ہیں۔ ☆

Reading Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

Downloaded From paksociety.com

خرم : ''گائے کی کتنی ٹانگیں ہوتی ہیں؟''

محسن : ''یہ تو کوئی احمق بھی بتا سکتا ہے۔''

خرم : ''جبھی تو تم سے پوچھ رہا ہوں۔''

Reading Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

سیدھا راستہ

شیریں حیدر

Downloaded From
Paksociety.com

''آپ بہزاد صاحب بول رہے ہیں؟''

ایک انجان نمبر سے آنے والی فون کال کرنے والے نے مجھ سے پوچھا تو میں نے ہاں میں جواب دیا اور پوچھا کہ آپ کون بول رہے ہیں؟

''میں اسلم صاحب کا بیٹا بول رہا ہوں۔''

''اچھا، اچھا وہ اسلم صاحب!'' میں نے اس کے تعارف سے پہچان لیا: ''کیسے ہو تم بیٹا! خیریت! کیسے فون کیا اور اسلم صاحب خود کیسے ہیں؟''

Reading Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

Downloaded From
Paksociety.com

میرے ذہن میں پہلا خیال یہی آیا کہ اسے کوئی کام ہوگا تو اسلم صاحب نے کہا ہوگا کہ ان کا نام لے کر وہ خود ہی مجھ سے بات کرلے۔ اسلم صاحب سے دوستی ایک مشترکہ دوست کے ذریعے سے ہوئی، لیکن عرصۂ دراز سے اسلم صاحب سے رابطہ نہ تھا۔ اب یقیناً ان کے بیٹے کو کوئی ملازمت وغیرہ چاہیے ہوگی، آج کل کے نوجوانوں کا اور مسئلہ ہے بھی کیا۔

''ابا کے انتقال کو تو لگ بھگ چھے ماہ ہوگئے ہیں انکل......'' اس نے کہا تو مجھ پر گھڑوں پانی پڑ گیا۔

''انا للہ وانا الیہ راجعون......'' میں نے کہا اور اگلا سوال کیا: ''کیسے؟''

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
f PAKSOCIETY

''بس انکل! اچانک ہی......'' اس کی آواز بھرّانے لگی۔

''بتائیں بیٹا! میں آپ کے لیے کیا کر سکتا ہوں؟'' میں نے خلوص سے اس سے سوال کیا، اب تو اس کی ہر طرح سے مدد کرنا میرا اخلاقی فرض تھا۔

''میرے لیے دعا کیا کریں انکل! آپ ابا کے اچھے دوستوں میں تھے......'' اس نے سادگی سے کہا یا شاید طنز کیا تھا۔

''اچھے دوست ہیں کہ ان کی وفات کا ہی علم نہیں ہوا......'' میں نے اپنی خفت مٹاتے ہوئے کہا۔

''کوئی بات نہیں انکل! آج کل ہر کوئی اپنی زندگی میں اسی طرح مصروف ہے۔'' اس نے میری تسلی کو ہی کہا ہوگا۔

''انکل! آپ سے پوچھنا تھا کہ آپ نے ابا کے ساتھ کوئی رقم کاربار میں لگائی تھی؟''

''کچھ یاد تو پڑتا ہے......'' میں نے ذہن پر زور دے کر کہا۔

''کتنی رقم تھی وہ؟'' اس نے سوال کیا۔

''غالباً ایک لاکھ رپے تھے۔'' میں نے یاد کر کے کہا، حقیقت تو یہ ہے کہ میں ان پیسوں کے بارے میں بھول ہی چکا تھا، لگ بھگ ایک سال پرانی بات تھی۔ شاید یہ لڑکا سمجھ رہا ہے کہ میں کوئی بہت امیر آدمی ہوں اور اس کی کوئی مدد کر سکوں گا، ایک بدگمانی سی دل میں آئی۔ مجھے یاد آ گیا تھا کہ اسلم صاحب نے فون کر کے کہا تھا کہ وہ لاہور میں ایک رہائشی اسکیم میں کچھ پلاٹ خرید رہے ہیں اور اگر آپ اس کاربار میں دل چسپی رکھتے ہوں تو آپ بھی شریک ہو سکتے ہیں۔ آپ جتنی رقم لگائیں گے، اس پر اسی حساب سے

Reading Section
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY
RSPK.PAKSOCIETY.COM FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

منافع مل جائے گا۔ اب مجھے ایک لاکھ رپے کی یاد آئی، جو میں قطعی بھول چکا تھا۔ افسوس ہوا کہ اسلم صاحب کی وفات کے ساتھ ہی میری وہ پونجی بھی لٹ گئی۔ اگر یہ رقم انھیں نہ دی ہوتی تو اس کا کوئی اور مصرف تو ہوتا۔

''بس میری تو وہی پونجی تھی بیٹا!'' میں نے معذرت کے انداز میں کہا: ''اس کے علاوہ تو میرے پاس کوئی اور بچت نہیں۔'' میں نے اس کے ممکنہ سوال سے پہلے ہی معذرت کر لی۔

''انکل! ابا کی وفات کے بعد کافی وقت تو ہمیں سنبھلنے میں لگ گیا۔ آہستہ آہستہ اس قابل ہوئے ہیں کہ اپنے آپ کو سنبھال سکیں۔''

تو گویا اب وہ اپنے سوال کو گھما پھرا کر پیش کرے گا۔ میں نے دل میں سوچا۔

''میرے چچا امریکا سے لوٹے ہیں۔ میں نے ان کے ساتھ مل کر ابا کے سارے کاغذات نکالے اور ان ہی کاغذات سے ہمیں آپ کے بارے میں علم ہوا اور شکر ہے کہ آپ کا فون نمبر ابھی تک تبدیل نہیں ہوا، ورنہ بہت سے لوگ جنھوں نے ابا کے ساتھ کاروبار میں شراکت کی تھی، ان کے نمبر بھی تبدیل ہو چکے ہیں۔ اب ان کے پتوں پر میں نے انھیں خط لکھے ہیں۔ اس کاروبار کے رکارڈ کے مطابق جب ابا نے ان پلاٹوں کو بیچا تو آپ کی ایک لاکھ کی رقم پر ۳۶ ہزار رپے کا منافع ہوا۔ اب آپ بتائیں کہ آپ کی اصل رقم اور منافع، میں کس اکاؤنٹ میں آپ کو بھجواؤں؟'' اس کا یہ کہنا تھا کہ میرا منھ کھلا رہ گیا اور مارے حیرت کے ایک لفظ نہ بول سکا۔

اس نے پھر کہا: ''انکل! پلیز برا نہ مانیے گا، اصل میں جب انھوں نے پلاٹ بیچے تو ان ہی دنوں ان کا انتقال ہو گیا، مگر ہر چیز انھوں نے تفصیل سے لکھ رکھی تھی، بس چچا کا

Reading Section
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
RSPK.PAKSOCIETY.COM

انتظار تھا کہ وہ آئیں تو ہم دونوں مل کر سارے حسابات چیک کریں اور پھر آپ سب لوگوں کو مطلع کریں۔''

میں نے اس سے کہا کہ اپنے اکاؤنٹ کی تفصیلات میں بھجواتا ہوں اور فون بند کر کے میں نے اپنا اکاؤنٹ نمبر وغیرہ موبائل فون کے ذریعے سے بھیج دیا۔

ایک گھنٹے کے اندر اندر اس کا جواب آ گیا کہ اس نے وہ رقم میرے اکاؤنٹ میں منتقل کر دی ہے۔ میں نے اس لڑکے کی ایمان داری کا یہ واقعہ کل سے آج تک دسیوں لوگوں کو سنایا اور میں اس قدر متاثر تھا کہ ماں باپ نے اس کی تربیت کتنے اچھے انداز میں کی ہے۔ ابھی جب میں گھر کی طرف آ رہا تھا تو اس کا فون دوبارہ آیا، میں اس کال کو سننے سے کترا رہا تھا کہ کہیں وہ یہ نہ کہہ دے کہ اس نے ۳۶ ہزار روپے مجھے غلطی سے ادا کر دیے ہیں۔

میں نے فون سنا تو اس نے کہا: ''انکل! وہ میں نے معذرت کے لیے کال کی ہے، آپ کے حساب میں تھوڑی گڑ بڑ ہو گئی ہے۔'' اس کا یہ کہنا تھا کہ میرے دل میں وسوسہ پیدا ہو گیا۔ میں تو اس رقم سے جانے کتنے منصوبے بنا چکا تھا۔

''جی بیٹا! میں نے حساب نہیں کیا، آپ نے ہی کیا ہے، اب آپ بتا دیں کہ کیا گڑ بڑ ہے؟'' میں نے اس سے دل تھام کر سوال کیا۔

''انکل! دراصل ہمارے حساب سے آپ کو چودہ ہزار روپے......'' میری سانس رکنے لگی، چودہ ہزار اگر اسے واپس کرنا پڑے تو گویا صرف بائیس ہزار روپے مجھے ملیں گے؟ اس کے سانس لینے کے وقفے میں، میں اتنا ہی کچھ سوچ سکا۔ اس نے جملہ مکمل کیا: ''مزید دینا ہوں گے، کیوں کہ آپ کا منافع پچاس ہزار بنتا ہے۔''

Reading Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

میں نے سکون کا سانس لیا اور اس کا شکریہ ادا کیا۔

''آپ کے اکاؤنٹ میں رقم بھجوادوں انکل؟'' اس نے سوال کیا۔

''نہیں بیٹا! میں خود تمھارے پاس آ کر رقم لوں گا۔'' میں نے اس سے کہا اور اس کا پتا پوچھ کر اس کے پاس گیا۔ اس لیے نہیں کہ مجھے تسلی نہ تھی، بلکہ اس لیے کہ اس نایاب کردار کے بچے سے ملوں، کہاں آج کے دور میں ایسے انسان ملتے ہیں؟ میں تو اس رقم کو بھلا بیٹھا تھا۔ آفرین ہے اسلم صاحب پر اور ان کی بیوہ پر کہ انھوں نے اپنی اولاد کی اتنی اچھی تربیت کے ساتھ پرورش کی۔

میں جا کر اس بچے سے ملا، وہ ابھی تک ایک طالب علم ہے اور باپ کی وفات کے صدمے سے سنبھلنے کی کوشش کر رہا ہے۔ وہ گھر کے مستقبل کا سرپرست اور اپنی بیوہ ماں اور بہن بھائیوں کا سہارا ابھی تھا۔ اللہ تعالیٰ اسے لمبی عمر دے کہ اس طرح کے نوجوان ہی ہمارے مستقبل کی اُمید ہیں۔ اللہ اسے صحت اور خوشیوں کے ساتھ اپنے سارے فرائض نبھانے کی ہمت دے...... آمین۔'' ☆

بعض نونہال پوچھتے ہیں کہ رسالہ ہمدرد نونہال ڈاک سے منگوانے کا کیا طریقہ ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ اس کی سالانہ قیمت ۳۸۰ رپے (رجسٹری سے ۵۰۰ رپے) منی آرڈر یا چیک سے بھیج کر اپنا نام پتا لکھ دیں اور یہ بھی لکھ دیں کہ کس مہینے سے رسالہ جاری کرانا چاہتے ہیں، لیکن چوں کہ رسالہ کبھی کبھی ڈاک سے کھو بھی جاتا ہے، اس لیے رسالہ حاصل کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ اخبار والے سے کہہ دیں کہ وہ ہر مہینے ہمدرد نونہال آپ کے گھر پہنچا دیا کرے، ورنہ اسٹالوں اور دکانوں پر بھی ہمدرد نونہال ملتا ہے۔ وہاں سے ہر مہینے خرید لیا جائے۔ اس طرح پیسے بھی اکٹھے خرچ نہیں ہوں گے اور رسالہ بھی جلد مل جائے گا۔

ہمدرد فاؤنڈیشن، ہمدرد ڈاک خانہ، ناظم آباد، کراچی

Reading Section

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

بیت بازی

کہہ رہے ہیں اہلِ سفارش مجھ سے داغ
تیری قسمت ہے بُری تو ہم کیا کریں

شاعر: داغ دہلوی پسند: عاقب خان جدون، ایبٹ آباد

وہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدوں سے دیتا ہے آدمی کو نجات

شاعر: علامہ اقبال پسند: محمد فراز نواز، ناظم آباد

بدل جائے نظامِ بزمِ گیتی آنِ واحد میں
کوئی ضد پر اگر آجائے دیوانہ محمدؐ کا

شاعر: سادھورام سہارنپوری پسند: نواب الدین، ملتان

سن کے ہر شخص کی حالت ہوئی چوروں جیسی
میرے لہجے میں کوئی بات تھی بچوں جیسی

شاعر: مولانا کوثر نیازی پسند: نثار آفریدی، مردان

ساحل کے کنارے انتظار میں چکرا گیا ہوں میں
مجھ کو مری وفا کے بھنور سے نکالیے

شاعر: قتیل شفائی پسند: آصف بوزدار، میرپور ماتھیلو

اس اجنبی سے ہاتھ ملانے کے واسطے
محفل میں سب سے ہاتھ ملانا پڑا مجھے

شاعر: محسن نقوی پسند: محمد عمر بن عبدالرشید، کراچی

کمالِ عجز کی دولت ملی ہے ہم کو ضیا
یہ وہ کمال ہے جس کو زوال بھی تو نہیں

شاعر: ضیاء الحسن ضیا پسند: فرازیہ اقبال، عزیز آباد

رنج و غم میں مسکراؤ، ہر خوشی مل جائے گی
زندگی کو در حقیقت زندگی مل جائے گی

شاعر: رئیس بریلوی پسند: رضوان علی، بدین

تم ہو سورج کو پوجنے والے
تم سے کیا واسطہ چراغوں کا

شاعر: شوکت فہمی پسند: وقاص رفیق، نارتھ کراچی

وہ جو محفل کی جان ہوتی ہے
وہی اردو زبان ہوتی ہے

شاعر: رفیق جعفر پسند: قمر ابراہیم، اسلام آباد

ہے مرتبہ گلاب کا جو گلستاں میں
ہے حسن و کشش وہی اردو زباں میں

شاعرہ: شبنم برہان پوری پسند: شہزاد علی، لاہور

دل کے دیے جلا کے اندھیرے میں رہنا سیکھ
بجھتے ہوئے چراغ کا ماتم فضول ہے

شاعر: کوثر صدیقی پسند: شائلہ ذیشان، ملیر

مر کے بھی لوگ رہتے ہیں زندہ، مگر
یہ سعادت نہیں ہر کسی کے لیے

شاعر: عزیز بگھراوی پسند: اعتزاز حسن، جعفر آباد

مانا طوفانِ بلاخیز مقابل ہے، مگر
یونہی چاہت کے چراغوں کو جلائے رکھنا

شاعر: نعیم حیدر پسند: خرم خان، نارتھ کراچی

Reading Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

وائٹ رائس پلاؤ

مرسلہ : سیدہ اریبہ بتول، کراچی

پھیکا مکھن : چار کھانے کے چمچے
باسمتی چاول : آدھا کپ
مرغی کی یخنی : آدھا کپ
سیاہ مرچ پاؤڈر : حسبِ ضرورت
نمک : حسبِ ذائقہ

ترکیب: ایک برتن میں درمیانی آنچ پر مکھن گرم کریں۔ اس میں چاول ڈال کر دو منٹ تک فرائی کریں۔ اس کے بعد اس میں مرغی کی یخنی، نمک اور سیاہ مرچ پاؤڈر ڈال کر ایک اُبال آنے کے بعد اسے ڈھانک کر ہلکی آنچ پر پندرہ منٹ تک پکائیں۔ پھر چولہا بند کر دیں اور پلاؤ کو پانچ منٹ تک اسی حالت میں رہنے دیں، تاکہ دم لگ جائے۔ دہی کے رائتے کے ساتھ پیش کریں۔

بادام کا شربت

مرسلہ : مونا بلوچ، کنڈیارو

بادام : ایک پاؤ
چینی : تین پاؤ
چھوٹی الائچی : دس سے بارہ عدد
پانی : ایک لیٹر

ترکیب: سب سے پہلے بادام پانی میں بھگو دیں۔ جب چھلکا بھیگ کر پھول جائے تو چھلکے اُتار کر باریک پیس لیں۔ دیگچی میں چینی اور پانی کا قوام تیار کر لیں۔ خیال رہے کہ بہت زیادہ گاڑھا نہ ہونے پائے۔ الائچی کے دانے نکال کر باریک پیس لیں۔ قوام میں پسے ہوئے بادام اور پسی ہوئی الائچی ڈال کر دھیمی آنچ پر تقریباً پندرہ منٹ پکائیں پھر برتن پر ململ کا کپڑا رکھ کر شربت چھان لیں۔ جب شربت ٹھنڈا ہو جائے تو خشک بوتل میں ڈال لیں۔ ایک گلاس میں بادام کا شربت بڑے چمچے کے برابر ڈالیں اور اس میں پانی یا دودھ ملا کر پئیں۔ ☆

Reading Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

نونہال ادیب

لکھنے والے نونہال

ارسلان اللہ خان، حیدر آباد | عاصمہ فرحین، کراچی
ایمن لیاقت علی خانزادہ، ٹنڈو الہیار | ایمان شاہد، جہلم
عائشہ الیاس، کراچی | بی بی سمیرا بتول اللہ بخش، حیدر آباد
محمد طفیل، جہلم

حمدِ باری تعالیٰ

شاعر : ارسلان اللہ خان، حیدر آباد

وہی سب کو دیتا ہے چین و قرار
کریں رب کی رحمت کا کیسے شمار
یقیناً وہ پائے گا قُربِ خدا
جو کرتا رہے ذکرِ پروردگار
اطاعت کرو رب کے محبوبؐ کی
تو آجائے گا زندگی میں نکھار
خدایا ہمیں بھی مدینہ دکھا
مدینے کی ہم سب بھی دیکھیں بہار
سمجھ کر پڑھو گے جو قران تم
تو ہوجائے گی آگہی آشکار
محبت، عطا، علم اور عاجزی
سبھی نیک لوگوں کے ہیں یہ شعار
ڈرو ارسلاںؔ صرف اللہ سے
جو ہے ساری دنیا کا پروردگار

میرے استاد شہید حکیم محمد سعید

ایمن لیاقت علی خانزادہ، ٹنڈو الہیار

''علی اُٹھ جاؤ، تمھیں کتنی مرتبہ بتایا ہے کہ صبح جلدی اُٹھنا صحت کے لیے فائدہ مند ہے، مگر تم سنتے ہی نہیں ہو۔'' علی کی والدہ نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

علی کے برابر میں ہمدرد نونہال کا تازہ شمارہ رکھا دیکھ کر علی کی والدہ نے پھر سے کہنا

Reading Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

شروع کیا: ''بیٹے! تم ہمدرد نونہال پڑھتے تو ہو، لیکن اس پر عمل بھی تو کیا کرو۔ میرے پیارے بیٹے! ہمدرد نونہال میں کہانیوں کے علاوہ ایسی ایسی سبق آموز باتیں ہیں کہ اگر تم انھیں سمجھ کر اس پر عمل کرنے لگو تو......''

علی اسکول دیر سے پہنچا۔ کچھ ہی دیر میں اسے اپنی والدہ کی تمام باتیں یاد آئیں اور ان باتوں کو یاد کر کے اس کا حوصلہ بڑھا اور اچھا انسان بننے کی خواہش پیدا ہوئی۔

علی کے ماسٹر نے علی کو آواز دے کر اپنے پاس بلایا۔ علی نے اُٹھنا چاہا تو دیکھا کہ اس کا سارا سامان بکھرا ہوا ہے۔ قلم و کتاب اِدھر اُدھر پڑے ہیں اچانک علی کے ذہن میں شہید حکیم محمد سعید کی تحریر کا وہ ورق یاد آیا جس میں وہ لکھتے ہیں:

''نونہالو! ایک دفعہ علامہ محمد اقبال اپنے دوستوں میں بیٹھے ہوئے تھے اور وہ کچھ اس طرح بیٹھے تھے کہ ان کا ایک جوتا ان کے پاؤں میں تھا جب کہ دوسرا زمین پر جونہی ان کے استاد نے انھیں آواز دی تو وہ اسی حالت میں یعنی کہ ایک جوتے کے ساتھ استاد کی خدمت میں پیش ہو گئے۔''

اس بات کو یاد کرتے ہی علی جلدی سے کھڑا ہو گیا اور ماسٹر کے سامنے پیش ہو گیا۔ ماسٹر صاحب مسکرا دیے۔

چھٹی کے بعد علی گھر آ گیا۔ اسے بہت نیند آ رہی تھی کھانا کھاتے ہی وہ فوراً بستر پر لیٹا اور سو گیا۔ ساڑھے چار بجے الارم بجا اور علی کی آنکھ کھل گئی۔ علی نے الارم بند کیا اور دوبارہ آنکھیں موند لیں۔ اچانک اسے شہید حکیم محمد سعید کی وہ بات یاد آئی:

''بچو! جب بھی کبھی مجھے زور کی نیند آتی تو میں کھڑا ہو جاتا اور زور سے ''لاحول ولا قوۃ'' کہتا اور شیطان بھاگ جاتا۔''

علی نے بھی ایسا ہی کیا اور جلدی سے

Reading Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

ٹیوشن کے لیے تیار ہو گیا۔ ٹیوشن سے آ کر علی نے اپنی والدہ کو ساری باتیں بتائیں کہ کس طرح شہید حکیم محمد سعید کی باتوں پر عمل کر کے میں اپنے آج کے دن کو بہتر بنا سکا۔

علی کی والدہ نے کہا: ''جو کچھ حکیم محمد سعید نے نونہالوں کے لیے لکھا، اس کا مطلب صرف ان کی تحریروں کو پڑھنا نہیں، بلکہ اس پر عمل بھی کرنا ہے، لہٰذا علم کے بغیر عمل اور عمل کے بغیر علم ادھورا ہے۔''

خاص انعام

عائشہ الیاس، کراچی

جب شاکر نے اس کے دوست مبشر کو یہ خبر سنائی تو وہ اپنی جگہ سے اُچھل پڑا: ''کیا! یہ کیسے ہو سکتا ہے؟'' بچپن کا دوست ثاقب آج تمھارے گھر میں ملازم ہے۔ اس نے تمھارے گھر میں ملازمت اختیار کرتے وقت جان بوجھ کر اپنی اصلیت ظاہر نہیں کی ہوگی اور تم بھی اس لیے اسے پہچان نہ سکے، کیوں کہ تم نے اسے آخری بار برسوں پہلے دیکھا تھا۔'' اتنا کہہ کر مبشر نے اس کی جانب دیکھا تو وہ کسی گہری سوچ میں ڈوبا ہوا دکھائی دیا۔

ایک دن شاکر گھر میں بیٹھا پرانی یادیں تازہ کر رہا تھا: ''کئی برس پہلے جب وہ، ثاقب اور مبشر تینوں دوست اپنے گاؤں کے پرائمری اسکول کے طالب علم تھے۔ یہ ایک چھوٹا سا اسکول تھا جس میں صرف دو استاد موجود ہوتے تھے، لیکن وہ دونوں بہت محنت اور لگن سے بچوں کو تعلیم دیا کرتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ تمام بچے شوق سے تعلیم حاصل کرتے تھے، لیکن ان بچوں میں سے کچھ ایسے بھی تھے جنھیں پڑھائی سے کوئی دل چسپی نہ تھی۔ ثاقب بھی انھی میں سے ایک تھا۔ اس کے دونوں دوست اسے پڑھائی کی طرف راغب کرنے کی کوشش کرتے تھے، لیکن ان کی

Reading Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

کوئی کوشش بارآور ثابت نہ ہوتی تھی۔

وقت کا پہیا اپنی مخصوص رفتار سے گھومتا رہا اور جماعت پنجم کے سالانہ امتحانات قریب آ گئے۔ تمام بچے امتحان کی تیاری میں مصروف ہوگئے۔ ہر بچہ ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی تگ و دو کر رہا تھا، کیوں کہ ان کے استاد نے اعلان کیا تھا کہ جو بچہ اول آئے گا اسے ایک خاص انعام ملے گا۔ ہر بچہ وہ انعام حاصل کرنا چاہتا تھا۔ جب ثاقب نے انعام کا اعلان سنا تو بے اختیار اس کا بھی دل چاہا کہ یہ انعام وہ حاصل کرے، لیکن اس نے سال بھر میں کچھ پڑھا ہی نہ تھا۔

اب اسے افسوس ہو رہا تھا کہ اگر وہ کچھ پڑھ لیتا تو وہ بھی انعام حاصل کرسکتا تھا۔ ابھی وہ افسوس کر ہی رہا تھا کہ شیطان نے اسے ایک غلط راہ بجھا دی: ''ہاں! اس طریقے سے میں ضرور وہ خاص انعام حاصل کرسکتا ہوں۔''

وہ جوش سے بول اُٹھا اور پھر اس نے اس طریقے پر عمل کرنے کی تیاری شروع کردی۔ پھر جب امتحان شروع ہوئے تو اس نے انتہائی صفائی سے نقل کر کے تمام پرچے دے دیے اور نتیجے کا انتظار کرنے لگا۔

آخر نتیجے کا دن بھی آ پہنچا۔ ثاقب اس خیال میں مگن تھا کہ آج اسے وہ خاص انعام ملنے والا ہے، لیکن اس کے تمام ارمانوں پر اوس اسی وقت پڑ گئی جب اول آنے والے طالب علم کا نام پکارا گیا۔ وہ اس کا بہترین دوست شاکر تھا۔ خاص انعام اس کا ہی حق تھا، جب کہ ثاقب بمشکل پاس ہو پایا تھا۔

'' صاحب جی! چاے پی لیں۔''

آج اپنے بچپن کے دوست کو صاحب جی کہتے ہوئے وہ پچھتاوے کے سمندر میں ڈوب جاتا تھا۔ شاکر آج جس مقام پر تھا

Reading Section
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY
RSPK.PAKSOCIETY.COM FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

وہ اس کے لیے ''خاص انعام'' ہی تو تھا، کیوں کہ اس نے اپنی طالب علمی کے زمانے میں محنت کی تھی۔ یہ اس کی محنت ہی تھی، جس کی بدولت آج ایک اچھے عہدے پر فائز ہے۔ ثاقب جس نے محنت کو چھوڑ کر نقل کا راستہ اپنایا تھا وہ اس کے ملازم کے روپ میں اس کے سامنے تھا۔

فضول خرچی

عاصمہ فرحین، کراچی

ضرورت سے زیادہ یا بے مقصد کسی چیز کو خریدنا فضول خرچی کہلاتا ہے۔ ایسے کاموں پر رقم خرچ کرنا، جن کا فائدہ نہ ہو یا اپنی آمدنی سے زیادہ خرچ کرنا بھی فضول خرچی کہلاتا ہے۔ مثل مشہور ہے کہ اپنی چادر دیکھ کر پاؤں پھیلاؤ۔

ہم جب بھی کوئی چیز خریدیں یا رقم خرچ کریں تو اچھی طرح سوچیں کہ ہمیں اس کی ضرورت ہے بھی یا نہیں؟ کہیں ایسا تو نہیں کہ محض وہ ہمیں اچھی لگی اور ہم نے خرید لی۔

بعض بچیاں نت نئے پرس اور اسکارف کی شوقین ہوتی ہیں۔ اس طرح بعض بچے بھی اپنے جمع شدہ پیسوں کو فضول کاموں یا نت نئے لٹوؤں، کنچوں، پتنگوں کی خریداری پر برباد کرتے ہیں، جن کے کھیلنے سے نہ صرف بڑے منع کرتے ہیں، بلکہ وقت بھی برباد ہوتا ہے۔

حضورِ اکرمؐ کا فرمان ہے کہ خرچ میں میانہ روی آدھی معیشت ہے۔

یعنی کہ آپ جب بھی خرچ کریں سوچ سمجھ کر کریں۔ اس طرح آپ زیادہ آسانی سے اپنی زندگی کے بے شمار اخراجات پر قابو پا سکتے ہیں۔ فضول خرچ لوگوں کو قرآن پاک میں شیطان کا بھائی کہا گیا ہے۔

جو بچے اچھے ہوتے ہیں وہ کام بھی اچھے کرتے ہیں اور جب انھیں اپنے امی ابو سے روز کا خرچ ملتا ہے تو اسے احتیاط

Reading Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

سے استعمال کرتے ہیں، بلکہ اس میں سے بھی کچھ جمع کر لیتے ہیں۔

ایسے بچوں سے ان کے والدین بھی خوش ہوتے ہیں، کیوں کہ بعض اوقات کسی آڑے وقت میں یہ بچ جانے والی رقم کام میں بھی آجاتی ہے۔ اس طرح کسی کے آگے ہاتھ پھیلانے یا قرض مانگنے کی نوبت نہیں آتی ہے۔

اس کے برعکس اگر کسی انسان کے پاس اللہ کا دیا بہت کچھ ہو، اس کو ہر طرح کی نعمتیں میسر ہوں اور وہ پھر بھی اسے استعمال نہ کرے، صرف دولت ہی جمع کرتا رہے تو ایسے شخص کو کنجوس اور ایسے فعل کو بخل کہتے ہیں۔

کنجوس آدمی نہ تو اپنی صحت اور لباس کا خیال کرتا ہے اور نہ دوسرے انسانوں کی ضروریات کا۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''کیا ناجائز دولت جمع کرنے والا یہ سمجھتا ہے کہ اس کا مال اس کو ہمیشہ باقی رکھے گا اور وہ کبھی ختم نہ ہوگا۔ ایسے لوگ جہنم میں ڈالے جائیں گے۔''

دراصل بخل ایک ایسی بیماری ہے، جس میں انسان اپنی روزمرہ کی ضروریات کو بھی ٹال دیتا ہے۔ وہ سوچتا ہے کہ میری یہ جمع شدہ دولت آیندہ مستقبل میں کام آئے گی، لیکن اس طرح وہ اپنا حال بھی گنوا دیتا ہے۔

ہمارے پیارے نبیؐ نے میانہ روی کو بہترین فرمایا ہے۔ یعنی ہر کام کو اعتدال سے کرنا ''میانہ روی'' کہلاتا ہے۔ انسان نہ تو فضول خرچی کرے اور نہ اتنا پیسہ بچائے کہ وہ کنجوس کہلائے۔ جو لوگ میانہ روی کو اپناتے ہیں ہمیشہ کام یاب رہتے ہیں، کیوں کہ اس طرح معاشرے میں بھی توازن قائم رہتا ہے۔

اللہ تعالیٰ تمام بچوں کو فضول خرچی اور کنجوسی سے بچائے اور انھیں میانہ روی کے راستے پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

Reading Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

پھول

ایمان شاہد، جہلم

جا کر دیکھو تم گلشن میں
رنگ برنگے پھول چمن میں
رنگوں کی بارات ہے دیکھو
کتنی اچھی بات ہے دیکھو
سرخ گلاب اور پھول چنبیلی
رنگت ہے ان کی البیلی
پھول خوشی سے جھوم رہے ہیں
بھنورے ان کو چوم رہے ہیں
ڈالی ڈالی مہک رہی ہے
بلبل ان پر چہک رہی ہے
ہری ہری کیا گھاس ہے بچو!
دور ہے بچو، پاس ہے بچو!
بادل بھی کیا جھوم کے آئے
پھولوں کے مکھڑے دھلوائے
دیکھو بچو! منظر سارا
کتنا اچھا، کتنا پیارا

چار پاگل

بی بی سمیرا بتول اللہ بخش، حیدر آباد

چار پاگل دوست کہیں جا رہے تھے۔ تیز دھوپ تھی وہ ایک مسجد کے پاس سے گزرے تو ایک دوست بولا: ''دیکھو، ہم تو ابھی گھر جا کر چھاؤں میں بیٹھیں گے اور یہ اللہ کا گھر دھوپ میں جلتا رہے گا۔ ہم اسے بھی چھاؤں میں کھڑا کر دیں تو اچھا ہے، تاکہ ہمیں بھی ثواب ملے۔'' باقی تینوں نے بھی اس کی ہاں میں ہاں ملائی اور چاروں پاگل اسے دھکیلتے رہے یہاں تک کہ شام ہوگئی۔

''یا اللہ! تیرا شکر ہے کہ تُو نے اس نیک کام کے لیے ہم چاروں دوستوں کو چُنا۔''

چاروں دوستوں کے منھ سے بے ساختہ شکر کے کلمات نکلے اور وہ مسجد کے اندر داخل ہوگئے۔ ایک پاگل نے کہا: ''عصر کا وقت ہوگیا ہے، سب نماز ہی پڑھ لیں۔''

یہ مشورہ کر کے چاروں دوست وضو

Reading Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

کرنے دوڑے۔ ایک نے اذان دی، دوسرا امام بنا، پھر باقی تین یعنی اذان دینے والا اور دوسرے دو، مقتدی بن گئے اور جماعت کھڑی ہوگئی۔

چاروں دوست آج بہت خوش تھے، کیوں کہ ایک تو انھوں نے نیک کام یہ کیا کہ مسجد جو دھوپ میں تھی اسے چھاؤں میں کیا اور اب وقت سے پہلے جماعت بھی کھڑی کر چکے تھے۔

''اللہ اکبر، اللہ اکبر......'' اس مسجد کے موذن صاحب آئے اور چاروں کو نظرانداز کر کے اذان دینے لگے۔

ایک پاگل بولا: ''جناب! کیا آپ کو معلوم نہیں یہاں جماعت شروع ہو چکی ہے اور آپ ادھر اذان دے رہے ہیں۔ جلدی سے آیئے اور جماعت میں شریک ہو کر نماز ادا کریں۔''

''تمھیں معلوم نہیں کہ نماز کے دوران ہرگز نہیں بولنا چاہیے۔ نماز ٹوٹ جاتی ہے۔''

دوسرا پاگل برابر میں کھڑا تھا اسے سمجھاتے ہوئے بولا تھا۔

تیسرا پاگل بولا: ''تم اسے تو منع کر رہے ہو اور خود بول رہے ہو۔ تمھاری بھی نماز ٹوٹ گئی ہے۔''

چوتھا پاگل جو امام بنا تھا، اپنے ساتھیوں کی باتیں سن رہا تھا۔ خوشی سے چلاّتے ہوئے بولا: ''اے اللہ پاک! تیرا شکر ہے تُو نے مجھے نہ بولنے دیا ورنہ میری نماز بھی ٹوٹ جاتی۔''

مسجد کے موذن صاحب نے ان کی جو باتیں سنیں تو وہ بھاگے بھاگے محلے کے دوسرے لوگوں کو بلا لائے۔ پاگل، پاگل کا شور مچ گیا اور محلے کے دوسرے لوگ جنھیں موذن صاحب ساری کہانی سنا چکے تھے آئے اور چاروں کو لے جا کر پاگل خانے میں بند کر دیا۔

Reading Section
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
RSPK.PAKSOCIETY.COM

ڈانٹ نہیں پیار

محمد طفیل، جہلم

سہیل نے اسکول سے آتے ہی اپنا بستہ رکھا اور گیند بلا لے کر باہر نکل گیا۔ اس کی امی آوازیں دیتی رہ گئیں، لیکن اس نے اپنی امی کی بات سنی اَن سنی کردی۔ کچھ دنوں سے اس کی امی اسے دیکھ رہی تھیں کہ سہیل اِسکول سے آتے ہی کھیل کود میں مصروف ہوجاتا ہے اور پڑھائی کی طرف توجہ نہیں دیتا ہے، حالانکہ اس کا شمار کلاس کے لائق طالب علموں میں ہوتا ہے، وہ پہلے آتے ہی ہوم ورک کے لیے بیٹھ جاتا اور شام تک اپنی پڑھائی میں مگن رہتا تھا۔ اگر کوئی دوست اس سے کھیلنے کو کہتا تو وہ جواب دیتا: ''نہ بابا نہ پہلے ہوم ورک کرلو۔''

اب معاملہ ہی اُلٹا تھا، اس کی امی نے سوچا ہوسکتا ہے کہ اس کے استاد آج کل چھٹی پر ہوں۔ یہ سوچ کر اس کی امی مطمئن ہوگئیں۔ جب سہیل کھیل کود کر واپس آیا تو اس نے جلدی سے کھانا مانگا۔ اس کی امی نے پیار سے سمجھایا کہ بیٹا! پہلے اچھی طرح سے منھ ہاتھ دھولو، پھر تمھیں کھانا دیتی ہوں۔ سہیل منھ بناتا ہوا اُٹھا اور منھ دھونے چلا گیا۔

واپس آتے ہی وہ کھانا کھانے میں مصروف ہوگیا۔ کھانے سے فارغ ہوکر اس نے ٹی وی آن کیا اور اپنا پسندیدہ کارٹون پروگرام دیکھنے لگا۔ امی نے پوچھا: ''بیٹا! آج کل تم پڑھائی پر توجہ نہیں دے رہے ہو کیا بات ہے؟ تمھارے استاد چھٹیوں پر ہیں۔''

سہیل نے مسکراتے ہوئے بتایا: ''ان کا تبادلہ کسی دوسرے اسکول میں ہوگیا ہے اور ان کی جگہ پر نئے استاد آئے ہیں۔''

وہ یہ بات سن کر حیران رہ گئیں اور

Reading Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

کہا: ''بیٹا! وہ تو تمھارے بہت اچھے اور قابل استاد تھے اور کیا تمھارے نئے استاد تم کو، کوئی ہوم ورک نہیں دیتے اور تمھارے استاد کا تبادلہ کیوں ہوا؟''

سہیل نے مسکراتے ہوئے کہا: ''وزیرِ تعلیم نے اعلان کیا تھا کہ اگر کوئی استاد بچوں کو مارے تو وہ فوراً فون پر اطلاع دیں، تا کہ اس کے خلاف کارروائی کی جاسکے۔ ایک دن ہمارے استاد نے راشد کو سبق یاد نہ کرنے پر مارا تو اس کے والدین نے فوراً ہی فون پر شکایت کردی اور ان کا تبادلہ کردیا گیا۔''

اس کی امی حیرت سے اس کو دیکھتی رہ گئیں اور کچھ سوچنے لگیں، پھر کچھ دیر سوچ کر بولیں: ''اس کا مطلب یہ ہوا کہ اب تم بھی مار پیٹ کے بغیر نہیں پڑھو گے۔ دیکھو بیٹا! پڑھائی انسان کو شعور سکھاتی ہے اور دلوں میں علم کی شمع کا اُجالا کرتی ہے اور تم کو تو معلوم ہی ہے کہ تعلیم کے بغیر کوئی انسان ترقی نہیں کرسکتا۔ تعلیم حاصل کرنا تو ہمارے نبیؐ نے سب پر لازم قرار دیا ہے۔ تعلیم حاصل کرنے سے ہی انسان ہر جگہ پہچانا جاتا ہے۔''

یہ بات کہہ کر سہیل کی امی خاموش ہوگئیں۔

سہیل کے ابو اسی وقت گھر پہنچے تھے۔ ساری بات سن کر وہ بولے: ''بیٹا! ایک بات اور یاد رکھو کہ مار پیٹ سے حیوانوں سے کام لیا جاتا ہے انسانوں سے نہیں۔ انسان اور حیوان میں یہی فرق ہے کہ انسان پیار اور محبت کا بھوکا ہوتا ہے۔ اب تم خود ہی بتاؤ کہ تم کیا بننا پسند کرو گے؟''

اتنا کہہ کر سہیل کے ابو بھی خاموش ہوگئے۔ سہیل نے کچھ دیر سوچا اور سر جھکا کر اپنا ہوم ورک کرنے کے لیے بیٹھ گیا۔ ☆

Reading Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

Reading Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

Reading Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

آیئے مصوری سیکھیں

غزالہ امام

آج ہم آپ کو ہاتھ کا چینی طرز کا پنکھا بنانا سکھائیں گے۔ سب سے پہلے ایک چارٹ پیپر (جس پر لائنیں اور خانے بنے ہوتے ہیں) مستطیل سائز کا لیجیے۔ اس پر مختلف رنگوں سے اپنی پسند کا ڈیزائن، یعنی پھول پتیاں یا پرندے وغیرہ ڈرائنگ کریں۔ اب کاغذ پر بنی لائنوں کے مطابق اسے موڑلیں۔ پھر اس کاغذ کے نچلے مڑے ہوئے سروں کو آپس میں ملا کر گوند وغیرہ سے جوڑلیں اور یہاں پر پتلی سی پلاسٹک یا لکڑی سریش کی مدد سے لگا دیں۔ یہ پنکھے کا دستہ ہے۔ اس دستے کا اوپری حصہ چوں کہ کھلا ہوا ہے، اس لیے جب آپ نیچے سے پنکھا ہلائیں گے تو آپ کو ہوا لگے گی۔ ☆

Reading Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

آٹوگراف

سمعیہ غفار میمن

Downloaded From
Paksociety.com

''آپی! ہفتے کو ہماری یونی ورسٹی میں الوداعی پارٹی ہے۔'' شازیہ نے خوشی سے نازو کو بتایا۔

''اچھا تو میں کیا کروں؟'' نازو نے میگزین منھ کے سامنے سے ہٹاتے ہوئے کہا۔

''آپی! تمھیں پتا ہے پارٹی میں کون آ رہا ہے؟'' شازیہ جستجو پیدا کرنے کی کوشش کی۔

''شازیہ بتانا ہے تو جلدی بتاؤ اور مجھے تنگ مت کرو۔ دیکھ رہی ہو نا کہ میں کہانی پڑھ رہی ہوں، جاؤ یہاں سے۔'' نازو کو کہانی کے دوران مداخلت برداشت نہیں تھی۔

Reading Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

''وہی آپی! جس کی تم کہانی پڑھ رہی ہو۔ میرا مطلب ہے تمھارا پسندیدہ ادیب اور شاعر۔'' نازو اُٹھتے ہوئے بولی۔

''فاروقی صاحب آ رہے ہیں!'' نازو خوشی سے اُچھل پڑی، پھر شازیہ کو پکڑتے ہوئے بولی: ''میری پیاری بہن! تم مجھے پارٹی میں لے چلوگی نا؟''

''جی نہیں، یہ ہماری یونی ورسٹی کی پارٹی ہے۔ وہاں صرف طالب علم ہی آ سکتے ہیں۔'' شازیہ نے بہن کو ستانا شروع کیا۔

''شازیہ! تم تو انتظامیہ میں ہو، پلیز کسی طرح مجھے وہاں لے چلو۔ میں ان سے صرف آٹوگراف لوں گی۔'' نازو نے التجا کی۔

''ٹھیک ہے آپی! میں کوشش کرتی ہوں۔'' شازیہ نے تسلی دی

ہفتے کے روز دونوں بہنیں تیار ہو کر پارٹی میں پہنچیں۔ شازیہ نے نازو کو ہال میں بٹھایا اور بولی: ''آپی! تم یہاں بیٹھنا، مجھے کچھ کام ہے، میں تھوڑی دیر میں آتی ہوں۔''

''لیکن میں فاروقی صاحب کو پہچانوں گی کیسے؟ میں نے تو انھیں کبھی دیکھا ہی نہیں ہے۔'' نازو نے کہا۔

''آپی! میں آ کر تمھیں بتادوں گی۔'' شازیہ اپنے کاموں میں لگ گئی اور نازو فاروقی صاحب کا انتظار کرنے لگی۔ تمام مہمان آ گئے اور تقریب کا آغاز بھی ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد شازیہ آئی اور ایک شخص کی طرف اشارہ کیا: ''آپی! وہ رہے فاروقی صاحب۔''

عام سی شلوار قمیص پہنے ادھیڑ عمر کے ایک آدمی کے ساتھ فاروقی صاحب تشریف فرما تھے۔ نازو انھیں دیکھ کر بہت خوش تھی اور حیران بھی، کیوں کہ فاروقی صاحب

Reading Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

Downloaded From
Paksociety.com
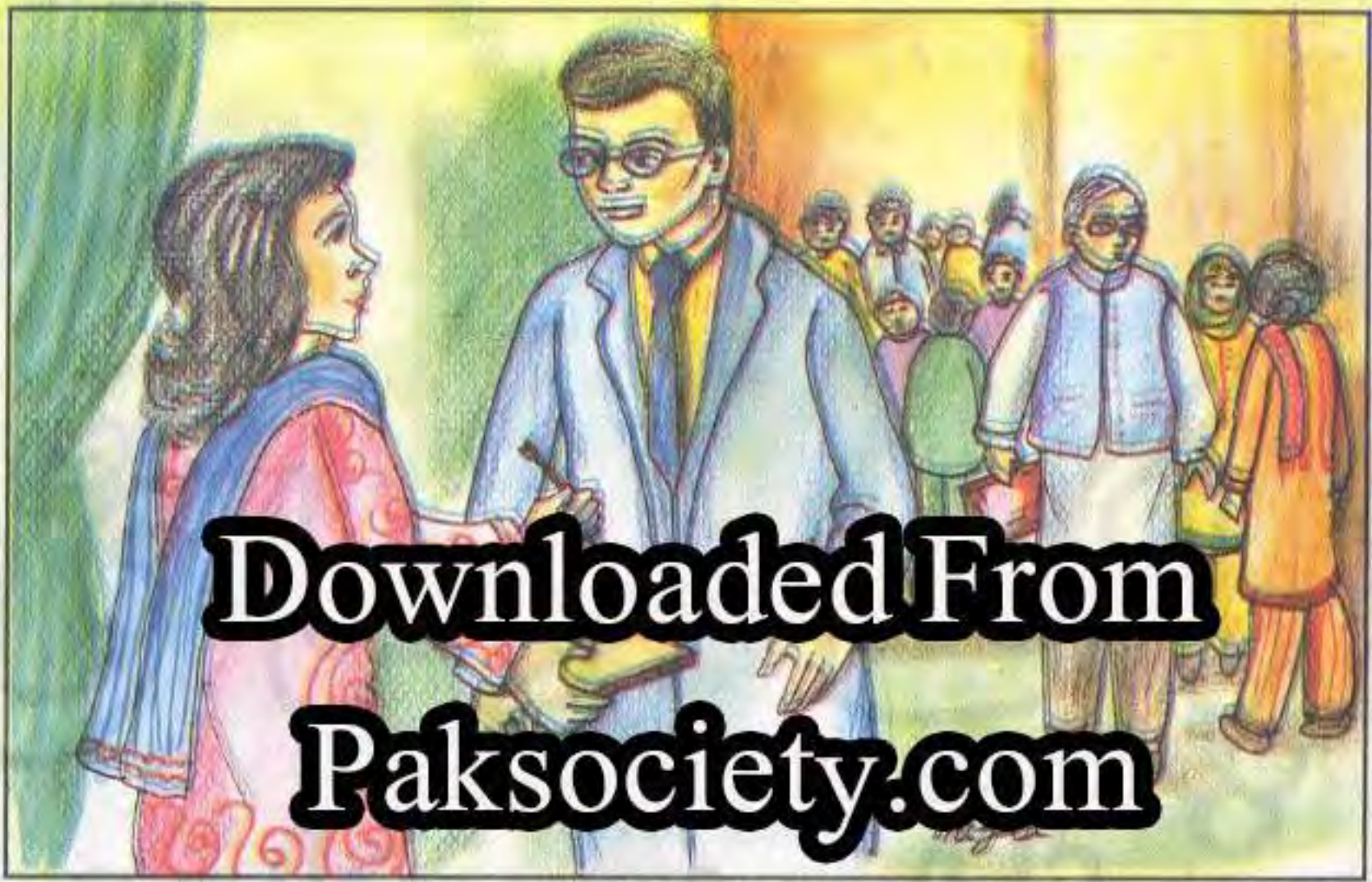
کے متعلق نازو نے جیسا سوچا تھا وہ اس کے بالکل برعکس تھے۔ یہ تھری پیس سوٹ میں ملبوس ایک خوب رو اور کم عمر نوجون تھے۔ اتنی کم عمری میں اتنی زیادہ ترقی بس یہی بات نازو کو حیران کر رہی تھی۔ نازو ان کی تحریریں کافی عرصے سے پڑھ رہی تھی، اس لیے اس کے ذہن میں فاروقی صاحب کا کچھ اور خاکہ تھا۔ نازو بے چینی سے تقریب ختم ہونے کا انتظار کرنے لگی، تاکہ فاروقی صاحب سے آٹوگراف لے سکے۔ تقریب ختم ہوئی تو لوگوں نے فاروقی صاحب کو گھیر لیا ۔لوگوں میں گھرے ہونے کی وجہ سے وہ یہ نہ دیکھ سکی کہ آٹوگرف کون دے رہا ہے۔ اب نازو ہجوم کم ہونے کا انتظار کرنے لگی۔ جوں ہی لوگ کم ہوئے، نازو بھاگ کر فاروقی صاحب کے پاس پہنچی اور بولی: ''سر! میرا نام نازیہ ہے اور میں آپ کی بہت بڑی مداح ہوں۔''

''بہت شکریہ'' وہ حیرانی سے بولے۔

Reading Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

''سر! آپ کی شخصیت ماشاء اللہ بہت پُر اثر ہے'' نازو نے کہا۔

''جی بہت شکریہ۔'' انھوں نے کہا۔

''سر! آپ کا طرزِ تحریر بہت عمدہ اور اسلوبِ بیان اعلا ہے۔ میں نے آپ کی ہر نظم اور ہر کہانی پڑھی ہے۔ جس طرح آپ کی تحریریں رسالے میں باقاعدگی سے شائع ہوتی ہیں بالکل اسی طرح میں بھی باقاعدگی سے آپ کو پڑھتی ہوں۔ آپ میرے پسندیدہ ادیب ہیں۔ آپ کی اکثر شاعری مجھے زبانی یاد ہے۔'' نازو نے تعریف کے پُل باندھے۔

''لیکن میں تو......'' انھوں نے کچھ کہنا چاہا۔

''مجھے آپ سے ملنے کا بہت شوق تھا۔ شکر ہے آج آپ سے ملاقات ہو گئی۔ آج میں بہت خوش ہوں۔ نازو پُر جوش ہو کر بولی۔

''بہت شکریہ۔'' وہ بولے۔

''سر! آٹو گراف پلیز۔'' نازو نے آٹو گراف بک دیتے ہوئے کہا۔

''ضرور۔'' انھوں نے کچھ لکھ کر بک نازو کو واپس کر دی۔

''آپ کی لکھائی بہت صاف ہے۔'' نازو نے آٹو گراف پڑھتے ہوئے کہا۔

''شکریہ۔'' انھوں نے عاجزی برقرار رکھی۔

''یہ کیا!'' نازو کی نظر آٹو گراف کے آخر میں لکھے نام پر پڑی ''آپ سلیم فاروقی نہیں ہیں۔''

''جی نہیں۔'' انھوں نے انکار میں سر ہلایا۔

''پھر؟'' نازو نے پوچھا۔

Reading Section
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
RSPK.PAKSOCIETY.COM
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

''حامد انصاری! میں بھی سلیم فاروقی صاحب کا بہت بڑا مداح ہوں اور ان سے آٹوگراف لینے آیا تھا۔'' حامد نے کہا۔

''تو پھر سلیم فاروقی کون ہیں؟'' نازو نے پوچھا۔

''وہ جو میرے ساتھ تشریف فرما تھے شلوار قمیص پہنے ہوئے۔'' حامد بولا۔

''شلوار قمیص والے!'' نازو حیران ہوئی۔

''میں اسی بات پر تو حیران تھا کہ میں نے اب تک صرف ایک ہی کہانی لکھی ہے، جو ابھی شائع نہیں ہوئی ہے تو آپ میری مداح کیسے بن گئی ہیں۔ دراصل میں نے فاروقی صاحب سے متاثر ہو کر یہ کہانی لکھی ہے، لیکن میں شاعر نہیں ہوں۔ کہانی کی اصلاح اور آٹوگراف لینے فاروقی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔'' حامد نے پوری بات تفصیل سے بتائی۔

''آپ نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا؟'' نازو کو غصہ آگیا۔

''آپ نے پہلے پوچھا ہی نہیں۔'' حامد نے کہا: ''ویسے میں نے آپ کو بتانے کی کوشش کی تھی، لیکن آپ نے موقع ہی نہیں دیا۔''

''اب فاروقی صاحب کہاں ہیں؟'' نازو نے پوچھا۔

''وہ تو چلے گئے۔'' حامد بولا۔

نازو نے پوچھا: ''چلے گئے؟ لیکن کہاں؟ ابھی تو مجھے ان سے آٹوگراف بھی لینا ہے۔''

''وہ باہر کی طرف گئے ہیں۔'' حامد نے باہر کی طرف اشارہ کیا۔

Reading Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

نازو کو اپنے آپ پر اور حامد انصاری پر بہت غصہ آ رہا تھا۔ وہ باہر کی طرف لپکی، تاکہ سلیم فاروقی کو روک کر آٹو گراف لے سکے۔ جب وہ باہر پہنچی تو اس نے دیکھا کہ فاروقی صاحب رکشے میں بیٹھ رہے تھے۔ جب تک وہ ان کے پاس پہنچی، رکشا روانہ ہو گیا۔

نازو تھوڑی دیر تک رکشے کو دور جاتا دیکھتی رہی، پھر بوجھل قدموں سے ہال میں واپس آئی اور شازیہ کا انتظار کرنے لگی۔

☆☆☆

ہمدرد نونہال اب فیس بک پیج پر بھی

ہمدرد نونہال تمھارا پسندیدہ رسالہ ہے، اس لیے کہ اس میں دل چسپ کہانیاں، معلوماتی مضامین اور بہت سی مزے دار باتیں ہوتی ہیں۔ پورا رسالہ پڑھے بغیر ہاتھ سے رکھنے کو دل نہیں چاہتا۔ شہید حکیم محمد سعید نے اس ماہ نامے کی بنیاد رکھی اور مسعود احمد برکاتی نے اس کی آب یاری کی۔ ہمدرد نونہال ایک اعلا معیاری رسالہ ہے اور گزشتہ ۶۳ برس سے اس میں لکھنے والے ادیبوں اور شاعروں کی تحریروں نے اس کا معیار خوب اونچا کیا ہے۔

اس رسالے کو کمپیوٹر پر متعارف کرانے کے لیے

اس کا فیس بک پیج (FACE BOOK PAGE) بنایا گیا ہے۔

www.facebook.com/hamdardfoundationpakistan

Reading Section

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

گوَیّا

شیخ سعدیؒ بیان کرتے ہیں کہ میرے استاد علامہ ابنِ جوزیؒ گانا سننے کے خلاف تھے، مجھے ایسی محفلوں میں جانے کا بہت شوق تھا اور میں اپنے استاد کی نصیحت کو نظر انداز کر کے چوری چھپے ایسی محفلوں میں شریک ہوتا رہتا تھا۔

ایک رات کا ذکر ہے کہ میں ایک محفل میں شریک ہوا تو وہاں ایسا گویا گا رہا تھا، جس کی آواز بہت خراب تھی اور جو گانے کے فن سے بھی آشنا نہ تھا۔ حاضرین میں سے ہر شخص اس کا گانا سن کر بیزار ہو رہا تھا۔ خود میرا بھی یہی حال تھا۔ دل چاہتا تھا کہ محفل سے نکل بھاگوں، لیکن محفل کے آداب کا خیال کر کے بیٹھا رہا۔

خدا خدا کر کے اس بد آواز گویّے نے گانا ختم کیا اور لوگوں نے اطمینان کا سانس لیا۔ انعام و اکرام دینے کا معاملہ تو رہا ایک طرف، کسی کے منھ سے تعریف کا ایک لفظ نہ نکلا، لیکن میں جلدی سے آگے بڑھا، اپنا عمامہ اُتار کر اس کے سر پر رکھ دیا۔ کمر سے دینار نکال کر اسے دیے اور پھر نہایت گرم جوشی سے اس سے بغل گیر ہو گیا۔

حاضرین نے میری اس حرکت کو بہت حیرت سے دیکھا۔ ایک صاحب نے پوچھا: ''بھلا آپ کو اس شخص کے گانے میں کون سی خوبی دکھائی دی، جو اس کی اتنی عزت بڑھائی؟''

میں نے کہا: ''جو کچھ بھی ہو، مجھ پر تو اس شخص کی کرامت ظاہر ہو گئی۔''

پوچھا گیا: ''وہ کیا؟''

میں نے جواب دیا کہ میرے استادِ محترم علامہ ابنِ جوزیؒ نے مجھے بار بار منع کیا ہے کہ میں گانے کی محفلوں میں شریک نہ ہوا کروں، لیکن اس حکم پر عمل نہ کرتا تھا۔ الحمدللہ آج اس شخص کا گانا سن کر میرے دل کی حالت بدل گئی اور آیندہ میں گانے کی محفلوں میں کبھی شریک نہ ہوں گا۔ ☆

Reading Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

ہنسی گھر

😊 ایک غریب بوڑھی عورت کے گیس کا بل دو لاکھ روپے کا آ گیا۔ بوڑھی عورت بل لے کر گیس کے دفتر پہنچی اور بولی: ''بدبختو! مجھے یہ بتاؤ کہ جہنم کی آگ کے لیے گیس کا پائپ میرے گھر سے جا رہا ہے کیا؟''

مرسلہ : سمیہ وسیم، سکھر

😊 ایک بھکاری بینک میں داخل ہونا چاہتا تھا۔ گارڈ نے اسے روک لیا اور کہا: ''جاؤ بابا! جاؤ معاف کرو۔''

بھکاری نے حقارت سے اسے گھورتے ہوئے کہا: ''بے وقوف! میں یہاں بھیک مانگنے نہیں آیا، بلکہ اپنے اکاؤنٹ میں پچاس ہزار روپے جمع کرانے آیا ہوں۔''

مرسلہ : ایم اختر اعوان، کراچی

😊 ایک سیاہ فام افریقی اپنے بچے کو گود میں لیے بیٹھا تھا۔ کنڈیکٹر نے بچے کی طرف اشارہ کر کے کسی سے کہا: ''اتنا بدصورت بچہ میں نے آج تک نہیں دیکھا۔''

افریقی نے بھی یہ بات سنی تو اسے بہت غصہ آیا۔ وہ کنڈیکٹر کو بُرا بھلا کہنے لگا۔ برابر میں بیٹھے ہوئے ایک مسافر نے اس سے پوچھا: ''کیا ہوا؟''

افریقی بولا: ''کنڈیکٹر نے میری بے عزتی کی ہے۔''

مسافر نے کہا: ''جاؤ مارو اس کو اور اپنا یہ بندر مجھے پکڑا دو۔''

مرسلہ : صبور خالد، کراچی

😊 ایک دن ملا نصرالدین چند دوستوں کے ساتھ جنگل سے گزر رہے تھے۔ اچانک گائے کی آواز آئی۔ ملا کے دوستوں نے کہا: ''ملا صاحب! گائے آپ کو بُلا رہی ہے۔''

ملا صاحب گائے کے پاس گئے اور واپس آ کر بولے: ''گائے کہہ رہی ہے کہ آج آپ ان گدھوں کے ساتھ کہاں گھوم پھر رہے ہیں؟''

مرسلہ : محمد احمد شاکر، ملتان

Reading Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

😊 پاگل خانے کے ایک کمرے میں سب پاگل ناچ رہے تھے۔ بس ایک پاگل چپ چاپ بیٹھا تھا۔ ڈاکٹر سمجھا کہ وہ ٹھیک ہوگیا ہے۔

ڈاکٹر: ''تم ڈانس کیوں نہیں کر رہے؟''

پاگل معصومیت سے: ''ارے ڈاکٹر بھائی! کبھی دولہا بھی ناچتا ہے؟''

مرسلہ : فہد فدا حسین، فیوچر کالونی

😊 گاہک: ''کیلا کتنے کا ہے؟''

پھل فروش: ''پانچ روپے کا۔''

گاہک: ''دو روپے کا دوگے؟''

پھل فروش: ''دو روپے میں تو اس کا چھلکا آئے گا۔''

گاہک: ''یہ لو تین روپے، چھلکا اُتار کر تم رکھ لو۔''

مرسلہ : آصف بوزدار، میرپور ماتھیلو

😊 ایک امریکی شہری کراچی آیا اور ہوٹل جانے کے لیے ایک ٹیکسی میں بیٹھا۔ راستے میں اسے قائداعظم کا مزار نظر آیا تو ڈرائیور سے پوچھا: ''یہ مزار کتنے دنوں میں بنا؟''

ڈرائیور: ''ایک مہینے میں۔''

امریکن: ''اگر یہ ہمارے ملک میں ہوتا تو دو ہفتوں میں بن جاتا۔''

آگے جانے کے بعد پھر پوچھا: ''یہ اسٹیٹ بینک کی عمارت کتنے دنوں میں بنی؟''

ڈرائیور: ''دو ہفتوں میں۔''

امریکن: ''اگر یہ ہمارے ملک میں ہوتی تو تین دن میں ہی بن جاتی۔''

جب وہ حبیب بینک پلازہ کے قریب سے گزرے تو امریکن نے پوچھا: ''یہ بلڈنگ کتنے دنوں میں بنی؟''

ڈرائیور: ''پتا نہیں، صبح تو نہیں تھی۔''

مرسلہ : تازیہ مُغل، نوشہرو فیروز

😊 ڈاکٹر نے باتونی مریضہ کا معائنہ کرنے کے بعد کہا: ''آپ کو کوئی بیماری نہیں ہے، بس آرام کی ضرورت ہے۔''

مریضہ: ''لیکن میری زبان تو آپ نے دیکھی نہیں۔''

ڈاکٹر: ''اسی کو تو آرام کی ضرورت ہے۔''

مرسلہ : شمائلہ ذیشان، ملیر

😊 ایک شاعر کا تخلص زخمی تھا۔ وہ کسی کام

Reading Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

سے ایک دوست کے گھر گئے۔ دستک کے جواب میں اندر سے دوست کی بیگم نے پوچھا: ''کون ہے؟''

شاعر صاحب نے شاعرانہ انداز میں کہا: ''جی میں زخمی ہوں۔''

اندر سے آواز آئی: ''اسپتال آگے ہے۔''

مرسلہ : ایم اختر اعوان، کراچی

☺ ایک کلاس میں مینڈک کو بے ہوش کرنا تھا اور دوا نہیں مل رہی تھی۔ ایک لڑکے نے اُٹھ کر کہا: ''سر! اسے میری جرابیں سنگھا دیں۔''

استاد نے کہا: ''اسے بے ہوش کرنا ہے، مارنا نہیں۔''

مرسلہ : حافظ ماہ نور داد محمد بلوچ، ٹنڈوالہیار

☺ ایک سردار صاحب اپنے دوست سے ملنے گئے۔ دوست نے ان کے لیے بیس روٹیاں پکوائیں۔ سردار صاحب کہنے لگے: ''پیارے دوست! میں کوئی جن تو نہیں جو بیس روٹیاں کھاؤں گا، میرے لیے تو اُنیس روٹیاں ہی بہت تھیں۔''

مرسلہ : حرا سعید شاہ، جوہر آباد

☺ پہلا دوست: ''تمھارا بھائی کیا کر رہا ہے آج کل؟''

دوسرا دوست: ''میرے بھائی نے دکان کھولی تھی۔''

پہلا دوست: ''کیسی چل رہی ہے؟''

دوسرا دوست: ''معلوم نہیں۔''

پہلا دوست: ''کیوں؟ بھائی سے ملاقات نہیں ہوتی؟''

دوسرا دوست: ''ہوتی ہے، وہ چھے ماہ کے لیے جیل میں ہے۔''

پہلا دوست: ''حیرانی ہے، کیوں؟''

دوسرا دوست: ''اس نے تالا توڑ کر دکان کھولی تھی۔''

مرسلہ : شیروشیہ شاہ، حیدر آباد

☺ ڈاکٹر: ''آپ کے تین دانت ایک ساتھ کیسے ٹوٹ گئے؟''

مریض: ''بیوی نے سخت روٹی پکائی تھی۔''

ڈاکٹر: ''تو کھانے سے انکار کر دیتے۔''

مریض: ''یہی تو کیا تھا۔''

مرسلہ : عمارہ خرم، کراچی

Reading Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

معلومات افزا

سلیم فرخی

معلومات افزا کے سلسلے میں حسب معمول ۱۶ سوالات دیے جا رہے ہیں۔ سوالوں کے سامنے تین جوابات بھی لکھے ہیں، جن میں سے کوئی ایک صحیح ہے۔ کم سے کم گیارہ صحیح جوابات دینے والے نونہال انعام کے مستحق ہو سکتے ہیں، لیکن انعام کے لیے سولہ صحیح جوابات بھیجنے والے نونہالوں کو ترجیح دی جائے گی۔ اگر ۱۶ صحیح جوابات دینے والے نونہال ۱۵ سے زیادہ ہوئے تو پندرہ نام قرعہ اندازی کے ذریعے سے نکالے جائیں گے۔ قرعہ اندازی میں شامل ہونے والے باقی نونہالوں کے صرف نام شائع کیے جائیں گے۔ گیارہ سے کم صحیح جوابات دینے والوں کے نام شائع نہیں کیے جائیں گے۔ کوشش کریں کہ زیادہ سے زیادہ صحیح جوابات دے کر انعام میں ایک اچھی سی کتاب حاصل کریں۔ صرف جوابات (سوالات نہ لکھیں) صاف صاف لکھ کر کوپن کے ساتھ اس طرح بھیجیں کہ ۱۸- فروری ۲۰۱۶ء تک ہمیں مل جائیں۔ کوپن کے علاوہ علاحدہ کاغذ پر بھی اپنا مکمل نام پتا اردو میں بہت صاف لکھیں۔ ادارہ ہمدرد کے ملازمین / کارکنان انعام کے حق دار نہیں ہوں گے۔ ☆

۱۔ مدینہ منورہ کا پرانا نام .... ہے۔ (بطحا ۔ بصرہ ۔ یثرب)

۲۔ اسلامی سال کا پہلا مہینا .... ہے۔ (ربیع الاول ۔ جمادی الاول ۔ محرم الحرام)

۳۔ پاکستان ہاکی فیڈریشن کے پہلے صدر .... تھے۔ (محمد علی بوگرہ ۔ راجا غضنفر علی خاں ۔ سردار ممتاز علی خاں)

۴۔ پاکستان کا شہر خوشاب .... ڈویژن میں ہے۔ (مردان ۔ سرگودھا ۔ سبی)

۵۔ بنگلہ دیش بننے کے بعد پاکستان کے پہلے چیف آف اسٹاف .... تھے۔ (جنرل ٹکا خاں ۔ جنرل گل حسن ۔ جنرل ضیاء الحق)

۶۔ کاشغر نامی شہر .... میں ہے۔ (افغانستان ۔ ایران ۔ چین)

۷۔ دنیا کا سب سے قدیم ضابطۂ اخلاق اور آئین اٹھارویں صدی قبل مسیح میں .... نے بنایا تھا۔ (اخناتون ۔ حمورابی ۔ بطلیموس اول)

۸۔ سمتیں بتانے والے آلے کو .... کہتے ہیں۔ (بادنما ۔ قطب نما ۔ جہت نما)

۹۔ پائرومیٹر (PYROMETER) سے .... کی تپش ناپی جاتی ہے۔ (سورج ۔ آگ ۔ موسم)

۱۰۔ ۱۹۵۹ء میں .... نے پاکستان میں یونائیٹڈ بینک قائم کیا تھا۔ (آغا شاہی ۔ آغا بدرالدین ۔ آغا حسن عابدی)

۱۱۔ سب سے زیادہ جزائر والا ملک .... ہے۔ (بلغاریہ ۔ ملائیشیا ۔ انڈونیشیا)

۱۲۔ مشہور شاعر .... کا اصل نام مرزا محمد رفیع ہے۔ (داغ دہلوی ۔ سودا ۔ آتش)

۱۳۔ مُوش فارسی زبان میں .... کو کہتے ہیں۔ (خرگوش ۔ مرغی ۔ چوہے)

۱۴۔ محی الدین اورنگ زیب عالمگیر .... میں ہندستان کے حکمران بنے تھے۔ (۱۶۲۶ء ۔ ۱۶۵۹ء ۔ ۱۷۰۷ء)

۱۵۔ اردو زبان کی ایک ضرب المثل: ''ڈھاک کے .... پات۔'' (تین ۔ چار ۔ پانچ)

۱۶۔ مشہور شاعرہ پروین شاکر کے اس مشہور شعر کا دوسرا مصرع مکمل کیجیے:

جگنو کو دن کے وقت پرکھنے کی ضد کریں بچے ہمارے .... کے چالاک ہو گئے (زمانے ۔ عہد ۔ دور)

Reading Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

کوپن برائے معلومات افزا نمبر ۲۴۲ (فروری ۲۰۱۶ء)

نام :

پتا :

کوپن پر صاف صاف نام، پتا لکھیے اور اپنے جوابات (سوال نہ لکھیں، صرف جواب لکھیں) کے ساتھ لفافے میں ڈال کر دفتر ہمدرد نونہال، ہمدرد ڈاک خانہ، کراچی ۷۴۶۰۰ کے پتے پر اس طرح بھیجیں کہ ۱۸-فروری ۲۰۱۶ء تک ہمیں مل جائیں۔ ایک کوپن پر ایک ہی نام لکھیں اور صاف لکھیں۔ کوپن کو کاٹ کر جوابات کے صفحے پر چپکا دیں۔

کوپن برائے بلاعنوان انعامی کہانی (فروری ۲۰۱۶ء)

عنوان :

نام :

پتا :

یہ کوپن اس طرح بھیجیں کہ ۱۸ -فروری ۲۰۱۶ء تک دفتر پہنچ جائے۔ بعد میں آنے والے کوپن قبول نہیں کیے جائیں گے۔ ایک کوپن پر ایک ہی نام اور ایک ہی عنوان لکھیں۔ کوپن کو کاٹ کر کاپی سائز کے کاغذ پر درمیان میں چپکایئے۔

Reading Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

صحّی معلومات کی معیاری کتابیں

حکیم محمد سعید کے طبّی مشورے

شہید حکیم محمد سعید عظیم طبیب اور مقبول ترین معالج تھے۔ انھوں نے قارئین ہمدرد نونہال اور مریضوں کے سوالات کے جواب میں بے شمار بیماریوں کے علاج بتائے ہیں، جو مسعود احمد برکاتی نے اس کتاب میں بڑے سلیقے سے جمع اور مرتب کر دیے ہیں۔

نواں ایڈیشن

صفحات : ۳۴۴ قیمت : ۳۰۰ رُپے

مفید غذائیں دوائیں

غذا اور صحت سے متعلق ایک عمدہ کتاب

اس کتاب میں ۲۰۰ غذاؤں اور دواؤں کے خواص بیان کیے گئے ہیں، جن میں طب مشرقی اور جدید طب، دونوں کی تحقیقات شامل ہیں۔

دسواں ایڈیشن

صفحات : ۲۴۰ قیمت : ۲۵۰ رُپے

اعضا بولتے ہیں

بچوں اور بڑوں میں شعور صحت پیدا کرنے کے لیے یہ کتاب آسان زبان میں اور دل چسپ ہے۔ انسان کے مختلف اعضا کیا خدمات انجام دیتے ہیں، کس جگہ ہوتے ہیں، انھیں کون کون سی بیماریاں لاحق ہو سکتی ہیں اور ان کا علاج کیا ہے؟ یہ سب معلومات ہمارے اعضا اپنے بارے میں خود بیان کرتے ہیں۔ اعضا کی رنگین تصاویر کے ساتھ یہ کتاب طالب علموں کے لیے خاص طور پر نہایت مفید ہے۔

صفحات : ۱۲۲ قیمت : ۱۰۰ رُپے

پھل بولتے ہیں

پھلوں کے بارے میں مفید معلومات، خود پھلوں کی زبانی بیان کی گئی ہیں۔ ایک دل چسپ کتاب جو بچوں اور بڑوں کو پھلوں کے خواص بتانے کے ساتھ ساتھ پھل کھانے کا شوق بھی پیدا کرتی ہے۔

سید رشید الدین احمد کی مقبول کتاب پھلوں کی رنگین تصاویر کے ساتھ

آٹھواں ایڈیشن

صفحات : ۱۲۰ قیمت : ۱۷۵ رُپے

ہمدرد فاؤنڈیشن پاکستان، ہمدرد سینٹر، ناظم آباد نمبر ۳، کراچی۔ ۷۴۶۰۰

Reading Section

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 | PAKSOCIETY

آدھی ملاقات

❁ دسمبر کا سرورق اچھا تھا۔ تمام کہانیاں شان دار تھیں، جن میں سے دو بھائی (ناصر محمود فرہاد)، وفادار کتّا (غلام مصطفیٰ سولنگی)، بہادر مولان، پُراسرار جزیرہ (جاوید اقبال) بلاعنوان کہانی (خلیل جبار)، آگے ہم، پیچھے بم (ایمن) اور گاؤں کا ڈاکٹر (ریحان خورشید) بہت پسند آئیں۔ نظموں میں قائداعظم (حکیم خاں حکیم)، دنیا کے رنگ (شمس القمر عاکف)، محنت کا پھل (ضیاء الحسن ضیا)، مزدور (محمد شفیق اعوان) بہت بہت پیاری تھیں۔ نونہال ادیب میں بھی دل چسپ کہانیاں تھیں۔ سلمان یوسف سمیجہ، مظفر گڑھ۔

❁ ہر کہانی مزے دار تھی۔ نظموں میں مزدور، محنت کا پھل، اے قائداعظم اور دنیا کے رنگ اچھی نظمیں تھیں۔ کہانیاں بھی مزے دار تھیں۔ بہادر مولان، آگے ہم، پیچھے بم، وفادار کتّا، گاؤں کا ڈاکٹر اور بلاعنوان کہانی لاجواب تھیں۔ نونہال مصور کا صفحہ اچھا لگا۔ باقی سلسلے عمدہ تھے۔ انکل! کیا میں بچوں کی سندھی کہانیاں اردو میں ترجمہ کر کے بھیج سکتا ہوں؟ زہیر بن ذوالفقار بلوچ، کراچی۔

> آپ کو رسالہ اچھا لگا، بہت اچھی بات ہے۔ سندھی کہانیاں اردو میں لائیے۔ مزید سندھی کہانیاں نونہال کے قاری پڑھیں گے اور آپ کو داد دیں گے۔

❁ نیا شمارہ لاجواب تھا، پڑھ کر بہت مزہ آیا۔ حارث علی خان، حیدرآباد۔

❁ جاگو جگاؤ نے ہر بار کی طرح جگا دیا۔ اس مہینے کا خیال ہر مہینے کی طرح بہترین تھا۔ روشن خیالات نے دماغ کو روشن کر دیا۔ نبی کریمؐ کا جانوروں پر رحم (نسرین شاہین) بہت زبردست تھا۔ نوعمر قائداعظم (سلیم فرخی) نے معلومات کے ساتھ ایک بات واضح کر دی کہ قائداعظم نے ۱۶ سال تک میٹرک نہیں کیا تھا۔ دو بھائی (ناصر محمود فرہاد) بھی بہترین تھی۔ انعام صابر، سعود آباد۔

❁ تمام کہانیاں بہترین تھیں۔ بہادر مولان، وفادار کتّا، دو بھائی اور بلاعنوان کہانی بھی زبردست تھی۔ نسرین شاہین کی تحریر نبی کریمؐ کا جانوروں پر رحم واقعی بہت بہترین تحریر تھی۔ بیت بازی کے تمام اشعار ایک سے بڑھ کر ایک تھے۔ غرض یہ کہ تمام شمارہ زبردست تھا۔ مریم ساجد، کوئٹہ۔

❁ سرورق بہت پسند آیا۔ معلومات افزا بہت اچھا سلسلہ ہے اور میرا پسندیدہ ہے۔ پہلی مرتبہ ہمدرد نونہال پڑھا ہے اور پہلا خط لکھ ڈالا۔ جاگو جگاؤ بھی اچھا لگا۔ نبی کریمؐ کا جانوروں پر رحم (نسرین شاہین) زبردست تحریر تھی۔ نظمیں ساری کی ساری ایک دوسرے سے بڑھ کر تھیں۔ نونہال لغت سے اردو بہت بہتر ہوتی ہے۔ مسکراتی لکیریں اور آئیے مصوری سیکھیں دونوں بلاشبہ زبردست ہیں۔ امبر ملک، حیدرآباد۔

❁ سرورق کی تصویر اچھی ہونی چاہیے۔ اس بار بھی سرورق اچھا نہیں لگا۔ ساری کہانیاں لاجواب تھیں۔ نظمیں بھی اچھی تھیں۔ مضامین سبق آموز تھے۔ باقی سلسلے بھی عمدہ تھے۔ نونہال ادیب، علم دریچے، نونہال مصور لاجواب سلسلے ہیں۔ عافیہ ذوالفقار، کراچی۔

❁ سال ۲۰۱۵ء کا آخری شمارہ مزے دار تھا۔ ہر کہانی ایک سے بڑھ کر ایک تھی۔ محترم غلام مصطفیٰ سولنگی کی ''وفادار کتّا'' کہانی

Reading Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

پڑھ کر آنکھیں بھیگ گئیں۔ بہادر مولان کہانی دل چسپ تھی۔ پُراسرار جزیرہ، دو بھائی، آگے ہم، پیچھے بم (ایمن) اور بلاعنوان کہانی (خلیل جبار) بہت اچھی، مزے دار اور دل چسپ تھی۔ مضامین دل چسپ تھے۔ عالیہ ذوالفقار، کراچی۔

● دسمبر کا شمارہ بہت دل چسپ تھا۔ جاگو جگاؤ، پہلی بات، اس مہینے کا خیال، روشن خیالات تو واقعی روشن رہے۔ ساری کہانیاں نمبرون تھیں۔ بہادر مولان، پُراسرار جزیرہ، دو بھائی، آگے ہم، پیچھے بم، وفادار کتا اور بلاعنوان کہانیاں اچھی لگیں۔ مضامین پیارے اور عمدہ تھے۔ مضمون ''حضورِ اکرم کا جانوروں پر رحم'' نسرین شاہین دل چسپ تھا۔ ناعمہ بنت ذوالفقار، کراچی۔

● دسمبر کا شمارہ بہت اچھا لگا۔ بہادر مولان بہت اچھی لگی۔ گاؤں کا ڈاکٹر، وفادار کتا، بلاعنوان کہانی نہایت اچھی اور سبق آموز کہانیاں تھیں۔ سعد حسین، کراچی۔

● دسمبر کا شمارہ ہر لحاظ سے بہترین تھا۔ ہر کہانی ایک سے بڑھ کر ایک تھی۔ محمد اذعان خان، کراچی۔

● ہمدرد نونہال ایک معلوماتی گلدستہ ہے۔ جس کا ہر پھول ایک الگ خوشبو رکھتا ہے۔ کسی پتے نے خوب ہنسایا تو کسی پھول نے آنکھیں نم کر دیں۔ ماہِ دسمبر کے شمارے میں روشن خیالات نے دل کی گہرائیوں کو چھو لیا۔ عبیرہ صابر، کراچی۔

● انکل! ہمدرد نونہال کسی سائبان سے کم نہیں اور اس کی تحریریں کسی کہکشاں سے کم نہیں اور پورا ہمدرد نونہال شروع سے آخر تک واہ واہ ہے اور بغیر نونہال پڑھے دن نہیں گزرتا۔ شیزہ صفوان، کراچی۔

● دسمبر کا ہمدرد نونہال زبردست تھا۔ حضورؐ کا جانوروں پر رحم اچھا مضمون تھا۔ اس مہینے کے روشن خیالات زبردست تھے۔ نوعمر قائداعظم پڑھ کر کافی معلومات ملیں۔ جاوید اقبال کا پُراسرار جزیرہ پڑھ کر بہت مزہ آیا۔ دو بھائی ہمدرد نونہال کی اول مزے دار کہانی تھی۔ نظم غلام بچہ، پڑھ کر بہت اچھا لگا۔ آگے ہم، پیچھے بم کافی مزاحیہ کہانی تھی۔ محمد شہیر یاسر، راولپنڈی۔

● میں نونہال ادب کی کتابیں منگوانا چاہتا ہوں۔ پلیز ڈاک سے کتابیں منگوانے کا طریقہ رسالہ میں شائع کریں، تاکہ اس سے ہماری راہنمائی ہو سکے۔ رزاق علی، اٹک۔

آپ کو ممبر شپ کارڈ اور فہرست ارسال کی جا رہی ہیں۔ جلد مل جائے گی۔ کتابوں کے نام لکھ کر اس کی قیمت ہمیں منی آرڈر سے بھیج دیں، کتابیں روانہ کر دی جائیں گی۔

● دسمبر کا شمارہ اوسط تھا۔ بہادر مولان کی کہانی میں کچھ خاص دل چسپی نظر نہ آئی۔ اسی طرح دو بھائی بھی پرانی کہانیوں کی طرز پر تھا۔ اسی لیے پسند نہ آئی۔ جب کہ آگے ہم، پیچھے بم نہایت ہی سنسنی خیز کہانی تھی، اسی لیے دل کو بھا گئی۔ بلاعنوان کہانی بھی پسند آئی۔ میرے لیے ہمیشہ کی طرح اس بار بھی جاگو جگاؤ، روشن خیالات، پہلی بات اور علم دریچے خاصی دل چسپی کے حامل اور باعثِ رونق تھے۔ ''نوعمر قائداعظم'' پر سلیم فرخی کی محنت نظر آئی اور ''حضور اکرم کا جانوروں پر رحم'' میں نسرین شاہین نے دلوں کو منور کیا۔ کامران اللہ خٹک، اسلام آباد۔

● سرورق خاص نہیں تھا۔ اس مہینے کا خیال اقوام کے لیے بہترین رہنما ہے۔ پہلی بات سے نونہال لغت تک سارا شمارہ قابلِ تعریف تھا۔ بلاعنوان کہانی نے معاشرے کو ایک نیا پیغام دیا ہے۔ سیدہ اریبہ بتول، کراچی۔

● دسمبر کا شمارہ بہت اچھا تھا۔ انتہائی زبردست، لیکن ایک چیز کی کمی جو آج سے پہلے کبھی محسوس نہیں ہوئی، وہ تھی تحریروں کی کمی، لطیفے کم تھے اور باقی تحریریں بھی کم۔ نونہال لکھاریوں کی تعداد بھی کم ہو گئی ہے۔ شاید پڑھنے کی لگن کم ہوتی جا رہی ہے۔ مدیحہ رمضان بھٹہ، اوتھل لسبیلہ۔

Reading Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

✿ کہانیاں لاجواب تھیں۔ آگے ہم، پیچھے بم (ایمن)، میرے والد، بلاعنوان کہانی اور دو بھائی بہت ہی اچھی لگیں۔ ہر تحریر انتہائی دل چسپ اور سبق آموز تھی۔ نگہت رمضان، زنیر عاشر، اویس حیدر، اوتھل بلوچستان۔

✿ گوجرانوالہ میں ہمدرد نونہال نہ بک اسٹال پر ملتا ہے اور نہ کسی اخبار والے سے ملتا ہے۔ مجھے بہت مشکل ہوتی ہے۔ آپ بتائیں کیا کروں؟ بلاعنوان کے لیے کہانی کیسے بھیجوں؟ کیا قسط وار کہانی بھیج سکتے ہیں؟ احمد خالد، گوجرانوالہ۔

> بہت تکلیف دہ بات ہے۔ گوجرانوالہ میں ہمدرد کے رسالے پہنچنے ضروری ہیں۔ کہانی ڈاک سے اس خط کی طرح بھیج سکتے ہیں۔ قسط وار کہانی نہ بھیجیں۔

✿ دسمبر کا شمارہ سپرہٹ تھا۔ خاص طور پر بہادر مولان ٹاپ پر تھی۔ باقی تمام کہانیاں بھی اچھی تھیں۔ محمد شکیب، بہاول پور۔

✿ دسمبر کا شمارہ سپرہٹ تھا۔ لطیفوں نے ہنسا ہنسا کر لوٹ پوٹ کر دیا۔ وفادار کتا (غلام مصطفیٰ سولنگی) اور آگے ہم، پیچھے بم نے دل جیت لیا۔ سرورق اچھا نہیں تھا۔ بلاعنوان کہانی بہت اچھی لگی۔ پہلی بات اور جاگو جگاؤ زبردست تھے۔ بخت خان، ٹاؤن شپ۔

✿ دو کہانیاں بہادر مولان اور آگے ہم، پیچھے بم اچھی لگیں۔ بہادر مولان ایک سبق آموز کہانی ہے کہ کس طرح ایک لڑکی اپنے والد کی جان بچانے کے لیے ساری دنیا سے لڑ گئی۔ کاش! میرے اندر بھی ایسا حوصلہ ہوتا۔ میں تو اکیلے سڑک پار نہیں کر سکتی۔ کہانی آگے ہم، پیچھے بم اچھی لگی۔ کس طرح رنگین کے گٹے نے سب کو بھاگنے پر مجبور کر دیا۔ زینب ناصر، فیصل آباد۔

✿ ہمیشہ کی طرح اس ماہ کا شمارہ بھی سپرہٹ تھا۔ مزدور بچہ (محمد شفیق اعوان) اور غلام بچہ (علم دریچے میں) بہترین نظمیں تھیں۔ انکل! آپ مرزا ادیب کی کہانیوں سے بھی ہمارے نونہال کو سجایا کریں۔ اس بار بیرونِ ممالک کا ادب زیادہ نظر آیا۔ خوشی ہوئی کہ اب ہم دوسروں کی تحریروں سے بھی مستفید ہو سکتے ہیں۔ سمیرہ بتول اللہ بخش سعیدی، حیدر آباد۔

✿ دسمبر کا شمارہ پوری آب و تاب سے جگمگا رہا تھا۔ پورا شمارہ اے ون تھا۔ پُراسرار جزیرہ واقعی میں پراسرار تھا۔ دو بھائی پڑھ کر پتا چلا کہ لالچ بہت بُری چیز ہے۔ بہادر مولان پڑھ کر بہادری کا سبق ملا۔ وفادار کتا بھی اچھی لگی۔ بلاعنوان کہانی زبردست تھی۔ مریم عبدالسلام شیخ، نواب شاہ۔

✿ دسمبر کے شمارے کا سرورق نہایت حسین تھا۔ جاگو جگاؤ نے سوئے ہوئے ذہن کو جگا دیا۔ پہلی بات بھی خوب رہی اور انکل! آپ کو بہت بہت مبارک ہو ۶۳ سال مکمل ہونے پر ہمدرد نونہال کو بھی مبارک باد قبول ہو۔ نظمیں تمام چٹ پٹی تھیں۔ بہادر مولان زبردست کہانی تھی۔ پُراسرار جزیرہ سچ مچ پُراسرار تھا۔ دو بھائی بھی خوب رہی۔ محمد عمر بن عبدالرشید، کراچی۔

✿ دسمبر کا شمارہ اپنی نوعیت کا بہترین شمارہ تھا۔ دل چسپ کہانیوں میں بہادر مولان، دو بھائی، پُراسرار جزیرہ شامل ہیں۔ نظموں میں اے قائد اعظم، محنت کا پھل بہت دل چسپ تھیں۔ ہنسی گھر پڑھ کر تو میں لوٹ پوٹ ہو گیا۔ محمد احمد حسن مصطفوی، بہاول پور۔

✿ نظموں میں سے دو نظمیں اے قائد اعظم (حکیم خاں حکیم) اور محنت کا پھل (ضیاء الحسن ضیا) اچھی تھیں۔ کہانیوں میں بہادر مولان، پُراسرار جزیرہ، وفادار کتا بہت دل چسپ اور لاجواب تھیں۔ محمد معاذ مصطفوی، بہاول پور۔

✿ جو بہترین کہانیاں تھیں ان میں بہادر مولان، دو بھائی، پُراسرار جزیرہ شامل ہیں۔ نظموں میں اے قائد اعظم، محنت کا پھل بہترین نظمیں تھیں۔ محمد طیب رضا مصطفوی، بہاول پور۔

✿ ہمدرد نونہال ایک زبردست رسالہ ہے۔ آپ لوگوں کی ٹیم

Reading Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

اسے بہت خوب صورتی سے چلا رہی ہے۔ تازہ شمارہ نہایت دل چسپ اور قابلِ تعریف تھا، اقوالِ زریں، جاگو جگاؤ، پہلی بات، نونہال ادیب اور علم دریچے اچھے تھے۔ سب کہانیاں ایک سے بڑھ کر ایک تھیں۔ آصف بوزدار، میرپور ماتھیلو۔

❁ تمام کہانیاں اپنے عروج پر تھیں۔ خاص طور پر بلاعنوان کہانی، وفادار کتا، آگے ہم، پیچھے بم، پُراسرار جزیرہ وغیرہ۔ حفصہ خلیل، حیدرآباد۔

❁ جاگو جگاؤ اور پہلی بات بہت اچھی لگی۔ ہر ماہ کی طرح اس دفعہ بھی رسالہ کہانیوں اور دل چسپ معلومات سے بھرپور تھا۔ خاص کر حضورِ اکرمؐ کا جانوروں پر رحم، بہادر مولان، پُراسرار جزیرہ، دو بھائی، آگے ہم، پیچھے بم، وفادار کتا، نوعمر قائداعظم اور بلاعنوان کہانی بہت پسند آئیں۔ عبدالجبار رومی انصاری، لاہور۔

❁ دسمبر کا شمارہ اچھی اچھی کہانیوں، معلومات افزا اور ہنسی گھر سے بھرا پڑا تھا۔ تمام تحریریں اچھی تھیں۔ دیکھا جائے تو شمارے کے سرورق سے لے کر نونہال لغت تک بہترین تھا۔ محمد تیمور علی، جگہ نامعلوم۔

❁ کہانی آگے ہم، پیچھے بم بہت شان دار تھی۔ اس کے علاوہ دو بھائی بھی اچھی کہانی تھی۔ نوعمر قائداعظم تحریر بھی بہت اچھی تھی۔ مزدور (نظم) زبردست تھی۔ نام پتا نامعلوم۔

❁ کہانی دو بھائی اچھی لگی۔ آگے ہم، پیچھے بم، نقل شدہ تھی۔ بہادر مولان نے فوجی بننے کا جذبہ پیدا کیا۔ وفادار کتا سمجھ میں نہیں آئی۔ پہلا نمبر بلاعنوان کہانی نے حاصل کیا۔ ہنسی گھر نے ہنسنے پر مجبور کر دیا۔ گاؤں کا ڈاکٹر بہترین کہانی تھی۔ فرحین، اسلام آباد۔

❁ نمبر ایک پر بلاعنوان کہانی تھی۔ بہادر مولان، پُراسرار جزیرہ (جاوید اقبال)، دو بھائی (ناصر محمود فرہاد)، وفادار کتا (غلام مصطفیٰ سولنگی) سب دوسرے نمبر پر تھیں۔ گاؤں کا ڈاکٹر اور باقی کہانیاں نمبر تین پر تھیں۔ تسبیح، کراچی۔

❁ کہانیوں میں بلاعنوان کہانی، بہادر مولان، میرے والد، گاؤں کا ڈاکٹر بہترین تھیں۔ وفادار کتا پڑھ کر دکھ ہوا اور آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ آگے ہم، پیچھے بم پڑھ کر بہت مزہ آیا۔ پُراسرار جزیرہ، دو بھائی، سب سے قیمتی چونچ بھی اچھی تھی۔ طوبیٰ بنتِ عبدالرؤف قریشی، کراچی۔

❁ کہانیوں میں بہادر مولان، دو بھائی، پُراسرار جزیرہ اور نظموں میں اے قائداعظم، محنت کا پھل بہت دل چسپ تھیں۔ ہنسی گھر پڑھ کر میں بہت لوٹ پوٹ ہوا۔ مجھے نونہال بک کلب کا کارڈ بھیج دیا جائے، تاکہ میں اپنی لائبریری سجا سکوں۔ محمد شبیر رضا مصطفوی، بہاول پور۔

آپ کا نونہال بک کلب کارڈ بنا دیا گیا ہے۔ جلد مل جائے گا۔ ممبر شپ نمبر ۱۰۲۵۱۹ ہے۔

❁ تمام تحریریں اور کہانیاں اچھی تھیں۔ سب سے اچھی غلام مصطفیٰ سولنگی کی کاوش وفادار کتا لگی، جسے پڑھ کر آنکھ نم ہوگئی۔ چینی کہانی بہادر مولان بھی بہت اچھی لگی۔ نوعمر قائداعظم (سلیم فرخی) ایک اچھی تحریر رہی۔ نسرین شاہین کی تحریر ''حضورِ اکرمؐ کا جانوروں پر رحم'' ایک سبق آموز اور اچھی تحریر تھی۔ کہانی آگے ہم، پیچھے بم (ایمن) ایک مزے دار کہانی تھی۔ محمد شفیق اعوان کی نظم ''مزدور'' اچھی لگی۔ نظم اے قائداعظم (حکیم خاں حکیم) بھی اچھی لگی۔ کومل فاطمہ اللہ بخش، لیاری۔

❁ قائداعظم کے بارے میں معلومات اچھی لگیں۔ اس ماہ بلاعنوان کہانی بہت اچھی تھی۔ بہادر مولان بھی زبردست تھی۔ آیئے مصوری سیکھیں اچھا سلسلہ ہے۔ معلومات افزا ہمیں بہت پسند ہے۔ ہانیہ شفیق، زہرہ شفیق، کراچی۔

❁ دسمبر کا شمارہ بہت خوب صورت اور آپ سب کی محنت کا

Reading Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

ثبوت تھا۔ سب کی سب کہانیاں بہترین تھیں۔ ایم اختر اعوان، کراچی۔

❁ تمام کہانیاں بہت اچھی تھیں۔ پہلے نمبر پر وفادار کتا، دوسرے نمبر پر دو بھائی، تیسرے نمبر پر بلاعنوان کہانی بہت اچھی لگی۔ روشن خیالات اور علم دریچے اچھا سلسلہ ہے۔ محمد عدنان احمد، کراچی۔

❁ کہانیاں بہت ہی زبردست تھیں۔ اس بار روشن خیال بہت اچھے تھے۔ لطیفے بہت اچھے لگے۔ الغرض پورا شمارہ بہت پسند آیا۔ انکل! سرورق کے لیے تصویر بھیجنے کا کیا طریقہ ہے؟ بنتِ مصطفیٰ کمال، کراچی۔

تصویر بھیجنے کا طریقہ وہی ہے جو خط لکھنے اور بھیجنے کا ہے۔ ۳ سے ۵ سال کے مسکراتے بچے کی پوسٹ کارڈ سائز تصویر بھیج دیں۔ ایک بچے کے کئی پوز ہوں تو اچھا ہے۔

❁ دسمبر کا شمارہ سپر ہٹ تھا۔ تمام کہانیاں اپنے عروج پر تھیں۔ بلاعنوان کہانی، وفادار کتا، آگے ہم، پیچھے بم، پُراسرار جزیرہ وغیرہ بہت اچھی تھیں۔ زینب رکن الدین سومرو، حیدرآباد۔

❁ دسمبر کا شمارہ دل چسپی سے بھرپور تھا۔ تمام کہانیاں دل چسپ تھیں۔ بلاعنوان کہانی، آگے ہم، پیچھے بم، وفادار کتا وغیرہ قائداعظم پر مضمون سلیم فرخی نے بڑی محنت سے لکھا ہے۔ عشاء عبدالشکور غوری، حیدرآباد۔

❁ دسمبر کا ہمدرد نونہال پڑھا۔ اس میں قائداعظم کے متعلق مضمون بہت اچھا تھا۔ کہانیوں میں دو بھائی، پُراسرار جزیرہ، آگے ہم، پیچھے بم بہت اچھی کہانیاں تھیں۔ آمنہ رکن الدین سومرو، حیدرآباد۔

❁ دسمبر کا شمارہ زبردست تھا۔ تمام کہانیاں سپر ہٹ تھیں۔ سب سے اچھی کہانی وفادار کتا تھی۔ امامہ عاکفین، حاصل پور۔

❁ جاگو جگاؤ سے لے کر نونہال لغت تک تمام سلسلے بہت ہی خوب صورتی سے اپنی منزل کی جانب رواں دواں رہے۔ کہانیوں میں وفادار کتا، پُراسرار جزیرہ، دو بھائی مزے دار کہانیاں تھیں۔ ایک چینی کہانی ''بہادر مولان'' بھی پسند آئی۔ طوبیٰ فاروق حسین شیخ، شکارپور۔

❁ دسمبر کا شمارہ بہت عمدہ تھا۔ کہانیاں گاؤں کا ڈاکٹر، وفادار کتا، آگے ہم، پیچھے بم بہت اچھی لگیں۔ سب سے قیمتی چونچ ایک تحقیقی تحریر تھی، جس نے ہماری معلومات میں اور بھی اضافہ کیا۔ محمد اسامہ، کراچی۔

❁ دسمبر کا شمارہ پسند آیا۔ بہادر مولان، آگے ہم، پیچھے بم سپر ہٹ کہانیاں رہیں۔ اس مہینے کا خیال اچھا لگا۔ نظموں میں مزدور پسند آئی۔ کرن حسین، کراچی۔

❁ دسمبر کا شمارہ اے ون، سپر ہٹ اور بہت دل کش تھا۔ ہمدرد نونہال کی جتنی بھی تعریف کی جائے، وہ کم ہے۔ بلاعنوان کہانی کے تو کیا کہنے۔ بہت شان دار تحریر تھی۔ دو بھائی، آگے ہم، پیچھے بم نے تو پورے رسالے کو چار چاند لگا دیے۔ وفادار کتا بھی ایک سبق آموز کہانی تھی۔ روا زینب، ٹوبہ ٹیک سنگھ۔

❁ تازہ شمارہ نہایت دل چسپ تھا۔ بہت پسند آیا۔ کہانیاں بہت اچھی تھیں۔ مسکراتی لکیریں بہت پسند آئیں۔ واقعی یہ ایک بہترین شمارہ تھا۔ زنیر عاشر بھٹہ، اوتھل، بلوچستان۔

❁ جاگو جگاؤ سے آدھی ملاقات تک کا سفر نہایت خوشگوار تھا۔ پتا ہی نہ چلا کب رسالہ ختم ہوگیا۔ نظمیں بہت پسند آئیں اور کہانیاں بھی لاجواب تھیں۔ ہر تحریر ایک دوسرے سے مختلف اور خوب صورت نظر آئی۔ مدیحہ رمضان بھٹہ، اوتھل، بلوچستان۔

☆☆☆

Reading Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

خار پُشت

نسرین شاہین

خار پُشت چوہے کی نسل سے تعلق رکھنے والا جانور ہے۔ اس کا اصل نام سیہ ہے۔ ہندستانی علاقوں میں اسے ''پربتی یا پہاڑی چوہا'' بھی کہا جاتا ہے کہ یہ پہاڑی علاقوں میں زیادہ پایا جاتا ہے۔ انگریزی زبان میں اسے ''پورکیو پائین'' (PORCU PINE) کہتے ہیں۔

خار پُشت کی کمر قوس کی طرح اُٹھی ہوئی ہوتی ہے۔ ٹانگیں چھوٹی ہوتی ہیں اور کمر سے نیچے دُم تک چِتّی دار کھال ہوتی ہے، جب کہ جسم کے اگلے نصف حصے پر نوکیلے یا چُبھنے والے کانٹے ہوتے ہیں۔ یہ خار پُشت تقریباً ۳۰۰۰ نوک دار کانٹوں سے لیس ہوتا ہے۔ زمین پر خار پُشت کی چال قدرے سُست ہوتی ہے۔

خار پُشت کی کمر سے نیچے کی جلد ایک تہ پر مشتمل ہوتی ہے، جس سے گمان ہوتا ہے کہ خار پُشت نے لحاف یا رضائی اوڑھ رکھی ہے۔ اس کے جسم پر ڈھائی ہزار سے زیادہ خار دار بال ہوتے ہیں، جو لمبے، موٹے اور ٹھوس بھی ہوتے ہیں۔ یہ ایک جانب سے نلکی کی طرح خول دار ہوتے ہیں۔ کبھی کبھی یہ اپنے سر کو نیچے کی طرف جھکا کر اپنی دُم سے پُشت کو کُھجاتے ہیں، جس کی وجہ سے اس کے بال جھڑ کر زمین پر گر جاتے ہیں۔

عام طور پر خار پُشت اپنی حفاظت خود کرتا ہے، لیکن یہ لڑائی میں پیچھے رہتا ہے۔ یہ اپنی کمر کے حصے کو محفوظ رکھنے کی کوشش کرتا ہے۔ جب خار پُشت زیادہ غصے میں ہوتا ہے تو اپنی حفاظت کے لیے ایک اشک آور گیس بھی خارج کرتا ہے، جس کی وجہ سے اس کے دشمن کی آنکھوں سے پانی بہنے لگتا ہے۔ اگر پھر بھی دشمن اس پر حملہ کر دے تو یہ مجبور ہو کر اپنے نوکیلے کانٹوں یا خار دار بالوں کو کھڑا کر لیتا ہے۔ اس کے بال چبھنے سے دشمن لہولہان ہی نہیں اندھا بھی ہو جاتا ہے۔ خار پُشت اپنی دُم لہرا کر دشمن کو جگہ جگہ سے زخمی کر دیتا ہے اور بعض اوقات موقع پر ہی دشمن کو موت کے گھاٹ اُتار دیتا ہے۔

Reading Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

خار پُشت تنہا رہنے والا جانور ہے، جو سال بھر چاق چو بند رہتا ہے۔ انتہائی سرد موسم میں یہ چٹانوں کو کھود کر اپنا بل بناتا ہے اور بعض اوقات ایک بل میں کئی خار پُشت رہتے ہیں۔ یہ درخت پر چڑھنے یا کسی اونچی جگہ چھلانگ لگانے میں اپنا ثانی نہیں رکھتا۔ خار پُشت درختوں کے اونچے مقامات پر بھی بل بنالیتا ہے، جب کہ درختوں کے کھوکھلے تنوں اور زمین کے نیچے شگافوں میں بھی یہ اپنے ٹھکانے بنالیتا ہے اور وہاں آرام سے رہتا ہے۔

خار پُشت کو ہلاک کرنے کے لیے فشر (FISHER) نامی ایک جانور کو استعمال کیا جاتا ہے، جو صرف زمین پر ہی خار پُشت پر حملہ کرتا ہے اور اسے چکر کی شکل میں گھما کر اس کے منھ پر کاٹتا ہے۔ ایسے حملے سے محفوظ رہنے کے لیے خار پُشت اپنا منھ کسی درخت یا کسی دوسری شے کی طرف رکھنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس صورت میں فشر درخت پر چڑھ کر واپس نیچے آتا ہے اور خار پُشت کو درخت سے دور رہنے پر مجبور کر دیتا ہے۔ اگر خار پُشت کے منھ پر کئی حملے ہو جائیں تو وہ مر جاتا ہے۔ جنگلی بلی اور بھیڑیے بھی خار پُشت کے شکاری ہوتے ہیں۔

سمندری خار پُشت سمندر کی تہ میں پایا جاتا ہے۔ یہ زیادہ تر گلابی، سرخ اور کالے رنگ کا ہوتا ہے۔ انگریزی میں اسے ارچن (URCHIN) کہا جاتا ہے۔ ماہرین کے مطابق اس کی دو سو سے زیادہ قسمیں ہیں۔ اس کے جسم پر بھی لمبے اور سخت کانٹے پائے جاتے ہیں۔ بحری خار پُشت سمندر میں چٹانوں اور پتھریلی جگہوں پر رہتا ہے اور اپنے پیروں کی مدد سے آہستہ آہستہ حرکت کرتا ہے۔ بحری خار پُشت کی خوراک میں آبی نباتات اور چھوٹے جان دار شامل ہیں۔ اس کے منھ میں پانچ دانت ہوتے ہیں۔

خار پُشت پاکستان میں بلوچستان کے پہاڑی علاقوں میں پایا جاتا ہے۔ خار پُشت کی پسندیدہ غذا چیونٹیاں ہوتی ہیں، جنھیں یہ بڑی رغبت سے کھاتا ہے۔ چوہے نما کانٹے دار جلد کا مالک خار پُشت ایک حیرت انگیز جانور ہے۔ ☆

Reading Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

جوابات معلومات افزا - ۲۴۰

سوالات دسمبر ۲۰۱۵ء میں شائع ہوئے تھے

دسمبر ۲۰۱۵ء میں معلومات افزا-۲۴۰ کے جو سوالات دیے گئے تھے، ان کے جوابات ذیل میں لکھے جا رہے ہیں۔ ۱۶ صحیح جوابات بھیجنے والے نونہالوں کی تعداد کل ۱۷ ہی تھی، اس لیے ان سب نونہالوں کو انعام کے طور پر ایک کتاب بھیجی جا رہی ہے۔ باقی نونہالوں کے نام شائع کیے جا رہے ہیں۔

۱۔ عالمِ اسلام کی پہلی مسجد، مسجد قبا ہے۔

۲۔ خلفائے راشدین میں سب سے طویل دورِ حکومت حضرت عثمان غنیؓ کا تھا۔

۳۔ سکھ قوم کا مقدس شہر امرتسر ہے۔

۴۔ غزنی کے حکمراں محمود غزنوی کے والد کا نام سبکتگین تھا۔

۵۔ پاکستان کا سب سے بڑا بیراج، سکھر بیراج ہے۔

۶۔ ''اوساکا'' جاپان کا ایک بڑا شہر ہے۔

۷۔ ''سنکیانگ'' چین کا وہ صوبہ ہے، جہاں مسلمانوں کی اکثریت ہے۔

۸۔ علامہ اقبال کے پہلے اردو مجموعۂ کلام کا نام بانگِ درا ہے۔

۹۔ پاکستان میں دن کے بارہ بجے ہوں تو اسپین میں صبح کے آٹھ بجے ہوں گے۔

۱۰۔ دنیا کا سب سے اونچا مجسمہ امریکا کا مجسمۂ آزادی ہے۔

۱۱۔ مشہور شاعر جرات کا اصل نام یحییٰ امان تھا۔

۱۲۔ ترکمانستان کی کرنسی منات کہلاتی ہے۔

۱۳۔ ''BARLEY'' (بارلے) انگریزی زبان میں جَو کو کہتے ہیں۔

۱۴۔ پاکستان کے پہلے وزیر خزانہ ملک غلام محمد تھے۔

۱۵۔ اردو زبان کی ایک کہاوت ہے: ''جنگل میں مور ناچا، کس نے دیکھا''

۱۶۔ مشہور شاعر ابراہیم ذوق کے اس شعر کا دوسرا مصرع اس طرح درست ہے:

اے ذوق! تکلف میں ہے تکلیف سراسر   آرام میں ہے وہ جو تکلف نہیں کرتا

Reading Section
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
RSPK.PAKSOCIETY.COM

انعام پانے والے سترہ نونہال

☆ **کراچی:** ہانیا شاہد، زہرہ شفیق، تحریم خان ☆ **سکھر:** عائشہ تزین، محمد عفان بن سلمان ☆ **نوشہرو فیروز:** شایان آصف خانزادہ راجپوت، ایان آصف خانزادہ راجپوت، بلال ارشاد خانزادہ راجپوت ☆ **حیدر آباد:** مریم کاشف۔

☆ **جامشورو:** خدیجہ سعید، مصعب سعید ☆ **اوتھل:** مدیحہ رمضان بھٹہ۔

☆ **لاہور:** امتیاز علی ناز ☆ **پشاور:** فہد احمد ☆ **ٹوبہ ٹیک سنگھ:** سعدیہ کوثر مغل۔

☆ **میر پور خاص:** مناہل محمد انور ملک ☆ **سرگودھا:** چوہدری شاہ زیب علی جٹ۔

۱۵ درست جوابات بھیجنے والے سمجھ دار نونہال

☆ کراچی: طاہر مقصود، احتشام شاہ فیصل، محسن محمد اشرف، احسن محمد اشرف، محمد اویس خان، صفی اللہ، بہادر شاہ ظفر، رضوان ملک امان اللہ، محمد وقاص علی، محمد معین الدین غوری، محمد عثمان غنی، بلال خان، طلحہٰ سلطان شمشیر علی، احمد حسین، کامران گل آفریدی، اختر حیات خان، ناعمہ تحریم، خزیمہ سبحان، رضی اللہ خان، محمد سعد افراہیم خان، ذیشان احمد، عافیہ ذوالفقار، مسکان فاطمہ، کومل فاطمہ اللہ بخش، سیدہ مریم محبوب، سید عفان علی جاوید، سید صفوان علی جاوید، سید شہطل علی اظہر، سید باذل علی اظہر، سید یشل علی اظہر، سمیعہ توقیر، سعد خان غوری، فوزان اظہر، عروبہ اعجاز، طہٰ بلال انصاری، سمیع اللہ خان ☆ پسنی، مکران: تخی پھلان، سسی تخی، سسی تخی، شلی تخی، تجسیم واحد، شیراز شریف ☆ بہاول پور: ایمن نور، قرۃ العین عینی، صباحت گل، احمد ارسلان، محمد فراز اختر ☆ حیدر آباد: محمد عاشر راحیل، حارث علی خان ☆ اسلام آباد: لائبہ خان، کامران اللہ خٹک، سدیس عالم آفریدی ☆ لاہور: عافیہ خالد، عائشہ صدیقہ معین، محمد احمد، عائشہ جمیل ☆ میر پور خاص: محمد عدنان سلیم، عدیل احمد ☆ چکوال: علیشہ نور، عائشہ صدیقی ☆ فیصل آباد: محمد عبداللہ ضیا، فجر امجد ☆ راولپنڈی: ملک محمد احسن، محمد ارسلان ساجد ☆ ٹمیاری: محمد حارث انصاری ☆ ملتان: حنظلہ رضوان، احمد عبداللہ ☆ سکھر: حرا مجید کھوکھر، شمائلہ عبدالغفار چاچڑ ☆ ہری پور ہزارہ: معراج محبوب عباسی ☆ ٹنڈو جام: ولیزا جاوید ☆ پشاور: محمد حمدان ☆ بہاول نگر: عردشہ جاوید ☆ ڈیرہ غازی خان: رفیق احمد ناز ☆ بے نظیر آباد: ایمن سعید خانزادہ ☆ کوٹلی: شہر یار احمد چغتائی

Reading Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

☆وزیر آباد: محمد وسیم عارف ☆ کرک: حارث زمان ☆ جہلم: محمد عبداللہ ایوب، سیماں کوثر۔

۱۴ درست جوابات بھیجنے والے علم دوست نونہال

☆ کراچی: اسماء ارشد، سیدہ اریبہ بتول، سارہ احمد، عبدالواسع، سعد وسیم، علینہ اختر، محمد آصف انصاری، ارم احمد خولجہ، حافظہ ثباتہ ثانی ☆ حیدرآباد: مناہل فاطمہ، فائزہ احمد صدیقی ☆ لاہور: منیحہ عدن، عبدالجبار رومی انصاری، عزیر سہیل ☆ سکھر: حدیقہ سلیم، سمیہ وسیم ☆ سانگھڑ: محمد ثاقب منصوری ☆ گھوٹکی: راہول کمار، ہیرالعل، صداقت دایو، رخسانہ دایو، سویرہ ڈھر، غلام حیدر چاچڑ، راحیلہ دایو، عظمیٰ دایو، ظہیر چاچڑ، سوہن فاروقی، امیر جسکانی، سرور چنہ، سلمان علی چنہ، مبین خان جسکانی، فرواڈھر ☆ شکار پور: طوبیٰ فاروق حسین شیخ ☆ ملتان: وجیہہ جعفر ☆ راجن پور: احمد کمال ☆ دریا خان: سیدایان بخاری ☆ شیخوپورہ: محمد احسان الحسن ☆ چکوال: احمد مجتبیٰ علی ☆ راولپنڈی: اسامہ ظفر راجا فصیح ☆ پتا نامعلوم: حمیرا دایو، بمیرا۔

۱۳ درست جوابات بھیجنے والے محنتی نونہال

☆ کراچی: سعد حسین، شاہ محمد ازہر عالم، زونیرہ نور، ماریہ شیخ آفتاب، تہنیت شاہد، کنز اعرفان، علی حسن محمد نواز، محمد معصب انصاری ☆ گھوٹکی: سونو کمار، عبدالبیر شیخ، آکاش کمار مہراج ☆ میر پور خاص: آمنہ سیال، فریحہ فاطمہ ☆ میر پور ماتھیلو: الطاف بوزدار، ظفر علی بوزدار ☆ حیدرآباد: انوشہ فاطمہ، محمد عبداللہ قاضی، عائشہ ایمن عبداللہ ☆ اسلام آباد: حفصہ بشیر، حمزہ جاوید قاضی ☆ سکھر: فلز امہر ☆ فیصل آباد: زینب ناصر ☆ رحیم یار خان: ذیشان عاصم ☆ تلہ گنگ: حماد الرحمٰن ☆ راولپنڈی: محمد شہیر یاسر ☆ شہداد پور: مسکان فاطمہ محمد حسین ☆ سانگھڑ: اقصیٰ انصاری ☆ بدین: طوبیٰ اعظم چشتی۔

۱۲ درست جوابات بھیجنے والے پُر امید نونہال

☆ کراچی: اسامہ ملک، حسن رضا قادری، محمد شیراز انصاری، احمد رضا، زینب فاطمہ صدیقی، طٰہٰ احمد، تسبیح، طوبیٰ بنتِ عبدالرؤف قریشی، ماریہ مرتضیٰ مانڈوی، محمد عمر بن عبدالرشید ☆ حیدرساد: محمد عطاالرحمٰن، عبداللہ عبداللہ ☆ لکمروت: حافظ ضیاء اللہ مروت ☆ خان پور: عائشہ خان۔

۱۱ درست جوابات بھیجنے والے پُر اعتماد نونہال

☆ کراچی: نشا بانو رضوان احمد، فضل قیوم خان، عبیرہ صابر، شیر حیدر مغل ☆ حیدرآباد: محمد سہیل میمن ☆ پشاور: عائشہ سید اسرار۔

☆

Reading Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

بلاعنوان کہانی کے انعامات

ہمدرد نونہال دسمبر ۲۰۱۵ء میں جناب خلیل جبار کی بلاعنوان انعامی کہانی شائع ہوئی تھی۔ اس کہانی کے بہت اچھے اچھے عنوانات موصول ہوئے۔ کمیٹی نے بہت غور کر کے تین اچھے عنوانات کا انتخاب کیا ہے، جو نونہالوں نے مختلف جگہوں سے بھیجے ہیں۔ تفصیل درجِ ذیل ہے:

۱۔ انسانی ہمدردی : محمد احسان الحسن، شیخوپورہ

۲۔ بڑے لوگ، بڑی سوچ : سخی پُھلان، پسنی، مکران

۳۔ زندگی بھر کا احسان : ایمان وسیم، کراچی

﴿ چند اور اچھے عنوانات ﴾

دستِ شفقت۔ نیکی ہو تو ایسی۔ رہنمائی رنگ لائی۔

ایک قصہ۔ ایک سبق۔ مردم شناس۔ صبح کا بھولا

ان نونہالوں نے بھی ہمیں اچھے عنوانات بھیجے

☆ کراچی: کامران گل آفریدی، فضل قیوم خان، احمد حسین، طلحہٰ سلطان شمشیر علی، فضل ودود خان، بلال خان، احمد رضا، محمد عثمان غنی، محمد معین الدین غوری، وقاص علی، رضوان ملک امان اللہ، بہادر شاہ ظفر، محمد اویس خان، محمد جلال الدین اسد خان، صفی اللہ، علی حسن محمد نواز، احسن محمد اشرف، محسن محمد اشرف، احتشام شاہ فیصل، طاہر مقصود، محمد فہد الرحمٰن، اختر حیات خان، مصامص شمشاد غوری، سعد وسیم، کومل فاطمہ اللہ بخش، طہٰ بلال انصاری،

Reading Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

محمد اذعان خان، زہیر ذوالفقار بلوچ، سعد حسین، سعدیہ انصاری، محمد عدنان احمد، امیمہ طارق، ریان طارق، ایم اختر اعوان، امان طارق، ماریہ شیخ آفتاب، ماریہ مرتضیٰ مانڈوی، زہرہ شفیق، صدف آسیہ، مسکان فاطمہ، اسامہ ملک، سیدہ اریبہ بتول، عریشہ سلیم، حفصہ مریم، محمد سعد افرا ہیم خان، اسما ارشد، تنفشالہ ملک، انس نسیم خان، مہوش حسین، ذیشان احمد، وثنا سلیم تھیبو، تہنیت شاہد، آفاق احمد، منیمہ مکرم علی بیگ، محمد حذیفہ رضا، رضی اللہ خان، محمد شیراز انصاری، محمد علی، حافظہ ثمامہ رانی، انعم صابر، کنز اعرفان، یمنہ سبحان، ناعمہ تحریم، طلحہٰ نور صدیقی، شازیہ انصاری، فاطمہ زیب انصاری، ماہم عبدالصمد سموں، محمد عمر بن عبدالرشید، سیدہ سالکہ محبوب، امامہ سعید، افشاں عبدالواسع، علینا اختر، شاہ بشریٰ عالم، سیدہ جویریہ جاوید، سید صفوان علی جاوید، زینب فاطمہ صدیقی، سید شہطل علی اظہر، سید باذل علی اظہر، مہوش افتخار، سارہ احمد، سمیعہ توقیر، محمد تیمور علی، فوزان اظہر، طلحہٰ بن عابد، سمیرا بنتِ یوسف، رشنا جمال الدین، ماہا اعجاز، طوبیٰ بنتِ عبدالروٗف قریشی، قانیہ نمیر، تسبیح، نور حفیظ، حسن رضا قادری، سمیع اللہ خان، بسمہ فاطمہ ☆ **بہاول پور:** محمد شکیب، صباحت گل، احمد ارسلان، قرۃ العین عینی، ایمن نور، محمد فراز اختر ☆ **سکھر:** فلزا مہر، سمیہ وسیم، شمائلہ عبدالغفار چاچڑ، وجیہ مجید، عائشہ تزئین، حارث علی بھٹی، عمارہ ثاقب، بشریٰ محمد محمود شیخ ☆ **حیدرآباد:** محمد عطا الرحمٰن، سمیرہ بتول اللہ بخش سعیدی، عائشہ ایمن عبداللہ، حسّام الہٰ دین، حارث علی خان، ماہ رخ، مریم کاشف، عبداللہ عبداللہ، زرشتہ نعیم راوٗ، انوشہ فاطمہ، فائزہ احمد صدیقی ☆ **لاہور:** حمزہ سہیل، امتیاز علی ناز، عائشہ جمیل، محمد حسنین حنیف، اُمِ ہانی معین، عبدالجبار رومی انصاری، بشریٰ خالد، کشف فاطمہ ☆ **راولپنڈی:** محمد شہیر یاسر، محمد ارسلان ساجد، رافعہ میمونہ بی بی، ملک محمد احسن، محمد عمر، محمد بن عابد، اسامہ ظفر راجا ☆ **میر پور خاص:** وقار احمد مناہل محمد انور ملک،

Reading Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

حیدر علی سیال، سکینہ سیال، محمد توقیر ☆ پسنی مکران: شیراز شریف، شوہاز شریف، سسی تخی، شلی تخی، جنید واحد ☆ اسلام آباد: کامران اللہ خٹک، حسیب جاوید، قاضی، حفصہ بشیر، لائبہ حق نواز، فرحین ☆ فیصل آباد: زینب ناصر، محمد عبداللہ ضیا، فجر امجد ☆ سانگھڑ: اقصیٰ انصاری، علیزہ ناز انصاری ☆ جامشورو: خدیجہ سعید، مصعب سعید ☆ ملتان: ایمن فاطمہ، محمد فرزان، ابیحہ ثاقب ☆ کوئٹہ: مریم ساجد، محمد بلال ☆ شہداد پور: مسکان فاطمہ ☆ نوشہرو فیروز: سفیان آصف خانزادہ راجپوت، ریان آصف خانزادہ راجپوت، بسمہ ارشاد خانزادہ رجپوت ☆ بہاول نگر: گلِ اقصیٰ، عروشہ جاوید ☆ نواب شاہ: ارم بلوچ محمد رفیق، مریم عبدالسلام شیخ ☆ جہلم: روفیہ بدر، سیماں کوثر ☆ میر پور ماتھیلو: ظفر علی بوزدار، الطاف بوزدار ☆ پشاور: فہد احمد، محمد حیان ☆ ٹوبہ ٹیک سنگھ: سعدیہ کوثر مغل ☆ جھنگ صدر: علی حیدر ☆ ڈیرہ غازی خان: رفیق احمد ناز ☆ ننکانہ صاحب: ملائکہ نورین قادری ☆ بدین: رانا محمد اکمل ☆ کلورکوٹ: سید ایان بخاری ☆ کھوسکی: عثمان علی چشتی ☆ بے نظیر آباد: ایمن سعید خانزادہ ☆ سرگودھا: چوہدری شاہ زیب علی جٹ ☆ ڈیرلوئر: محمد احمد غزنوی ☆ کوٹلی: زرفشاں بابر ☆ چکوال: عائشہ صدیقہ ☆ ٹمیاری: ایم حارث انصاری ☆ اوستہ محمد: شاہ رخ قیوم ☆ یک مروت: حافظ ضیاء اللہ مروت ☆ تلہ گنگ: علیشہ نور ☆ ٹوبہ ٹیک سنگھ: محمد شکیل انجم، محمد عمیر جی ☆ شکار پور: طوبیٰ فاروق حسین شیخ ☆ ہری پور ہزارہ: معراج محبوب عباسی ☆ علی پور: پرنس سلمان یوسف سمیجہ ☆ ڈیرہ غازی خان: عبدالرحمٰن قیصرانی ☆ اٹک: سیدہ ماہین کاظمی ☆ اوتھل: محمد زنیر عاشر بھٹہ ☆ کلورکوٹ: محمد زیدان احمد ☆ پتا نامکمل: شیزہ صفوان۔

☆☆☆

Reading Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

نونہال لغت

دھنی	دَ ھ نِی	خوش قسمت۔ مال دار۔ دولت مند۔
گت	گَ ت	حالت۔ طرز۔ حرکت۔ جانا۔
گیتی	گِ ے تِی	دنیا۔ عالم۔ جہاں۔ زمانہ۔
رفعت	رِ فْ عَ ت	بلندی۔ اونچائی۔ عروج۔ شان۔
مداخلت	مُ دَا خَ لَ ت	دخل۔ دست اندازی۔ مزاحمت۔ قبضہ۔
جنان	جِ نَا ن	جنت کی جمع۔
وسوسہ	وَ سْ وَ سَہ	بُرا خیال جو دل میں آئے۔ وہم۔ ڈر۔ خوف۔
عافیت	عَا فِ یَ ت	سلامتی۔ آرام۔ آسائش۔ نیکی۔
نفاست	نَ فَا سَ ت	خوبی عمدگی۔ لطافت۔ صفائی۔ پاکیزگی۔
سرسری	سَ رْ سَ رِ ی	جلدی سے۔ چلتے چلتے۔ مختصراً۔
سکھی	سَ کھِی	سہیلی۔
مانوس	مَا نُو س	راغب۔ خوگر۔ پسند۔ مرغوب۔
مشکوک	مَ شْ کُو ک	شک کیا گیا۔ گمان کیا گیا۔ جس پر شک ہو۔
معقول	مَ عْ قُ وْ ل	مناسب۔ ٹھیک۔ درست۔ اچھا بھلا۔ پسندیدہ۔
سعادت	سَ عَا دَ ت	نیکی۔ اقبال مندی۔ برکت۔
شفاعت	شَ فَا عَ ت	گناہوں کی معافی کی سفارش کرنا۔ سفارش۔ خواہش۔
آفریں	آ فْ رِ یْ ں	شاباش۔ سبحان اللہ۔ تعریف و تحسین کا ایک کلمہ۔
گراں	گِ رَ ا ں	ثقیل۔ بھاری۔ مہنگا۔ تکلیف دہ۔ انمول۔ سخت۔ مشکل۔

Reading Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

نے خود ہی ان کی نشستیں خالی کر دیں اور کہا: ''تم نے چھوٹے ہوتے ہوئے اچھے اخلاق کا مظاہرہ کیا۔ میں تمھاری تعلیم و تربیت کی قائل ہوگئی ہوں۔''

راولپنڈی پہنچ کر میرے عزیز نے بتایا کہ وہ میرے رویّے سے اتنی متاثر ہوئیں کہ جب ہم جدا ہونے لگے تو کہنے لگیں: ''راولپنڈی میرے گھر ضرور آنا۔ میں تم سے بہت زیادہ متاثر ہوئی ہوں۔''

یہ سب اچھے اخلاق اور اچھی حکمتِ عملی کا نتیجہ تھا۔ ورنہ کوئی اور ہوتا تو شاید وہ سارے راستے لڑتے ہوئے جاتے۔''

☆☆☆

اسی طرح میں بذریعہ ریل ایک روز راولپنڈی سے لاہور آرہا تھا۔ ریل میں بہت ہجوم تھا۔ کافی لوگ کھڑے تھے۔ میرے سامنے کی بڑی نشست پر دو اشخاص بیٹھے تھے۔ ریل چلے تھوڑی دیر ہوئی تھی کہ ایک ضعیف آدمی بڑی مشکل سے چلتا وہاں آیا اور سامنے بیٹھے دونوں اشخاص سے درخواست کی: ''مجھے بیٹھنے کی تھوڑی سی جگہ دے دیں۔''

انھوں نے اِدھر اُدھر کھسک کر اسے تھوڑی سی جگہ دے دی۔ وہ ضعیف آدمی شکریہ ادا کرتے ہوئے بیٹھ گیا۔ کچھ دیر بعد ان دو میں سے ایک شخص کسی کام سے گیا۔ راستے میں اسے کھڑے مسافروں میں کوئی رشتے دار مل گیا۔ وہ اسے ساتھ لے آیا اور ضعیف آدمی سے کہنے لگا: ''اب نشست چھوڑ دو۔ میرے یہ عزیز کافی دیر سے کھڑے ہیں۔''

ضعیف آدمی نے نشست خالی کر دی اور رنجیدہ شکل بناتے ہوئے کھڑا ہو گیا۔ چند لمحے بعد ٹکٹ چیکر آیا۔ اس نے سب کے ٹکٹ دیکھے بھالے۔ جب وہ ضعیف آدمی

Reading Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY